https://ataunnabi.blogspot.com/

الحمدللہ!

بے مثل دیوان، فصاحت کی جان، بلاغت کی شان

نفیس بندش پاکیزہ زبان، بے تکلف آمد و دلکش بیان

جس کے لفظ لفظ پر جانِ شاعری قربان، مسمّٰی بنام تاریخی

ثمرفصاحت

{1319ھ}

:- تصنیف لطیف :-

فصیح بے مثال، بلیغ نازک خیال، محبّ سنت، عدوّ بدعت جناب مولانا

مولوی محمد حسن رضا خان حسنؔ قادری برکاتی بریلوی صین عن المحن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

{جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ}

تفصیلات

کتاب : ثمرفصاحت (بہاریہ شاعری)

مصنف : شہنشاہِ سخن، اُستادِ زمن مولانا محمد حسن رضا حسنؔ بریلوی

مرتبین : محمد افروز قادری چریاکوٹی، انڈیا
afrozqadri@gmail.com

محمد ثاقب رضا قادری ضیائی، لاہور
saqib1126@hotmail.com

غرض وغایت : تحفظ وترویج آثارِ علمائے اہلسنّت وجماعت

صفحات : چارسودس (410)

اِشاعت : ۲۰۱۲ء - ۱۴۳۳ھ

قیمت : ۰۰ روپے

طباعت :

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

کہ پیش دیوان فصاحت کی جان باغ نعت کی شان نفیس بندش پاکیزہ زبان
بے تکلف آمد دلکش بیان جس کے لفظ لفظ پر جانِ شاعری قربان سے

(بنام تاریخی)

ثمر فصاحت

۱۳۱۹ھ

بفرمائش ابن اکبر حضرت مصنف مرحوم مولوی حاجی حکیم محمد حسین رضا خان صاحب
قادری ابوالحسینی بریلوی سلمہ المولی القوی عن شرکل غوی! باہتمام منشی اعجاز احمد صاحب خوشنویس قیصر
(مرزا قادری)

مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں مطبوع طبع اہل عشق دلہا

[’مطبع اہل سنت و جماعت‘ بریلی سے شائع شدہ قدیم نسخے کا سرورق]

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دو باتیں

فصیح الملک، بلبل ہندوستان، جناب نواب مرزا خان صاحب داغؔ دہلوی کے چہیتے شاگرد مولانا حسن رضا حسنؔ بریلوی نظم ونثر میں ماہرانہ شان وکمال کے مالک ہوئے ہیں، اوران دونوں میدانوں میں ڈیڑھ درجن کے قریب قابل یادگار تصانیف اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ مولانا کے جملہ نثری شہ پارے 'رسائل حسن' اور شعری شاہ کار 'کلیاتِ حسن' میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

مولانا حسن رضا بریلوی نے شعروسخن میں وہ ملکہ پایا کہ کم ہی اُس پائے کے نظر آئے۔ نامور اُدباوشعرااوراَربابِ علم ودانش نے اُن کے فن پاروں کو نہ صرف خراجِ تحسین پیش کیا ہے بلکہ اُن کی فنی واَدبی حیثیت اُجاگر کرنے کی سعی بھی کی ہے۔ آنے والے صفحات میں جناب اصغر حسین خان نظیر لدھیانوی کا تبصرہ باصرہ نواز ہوا چاہتا ہے۔

رسائل حسن کی ترتیب وتحقیق کے بعد جب ہم کلیاتِ حسن کی ترتیب وتہذیب میں جٹے تو خیال تھا کہ مولانا کے سارے شعری مجموعے اِس کلیات کا حصہ بنادیے جائیں؛ لیکن جب اس سلسلے میں اہل علم سے تبادلۂ خیال ہوا تو پھر اپنے خیال کو یک طرف کردینا پڑا؛ کیوں کہ اُن کے مشورے میں بڑی جان نظر آئی، اوروہ یہ کہ 'ثمرفصاحت' اَدبی ومعنوی حیثیت کی حامل بڑی اونچی کتاب ہے، اس کی طباعت واشاعت کا الگ سے اِہتمام ہونا چاہیے؛ تاکہ اُس کی ساری اَدبی وفنی حیثیتیں کھل کرمنظرعام پرآسکیں'۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چنانچہ اہل علم حضرات کے مفید مشوروں کے زیر اَثر 'ثمر فصاحت' کلیاتِ حسن سے کٹ کر الگ کتابی شکل میں شائع ہو رہی ہے۔ ایک کتاب جس کا ذکر بچپن سے سنتا آ رہا تھا، اور بڑے بڑوں کو اُس کا قصیدہ پڑھتا پایا تھا؛ آج اسے آپ کے روبرو پیش کرتے ہوئے - آپ محسوس کر سکتے ہیں - ہمیں کتنی خوشی ہو رہی ہو گی!۔

ہندوستان میں 'مطبع اہل سنت و جماعت' کے علاوہ - جہاں تک مجھے معلوم ہے - ثمر فصاحت کی آج تک دوبارہ اِشاعت کی نوبت نہ آئی۔ ہاں! پاکستان میں یہ جمود ٹوٹا ہے اور اسی سال 'رضا پبلی کیشنز، لاہور' نے اس کی طباعت و اِشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ گرچہ وہ اشاعت بھی کمپوزڈ ہی ہے؛ لیکن اس میں یہ کمی ضرور رہ گئی ہے کہ فہرست کا اہتمام نہیں ہوا۔ جب کہ ہمارے اس نسخے میں اور پاکستان میں شائع ہونے والے 'کلیات حسن' میں فہرست کا بھی اِہتمام کر دیا گیا ہے۔

'ثمر فصاحت' مولانا کی سحر طراز غزلوں کا روح پرور اِنتخاب ہے۔ اس لاجواب کتاب کا آغاز حمد باری اور نعت رسالت پناہی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس کی ترتیب میں 'ذوقِ نعت' کی طرح حروفِ تہجی کی ترتیب کا اِلتزام کیا گیا ہے، اور ہر ردیف میں کثرت سے مجازی غزلیں کہی گئی ہیں۔

ثمر فصاحت کا عمومی مزاج تو مجازی غزلوں سے خمیر ہوا ہے؛ تاہم مولانا نے حسب ضرورت اس میں دو ایک خوبصورت سہرے، رجبی شریف، اور رقعہ تسمیہ خوانی بھی لکھ ڈالی ہیں۔ پھر اخیر میں قند پارسی کی طرح اکابر اہلسنّت کی بارگاہ میں قطعاتِ تواریخ، نیز تواریخ مساجد اور تواریخ کتب کا گلدستہ پیش کیا ہے۔

خیر! ثمر فصاحت میں کیا کچھ پنہاں ہے، وہ تو آپ کو پڑھنے کے بعد معلوم ہو گا؛ تاہم اس سے پہلے ہم ایک اہم گزارش کر دینا ضروری سمجھتے ہیں، اور وہ یہ کہ اس دیوان فصیح البیان کو پڑھنے سے پہلے سید تجمل چشتی فخری جلال پوری، اور مولانا کے شاگرد مولانا حکیم نظامی کے یہ اَشعار ضرور ذہن نشیں رکھیے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پردۂ اَلفاظ میں ہے شاہدِ معنی نہاں
ہے مجازی میں عیاں رنگِ حقیقت دیکھنا

مجازی رنگ میں رمزِ حقیقت ✿ کمالِ ظاہری و باطنی ہے
وہ دیکھیں شاہدِ معنی کا جلوہ ✿ جنہیں چشم بصیرت حق نے دی ہے
ہیں ظاہر میں توشعرِ عاشقانہ ✿ مگر باطن میں مطلب اور ہی ہے

شاید اِسی لیے مرزا اَسداللہ خان غالبؔ کو کہنا پڑا تھا۔

ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو
بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کہے بغیر

اخیر میں ہم اپنے جملہ اَحباب ومعاونین کا صمیم قلب سے شکریہ اَدا کرتے ہیں جنھوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نواز کر اِس کتاب کی اِشاعت کو یقینی بنایا۔ خدائے بخشندہ سب کو اپنے خزینہ رحمت سے حصہ وافر عطا فرمائے، اور ہر حال میں ہمارا حامی وناصر ہو۔ آمین بجاہِ حبیبہ النبی الامی الامین الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔

-: طالبین دعاوکرم :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی
محمد ثاقب رضا قادری ضیائی

۲۱/ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ ۶/نومبر ۲۰۱۲ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ثمرفصاحت

{تعارف وتجزیہ}

حضرت مولانا حسن رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا دیوان غزلیات 'ثمرفصاحت' کے تاریخی نام سے ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوا تھا، جواَب نایاب ہے۔اس کا ایک قدیم نسخہ جو مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں چھپا ہے جناب احسان دانش کے کتب خانے میں موجود ہے جو موصوف نے کمال مہربانی سے مجھے مطالعہ کے لیے عطا کیا۔ میں جناب ممدوح کا بے حد احسان مند ہوں کہ مجھے انہوں نے اس نسخے سے اِستفادہ کرنے کا موقع دیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں مولانا حسن رضا بریلوی نواب مرزا خان داغؔ دہلوی کے ارشد تلامذہ میں تھے، اوران کی غزلوں میں تمام وہ خصوصیات پائی جاتی ہیں جو داغؔ کے کلام کا طرۂ امتیاز ہیں۔مولانا حسن رضا بریلوی نے خود بھی داغؔ کی شاگردی پر فخر کیا ہے۔ایک غزل کے مقطع میں فرماتے ہیں۔

کیوں نہ ہو میرے سخن میں لذتِ سوز و گداز
اے حسنؔ شاگرد ہوں میں داغؔ سے اُستاد کا

☆ یہ دراصل مشہور اَدیب اور صاحب طرز شاعر جناب اصغر حسین خاں نظیر لدھیانوی کا ایک تجزیاتی مقالہ ہے۔ اِس مبسوط اور جامع مقالہ کے ہوتے ہوئے ثمرفصاحت پر کچھ لکھنا - ہم سمجھتے ہیں- تحصیل حاصل ہے؛ لہٰذا موقع کی مناسبت سے یہاں بس اُسے ہی پیش کر دینے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ یہ اِستیعابی مقالہ اگر دلجمعی سے پڑھ لیا گیا تو یقین جانیں کہ ثمرفصاحت کی قراءت کا مزا صد آتشہ ہو جائے گا۔ .....مرتبین.....

نوٹ: مولانا حسن رضا حسنؔ بریلوی کی حیات وخدمات پر ایک جامع اور تفصیلی تحریر 'رسائل حسن' کے آغاز میں موجود ہے۔شائقین حضرات مطالعے کے لیے رسائل کا رخ فرمائیں۔ .....مرتبین.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھرایک اورغزل میں کہا۔

جس کو زمانہ بلبل ہندوستاں کہے
اب کون ہے حسنؔ شعرامیں سوائے داغؔ

ایک اورشعر ہے۔

لطف ان سست مضامیں میں کہاں سے آئے
اے حسنؔ گرکرم حضرتِ اُستاد نہ ہو

ایک اورغزل میں ہے۔

حضرت اُستاد کے دیکھیں قدم چل کر حسنؔ
گر خدا پہنچا دے ہم کو مصطفیٰ آباد میں

مصطفیٰ آباد، رام پور کا اِسلامی نام تھا۔ایک غزل میں داغؔ کا ایک مصرع تضمین کیا ہے۔

حال ہے اب یہ حسنؔ کا کہ بقول اُستاد
رات بھر ہائے صنم ہائے صنم کرتے ہیں

ایک غزل میں اُستاد کے دیوان 'گلزارداغ' کا حوالہ دیا ہے۔

یہ گل فشانیاں تو نہ ہوتیں کبھی حسنؔ
تم نے چنے ہیں پھول یہ گلزار داغ سے

داغ کے دوسرے دیوان 'ماہتاب داغ' اورداغ کی وفات پرقطعات تاریخ بھی کہے ہیں جو قطعات تاریخ میں درج کروں گا۔

داغ کے کلام کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کا کلام شوخی وطنز، شکوہ وشکایت، معشوق سے چھیڑ چھاڑ، معاملہ بندی، نازک خیالی اورندرتِ خیال کا آئینہ دار ہے، اورحسن زبان، محاورہ بندی، لفظی رعایات، بے ساختگی اور سہل ممتنع کا اعلیٰ نمونہ ہے۔داغ کے چھوٹی زمینوں کے اشعار تیرونشتر کا کام کرتے ہیں؛ اسی لیے علامہ اقبال نے داغ کی وفات پر کہا تھا۔

ہو بہو کھینچے گا لیکن حسن کی تصویر کون ❁ مرگیا ناوک فگن مارے گا دل پر تیر کون

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرت مولانا حسن رضا بریلوی کے تغزل میں داغ کی یہ تمام خصوصیات بکثرت پائی جاتی ہیں۔ کسی زمانے میں مجھے بیخود بدایونی کے کلام کے مطالعہ کا موقع ملا تھا۔ بیخود کے کلام میں بھی تمام خصوصیات داغ کی موجود ہیں۔ میں ذیل میں مولانا حسن کے کلام کی خصوصیات پر فرداً فرداً روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں۔

شوخی: داغ کے کلام کا بڑا عنصر شوخی اور تیکھا پن ہے۔ معشوق سے آزادانہ چھیڑ چھاڑ ان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور بعض اوقات تو اخلاقی حدود کو بھی پھلانگ جاتے ہیں۔ مولانا حسن کے کلام میں بھی اپنے استاد کی سی شوخی اور تیزی ہے، فرماتے ہیں۔

چڑھاؤ آستینیں خنجر نکالو ❁ یہ چپکے چپکے مجھ کو کوسنا کیا
ہمارے ہاتھ سے بھی کوئی ساغر ❁ جو کھل کھیلے تو پھر شرم و حیا کیا
میں حاضر ہوں جو کرتے ہو مجھے قتل ❁ مگر کس بات پر میں نے کیا کیا
ستاؤ دل دکھاؤ مار ڈالو ❁ نہ آئے گا کبھی روزِ جزا کیا

وصل عدو کا حال سنانے سے فائدہ ❁ للہ رحم کیجئے بس بس سنا سنا
آخر یہ آج کیا ہے کہ صبح شب وصال ❁ تم ہم سے بخشواتے ہو اپنا کہا سنا
تم نے ہمیں عقاب میں جو کچھ کہا کہا ❁ ہم نے ہجوم شوق میں جو کچھ سنا سنا

کیا جواب اس کا نہیں دیجیے وہ پوچھتے ہیں ❁ کیا غم ہجر میں تم جان سے بیزار نہیں
مجھ سے کرتے ہیں وہ تعریف وفائے دشمن ❁ وہ بھی اس طور سے گویا میں وفادار نہیں
طلب دل میں دیا اس نے جواب مسکت ❁ کیوں جی کیا آپ کے نزدیک میں دلدار نہیں

منہ بنائے ہوئے غصے میں جبیں پر سو بل
آپ کیا آئے مرے گھر کوئی آفت آئی

مرزا غالبؔ نے کہا تھا۔

واحسرتا کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ ❁ ہم کو حریص لذت آزار دیکھ کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا حسن نے کہا۔

ہم بھی تو اٹھاتے ہیں مزے لطف وکرم کے
کیا ظلم وستم میں ہمیں لذت نہیں ملتی

مرزا غالبؔ کا ایک اور شعر ہے۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اُس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

حضرت مولانا حسن کہتے ہیں۔

جی میں شرمندہ ہوا کاٹ کے سر عاشق کا
ہائے جلاد کو کس وقت ندامت آئی

شوخی کے انداز میں کہتے ہیں۔

تمہیں سچے سہی تم سے مجھے الفت نہیں لیکن
مرے دل پر تمنا کیوں ہے لب پر التجا کیوں ہے

کہا جب مبتلا تیرا اسیر ہجر ہے ظالم
تو فرمایا اسیر ہجر میرا مبتلا کیوں ہے

یہ کہتی ہے جوبن سے شوخی کسی کی
چھپیں تیرے دشمن تجھے کس کا ڈر ہے

عشاق ہیں رسوا سر بازارِ محبت ❁ اَدنیٰ سا یہ اِک ناز ہے اس پردہ نشیں کا
پھر صبر سکھائیں مجھے ناصح تو میں جانوں ❁ جلوہ نظر آجائے مرے ماہ جبیں کا

شیخ ناسخ لکھنوی کا شعر ہے۔

زبسکہ ہے جوشِ داغِ ہجراں ہو میرا سینہ باغِ رضواں
ہوائے گل گشت جائے غلماں خیال پھر آتا ہے اک حسیں کا

حضرت مولانا حسن بریلوی نے فرمایا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس میں ہے تمہارے رخِ رنگیں کا تصور
اس دل کو لقب دیجیے فردوسِ بریں کا

پچھلے دور میں 'آبِ رواں' ایک بہت باریک کپڑا تھا۔ مولانا فرماتے ہیں۔

جلوے کی روک تھام کرے گا حجاب کیا ❁ دریا کے آگے آبِ رواں کی نقاب کیا
بے جا ہے فکرِ وصل بجا ہے تمہیں کہو ❁ پھر چاہتا ہے حسن شبِ ماہتاب کیا

راقم الحروف کا ایک شعر ہے۔

جو ستم کشوں کا مدفن سرِ رہ گذار ہوتا ❁ اسی طرح تا قیامت غمِ اِنتظار ہوتا

مولانا فرماتے ہیں۔

تمہارے وعدے پہ اتنا تو اِعتبار کیا ❁ کہ بعد مرگ بھی مدفن میں انتظار کیا
کیا کمال بڑا تیر آپ نے مارا ❁ کسی غریب کے دل کو اگر شکار کیا

خود لگانا تاک کر دل پہ مرے تیرِ نظر
خود ہی کہنا بیٹھے بیٹھے کیوں یہ بسمل ہو گیا

غیر پر پھول وہ یوں پھینکے ہمارے آگے
ہائے یہ پھول نہ ہوتا کوئی پتھر ہوتا

دیے جب ہاتھ اٹھا کر کوسنے مجھ کو ستم گر نے
دلِ ناداں کو سمجھانے کو میں اس کو دعا سمجھا

ہائے وہ وقت میں سنوں اور وہ ❁ کوسنے دے مجھے خفا ہو کر

بات پوچھی نہ کبھی حال ہمارا دیکھا ❁ جایئے جایئے بس آپ کو دیکھا دیکھا

ہزاروں خواہشیں دل میں چھپائے کس طرح کوئی
مری جاں تم سے اک جوبن کا پردہ ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو میں نے بزم دشمن میں اجازت چاہی آنے کی
کہا پھر آئیں وہ اس وقت پردہ ہو نہیں سکتا

یہ مرا ہی دل ہے جو تیوری چڑھانے پر ہے چپ
آئینے سے صاف سنیے گا برابر کا جواب

چاک کر کے اس نے خط شوق قاصد سے کہا
بس ہمارے پاس یہ ہے ان کے دفتر کا جواب

آپ کہتے ہیں حسنؔ کو دور ہی سے ہے سلام
خیر میں کیا دوں سلام بندہ پرور کا جواب

لڑنے بگڑنے کا تو مزا ہے وصال میں ❁ اس روٹھنے کا کون کرے اعتبار آج

ہمیشہ کہتے ہو مجھ کو جو بے حیا، گستاخ
دھری رہیں گی یہ باتیں جو میں ہوا گستاخ

بزمِ عدو نہیں، شب وصل عدو نہیں ❁ اب کس طرح سے ہونگہ شرمگیں بلند

بلائیں غیر کو میں جاؤں تو وہ فرمائیں
مری گلی سے مرے در مرے مکاں سے دور

تمہیں خوش پا کے میں نے کر لیا پیار ❁ خوشی کی بات میں ہوتے ہو ناخوش

اب تم برا کہو تو ہمیں بزمِ غیر میں ❁ تم سے گئی جو شرم تو ہم سے گیا لحاظ
اب بھی تمہیں لحاظ نہیں شرم چاہیے ❁ بے شرم، بے لحاظ سنا اور کیا لحاظ

مولانا کے استاد کا ایک شعر ہے ۔

ایک چلّو ہی میں بس داغؔ بہک اٹھتے ہیں
آج سنتے ہیں نکالے گئے میخانے سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا کہتے ہیں۔

گر یہی ہے شورِ فریادوفغاں ❁ تو نکالے جائیں گے محشر سے ہم

ہے ستم گر کی بات بات میں چھیڑ ❁ مجھ سے کہتا ہے تم پہ مرتے ہیں
دیکھ کر مجھ کو بولے دشمن سے ❁ ایک دلبر پہ یہ بھی مرتے ہیں
میری الفت کا حال سن کے کہا ❁ جن کی موت آتی ہے وہ مرتے ہیں
اس ڈراوے سے ہے غرض اتنی ❁ یا ملو ہم سے ورنہ مرتے ہیں

اے گردشِ افلاک کبھی یوں بھی تو ٹھہرے
قرباں ہوں وہ مجھ پہ میں اوروں پہ فدا ہوں

کہاں کا دل کسے کہتے ہیں بوسہ جان بھی دے دی
ہمیں لینے کے دینے پڑ گئے بزمِ حسیناں میں

بہار آئی گھٹا چھائی جھکے شیشے بھرے ساغر
گھڑی بھر کو چلو ہو آئیں زاہد بزمِ رنداں میں

سوالِ بوسہ پہ منہ پھیر کر جواب دیا
کہ ایسے ویسے میرے دشمنوں سے پیار کریں

دل کا تنگ آ کر دعا کرنا نہ ہو ایسوں سے میل
اس ستم آرا کا جھنجھلا کر یہ کہنا کیوں نہ ہو

وہ کہتے ہیں کہ مر تو عاشق کے دیکھیے ❁ جب دل نہیں بغل میں تو کیا بیقرار ہے

وہ شکوہ آزار ہے بولے تو یہ بولے
ہم کو بھی تیرے نالوں سے فرصت نہیں ملتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دشمن ہی کی آئی ہوئی آجائے الٰہی ❁ پوری کہیں مانی ہوئی منت ہو کسی کی

جب کہا ان سے کہ مرتے ہیں مریضانِ فراق
بولے منہ پھیر کر ہم کیا کریں قسمت اُن کی

طنز: مرزا داغ کی دوسری بڑی خصوصیت طنز، شکوہ و شکایت اور حاضر جوابی ہے۔ مولانا کے کلام میں بھی طنز لطیف، حاضر جوابی اور شکایت محبوب کی صدہا شاخیں موجود ہیں۔ داغ کی طرح ان کا محبوب طنز اور حاضر جوابی میں جواب نہیں رکھتا۔ طنز کی ملی جلی مثالیں پیش کرتا ہوں۔

مرے ہی نقش قدم ہیں یہ کوے دشمن میں ❁ قسم نہ کھایئے بس میں نے اعتبار کیا
عدو ہو دل ہو کوئی ہو تمہاری جان سے دور ❁ وہ بے قرار رہے جس نے بے قرار کیا

غیر تھا منہ لگانے کے قابل ❁ جاؤ جی تم کو کس سے پیار ہوا
سچ تو ہے تم کو غیر سے کیا کام ❁ یہ میں بیٹھا ہوا شرمسار ہوا

آپ سچے ہیں گیا تھا میں ہی بزم غیر میں
سر جھکائے میں ہی تو بیٹھا ہوں شرمایا ہوا

آپ کہتے ہیں کہ جا کھیلا دل تیرا
کہیے تو اپنے سوا دل میں مرے کیا دیکھا

رونے کی ہنسی میت عاشق پہ اڑائی دیکھو تو کوئی آنکھ میں آنسو نظر آیا

مرا گھر غیر کا تو گھر نہیں کیونکر وہ کھل کھیلیں
نگاہیں اٹھ نہیں سکتیں اِشارہ ہو نہیں سکتا

نیل ہوگا عدو کے بوسوں کا منہ چھپانے سے اور کیا مطلب

یہ رات کون تھا دشمن کے گھر کہو تو سہی ❁ مجھے تو کہتے ہو بے شرم بے حیا گستاخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تو خوش ہو کے یوں دعائیں دوں ❁ آپ کوسیں مجھے خفا ہو کر

نازنیں پاؤں ہیں دکھ جائیں گے ❁ میری میت پہ وہ آئیں کیوں کر

تمہیں تو شرم سے منہ کھولنا بھی مشکل ہے ❁ عدو کو رات مگر میں نے ہم کنار کیا
خطا معاف کرو مجھ کو پیار کر لو تم ❁ خطا ہوئی جو مرے دل نے تم کو پیار کیا

بیانِ مرگِ عاشق سن کے وہ دشمن سے کہتے ہیں
بلانے کو مرے اس نے اڑائی کیا خبر دیکھا

اپنی تصویر بھی لے جایئے اَغیار کے گھر
دل مرا چین سے ہے اب مجھے درکار نہیں

بزمِ دشمن میں جو وہ پوچھتے ہیں ہنس کے مزاج
ہم بھی جھنجھلا کے یہ کہتے ہیں دعا کرتے ہیں

مرزا داغ کا ایک شعر ہے۔

ہم بوسہ لے کے اُن سے عجب چال کر گئے
یوں بخشوا لیا کہ یہ پہلا قصور تھا

مولانا حسن بریلوی نے کہا۔

ایک بوسے پہ یہ رنجش ہے الٰہی توبہ ❁ پہلی تقصیر تو سب بخش دیا کرتے ہیں

حضرت مولانا حسن بریلوی پھر کہتے ہیں۔

لوگ کہتے ہیں عدو سے دوستی اچھی نہیں ❁ کیا یہ عادت آپ کے نزدیک بھی اچھی نہیں
سو بری مجھ کو سنائیں وہ تو سو اچھی بتائیں ❁ میں جو سو اچھی کہوں تو ایک بھی اچھی نہیں
سو کی سو اچھی اگر سو خواہشیں ہوں غیر کی ❁ میری لاکھوں حسرتوں میں ایک بھی اچھی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے نالہ وفریاد پر یہ شکوے ہیں ❁ وہ اپنے ظلم وستم تو ذرا شمار کریں

تم نے عتاب میں جو نہ کہنا تھا کہہ لیا
رہ جائے کتنی گر میں کہوں کچھ جواب میں

یہ میرے سامنے اَغیار سے ہنسی کیسی!
پھر اس پہ کہتے ہو بیباک میں نہیں تم ہو

جو کچھ عدو نے مجھ کو کہا میں اگر کہوں ❁ تم کیوں خفا ہو تم کو وہ کیوں ناگوار ہو

دشمن مجھے برا نہ کہیں گر تو کیا کہیں ❁ شکوہ یہ ہے کہ دوست کو کیوں اعتبار ہو

ہم بھی ستائیں دل کو ہمیں بھی بتایئے ❁ بیکس پہ ظلم کرنے میں گر کچھ ثواب ہو
دشمن پہ لطف کیجیے مجھ کو ستایئے ❁ جس پر عنایتیں ہوں اسی پر عتاب ہو

کب غیر کی محفل سے اٹھایا نہیں جاتا
کب آپ کے گھر سے مجھے عزت نہیں ملتی

مرزا داغ ہی کا شعر ہے۔

نہ ہم سمجھے نہ تم آئے کہیں سے ❁ پسینہ پونچھئے اپنی جبیں سے

حضرت مولانا حسن نے کہا۔

پریشاں حال رنگ رو پریدہ ❁ کہو تو کچھ تم آئے ہو کہاں سے

پھر کہا۔

جو دشمن نے کہا تم کو سر بزم ❁ اسے دہراؤں کیا اپنی زباں سے

ہائے وہ دن کہ مرے عشق پہ تھے کیا کیا ناز
ہم بھی معشوق ہیں ہم پر بھی ہے مائل کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دشمن کی عداوت کو جو سمجھے ہیں محبت
کیا میری محبت کو عداوت نہ کہیں گے

جب کہا ہے تمہارے نام سے عشق ❁ بولے بس نام ہی کی الفت ہے
غیر کے پاس آتے جاتے ہو ❁ جاؤ جی تم کو کس سے الفت ہے

اچھا کیا جو میں نے عدو کو برا کہا
تم کو تو واسطہ نہیں تم کیوں خفا ہوئے

اس بدگمان نے یہ کہا میری لاش پر ❁ اللہ رے فریب کوئی جانے مر گیا

اپنا ہی ہے قصور ہمیں تم سے دور ہیں
تم تو ہمارے ساتھ رہے ہم جدھر گئے

ہم سے چھپ چھپ کر رقیبوں سے یہ ملنا کیسا
بس تری شرم کو اے پردہ نشیں دیکھ لیا

میری برائی آپ کریں وہ بھی غیر سے
میں بدگماں نہیں مجھے ایسا گماں نہیں

غرض محبوب طناز سے ہر وقت نوک جھوک اور تُو تُو میں میں جاری رہتی ہے۔ بقول اکبر الہ آبادی ع: بتوں سے عشق کرتے ہیں کہ شیطانوں سے لڑتے ہیں

معاملہ بندی: کہا جاتا ہے کہ معاملہ بندی کی اِبتدا شیخ قلندر بخش جرأت نے کی؛ لیکن شیخ مصحفی کے کلام میں بھی صدہا اشعار ایسے ہیں جو معاملہ بندی کے ضمن میں آتے ہیں؛ مگر داغ اس فن کے بادشاہ ہیں۔ کس دھڑلے سے کہتے ہیں۔

حیا بولی اُبھرا جو جوبن کسی کا
مٹادوں گی میں چلبلا پن کسی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا حسن بریلوی نے اس ضمن میں بھی استاد کی پوری پوری تقلید کی ہے۔ کہتے ہیں۔

کہا یہ ضبط نے جوبن جو اُن کا جوش میں آیا
خبردار اے حیا اب ہم سے پردا ہو نہیں سکتا
حیا بولی جو کھل کھیلا وہ گدرایا ہوا جوبن
انہیں اب تم چھپاؤ ہم سے پردہ ہو نہیں سکتا
اگر جلوہ دکھایا ہے تو سینے سے بھی مل جاؤ
کہ دل آنکھوں کی ٹھنڈک سے تو ٹھنڈا ہو نہیں سکتا
میرے دکھ دینے والے کیوں وہ قسمیں یاد ہیں تجھ کو
تیری تکلیف تیرا دکھ گوارا ہو نہیں سکتا

وہ دست شوق کی گستاخیاں وصال کی شب
وہ اُن کا شرم سے کہنا دبی زبان سے دُور

سبب کیا جو قبضہ نہ بیٹھے دلوں پر ❁ یہ کہہ کر اٹھی ہے جوانی تمہاری
سر بزم جوبن تمہیں کھینچ لایا ❁ گئی اب کہاں لن ترانی تمہاری

جن پڑی ہے ان کو دیکھا ہے جو شرمائے ہوئے
آج ہیں شوق و تمنا ہاتھ پھیلائے ہوئے
کیا مزے زلف پریشاں نے دکھائے صبح وصل
آئینہ دیکھا ہے بیٹھے ہیں وہ شرمائے ہوئے
جن کے ہاتھوں شب مجھے سرگشتگی میں کٹ گئی
چین سے سوئے ہوئے ہیں پاؤں پھیلائے ہوئے

آپ ہی قصداً بلانا مجھ کو جاتا دیکھ کر ❁ آپ ہی پھر چھیڑ سے کہنا مجھے دھوکا ہوا
آنکھوں آنکھوں میں مرے دل کو چرانا آپ ہی ❁ آپ ہی پھر میری حیرت پر یہ کہنا کیا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرنے کا میرے رنج نہیں اُن کو ضد یہ ہے ❁ روئے مجھے جو بخشے نہ میرا کہا سنا
آخر حسنؔ وہ روٹھ گئے اٹھ کے چل دیے ❁ کم بخت اور حال دل مبتلا سنا

اس بات پر خفا ہیں قتیل ہوا سے وہ ❁ یہ کیوں کہا کہ میں تیرے قربان ہوگیا

منہ پھیر کے بیٹھے ہو شب وصل ❁ شوخی پہ مزاج ہے حیا کا

کہا جب تم سے چارہ دردِ دل کا ہو نہیں سکتا ❁ تو جھنجھلا کر کہا تیرا کلیجہ ہو نہیں سکتا

اے دل وہ مجھ سے کہتے ہیں میری بلا ملے
ایسے میرے نصیب کہاں او بلا نصیب!

مجبور کر کے کوسنے کھائے ہیں لطف سے
جی چاہتا ہے خوب کروں تم کو پیار آج

بتوں کے نرم و نازک جسم میں کیا گدگداپن ہے
مگر ان موم کے پتلوں کے دل پتھر نکلتے ہیں

مرے رونے پہ رحم آیا انہیں جب بھی ستم ڈھایا
گلے میں باہیں بھی ڈالی ہیں اور ہنستے بھی جاتے ہیں

ہنسی کی بات تھی وہ ایک دل بھی کچھ شے ہے
ہزار دل ہوں تو ہم آپ پر نثار کریں

ابھی کا ماجرا ہے دل مرا میری بغل میں تھا
کوئی آیا ہو تو میں نام لوں یا میں ہوں یا تم ہو

مرا دل لے چکے ہو بوسہ دینے میں تامل ہے
کہو اب خود غرض میں ہوں کہ مطلب آشنا تم ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب اپنی ضد پہ آتے ہو پھر مانتے نہیں ❁ تم آدمی ہو یا دلِ بے اختیار ہو

امتحانِ غیر پر رنجش عبث ❁ خیر جی تم منہ لگا کر دیکھ لو

مرزا داغ نے کہا تھا۔

اب حکم ہوا ہے کہ تمہیں قتل کریں گے ❁ پر یہ بھی ہے تاکید کہ کہنا نہ کسی سے

مولانا حسن بریلوی فرماتے ہیں۔

تم چپکے سے اک بوسۂ عارض ہمیں دے دو
کہتے ہیں قسم کھا کے کہیں گے نہ کسی سے

جھکی گردن اٹھی، اٹھتی جوانی جوش پر آئی
حیا گھونگھٹ کیے شرما کے نکلی چشم جاناں سے

جوبن ابھار پر ہے امنگیں بہار پر
اے شوقِ دید صبر وہ اب خود نما ہوئے

بوسہ: بوسہ درحقیقت معاملہ بندی ہی کی ایک کڑی ہے؛ مگر اس کے بعض زیادہ دل فریب پہلو بھی ہیں۔ مرزا غالب نے بہت سوچ سمجھ کر کہا تھا۔

لے تو لوں سوتے میں اس کے پاؤں کا بوسہ مگر
ایسی باتوں سے وہ کافر بدگماں ہو جائے گا

پھر ایک اور جگہ کہا۔

بوسہ کیسا، یہی غنیمت ہے ❁ کہ نہ سمجھیں وہ لذتِ دشنام

پھر دوسری جگہ کہا۔

بوسہ نہیں نہ دیجیے دشنام ہی سہی
آخر زباں تو رکھتے ہو تم گر وہاں نہیں

مگر مرزا داغ کے یہاں تو بات بات پر بوسے کی طلب ہے۔ کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے گنتی بوسے لیں گے رخِ تابدار کے
عاشق پڑھے ہوئے نہیں علم حساب کو

مولانا حسن نے اس باب میں بھی استاد کی خوب پیروی کی ہے۔ معاملہ بندی کے ضمن میں بوسے کی کئی مثالیں درج ہو چکی ہیں، چند اور حاضر ہیں۔

بولے وہ بوسہ ہائے پیہم پر ❁ اَرے کم بخت کچھ حساب بھی ہے

تصدق میں دو بوسے دیجیے ❁ مرے دل کی تم نظر ہو گئی

لیا میں نے بوسہ تو روٹھو نہ مجھ سے ❁ خطا ہو ہی جاتی ہے بندہ بشر ہے

بوسے ہمارے کم ہیں زیادہ ہیں گالیاں ❁ پھر جانچ لو اگر غلطی ہے حساب میں
میں نے سوال بوسہ کیا بلکہ لے لیا ❁ اب کوسنے سناتے رہیں وہ جواب میں

تم رنج مجھے دیتے ہو اک بوسے کی خاطر
دل ہم نے تمہیں نذر کیا کیسی خوشی سے

دل کے بدلے میں نہ دو بوسۂ رخ بھیک میں دو
نہیں عاشق نہ سہی جان لو سائل مجھ کو

تم کو تو لوگ کہتے تھے حاضر جواب ہو ❁ جو میں نے بوسہ لبوں کا لیا بگڑ بیٹھے

نہ دیجے مجھے بوسہ دل لیجیے ❁ کہ میں آپ سا بے مروّت نہیں

سوالِ بوسہ پہ منہ پھیر کر جواب دیا ❁ کہ ایسے ویسے مرے دشمنوں کو پیار کریں

لپٹ کے لے ہی لیے میں نے اے حسنؔ بوسے
وہ کہتے ہی رہے او بے اَدب بھلا گستاخ

وصل: وصل بھی معاملہ بندی ہی کی ایک کڑی ہے۔ شعرا نے لطف وصل کی کیفیتیں بیان کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔مرزاغالب کہتے ہیں۔

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا
اگراور جیتے رہتے یہی اِنتظار ہوتا

حضرت امیر مینائی نے کہا۔

پس مرگ کاش یوں ہی مجھے وصل یار ہوتا
وہ سرمزار ہوتا میں تہِ مزار ہوتا

اسی زمین میں مرزاداغ نے کہا۔

عجب اپنا حال ہوتا جو وصالِ یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

حضرت مولانا حسن بریلوی نے اس ضمن میں اُستاد کا خوب تتبع کیا ہے۔کچھ مثالیں پہلے آچکی ہیں، چنداور حاضر ہیں۔

سن کرسوالِ وصل نہ نکلا زباں سے کچھ
تم کوتو لوگ کہتے تھے حاضر جواب ہو

تم سوالِ وصل سن کر فال دو ممکن نہیں
چھوڑ دو پاسِ نزاکت میں تو پھر کیا کیوں نہ ہو

رد نہ فرمایئے سوالِ وصال ❁ نام کی بات ہے ثواب بھی ہے

وصل میں جب ہاتھ گھونگھٹ کو لگایا ہے حسنؔ
شرم بولی منہ چھپا کر یہ ہنسی اچھی نہیں

پھر وصل غیر کا رونا بھی ہے۔

عدو کے وصل کا انکار سچا ہی سہی لیکن
مسی چھوٹی ہوئی مسکی ہوئی ان کی قبا کیوں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصل دشمن تمہیں مبارک ہو ❁ مجھ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے

غیر کے گھر اسی باعث سے گئے تھے شب کو
جاؤ بھی تم کو کس سے الفت ہے

عدو لپٹائیں بوسے لیں یہ منہ سے کچھ نہیں کہتی
مرے بانکے تیری تصویر کیسی بات والی ہے

نازک خیالی اور ندرتِ خیال: نازک خیالی اور ندرتِ خیال کی مثالیں مرزا غالب کے کلام میں بھی ملتی ہیں؛ لیکن غالب میں مشکل پسندی کا زور بھی ہے۔ لوگوں نے اس باب میں مومنؔ کو غالبؔ پر ترجیح دی ہے۔ داغ بھی اس میدان میں کسی سے پیچھے نہیں۔ شوخی اور طنز نگاری کے باوجود ان کے کلام میں نازک خیالی اور ندرتِ خیال بھی عروج پر ہے۔ ایک غزل میں کہتے ہیں۔

آنکھیں بچھائیں ہم تو عدو کی بھی راہ میں
پر کیا کریں کہ تم ہو ہماری نگاہ میں

ایک اور غزل کا مطلع ہے۔

کیا کیا فریب دل کو دیے اضطراب میں
ان کی طرف سے آپ لکھے خط جواب میں

مرزا غالب کا ایک شعر ہے۔

کہتے ہیں جب رہی نہ مجھے طاقت کلام
جانوں کسی کے دل کی میں کیونکر کہے بغیر

مولانا حسن بریلوی نے کہا۔

کب وہ بلانے بیٹھے ہیں جب یہ سمجھ لیے
اٹھنے نہ دے گی اُن کو نقاہت کسی طرح

پھر کہا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے ہیں رنجش بھی ہے تو خاص تیری ذات سے
وہ عداوت بھی جتاتے ہیں محبت کی طرح

کیا تمہیں بھی بے قراری ہے کسی کی یاد میں
نکلے جاتے ہو جو قابو سے طبیعت کی طرح

مرزا غالب کا شعر ہے۔

جب وہ جمالِ دل فروز صورتِ مہر نیم روز
آپ ہی ہے نظارہ سوز پردے میں منہ چھپائے کیوں

مولانا حسن نے کہا۔

کس کی آنکھیں ہیں کہ بے پردہ اسے دیکھ سکے
یار کو انجمن حشر بھی خلوت ہوگی

دوسری جگہ کہا۔

وہ جلوہ گاہ میں ہیں کوئی ہم کو ڈھونڈ لائے
اللہ جانے آپ سے جا کر کدھر گئے

پردے نے اُٹھ کے پردۂ الفت اٹھا دیا ❁ ہم بے خبر ہوئے وہ خبردار ہوگئے

جلوہ کر تو دیکھیے بے پردگی کیسی حضور!
لطف یہ ہے بزم میں سب ہوں مگر کوئی نہ ہو

برق آسا کر لیا پردہ دکھا کر اِک جھلک ❁ دیکھنے والوں نے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے
اُف رے اِستغنا وہ اک جلوہ دکھا کر چھپ رہے ❁ کیا غرض اُن کو کہ اَب عالم میں رسوا کون ہے
جس کا دامن چھوڑ کر ہم خاک پر تڑپا کیے ❁ اس نے پیچھے پھر کے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں وہ پردۂ دل ہی میں چھپ کے آجائیں
ہمیں نہ شکل دکھائیں انہیں حیا ہی رہے

جب پیش حسن تنگ ہو وسعت جہان کی ❁ پھر آئینے کے گھر میں ترا کیا جواب ہو

پوچھتے کیا ہو کہ دل میں کون ہے ❁ لو یہ آئینہ اٹھا کر دیکھ لو
ہاتھ سے جاتا رہے گا دل ابھی ❁ میرے دل سے ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

لیے جاتا ہے غبارِ پس محمل اے قیس
آسرے آسرے میں سینکڑوں منزل مجھ کو

دل کے داغوں کا مداوا نہ کروں گا ہرگز
چارہ گران کی امانت میں خیانت ہوگی

کنہِ شکست آئینۂ دل عیاں کریں ❁ کہیے تو پوست کھینچ لیں شیشے کے بال کا
سنگ غم فراق سے دل پر لگے نہ چوٹ ❁ آئینہ ٹوٹ جائے گا تیرے جمال کا

وائے تقدیر کہ تم اس کو حنا سمجھے ہو
چٹکیوں میں جو ملا جائے مرا دل ہے وہی

ندرتِ تخیل: ندرت تخیل بھی نازک خیالی ہی کا دوسرا نام ہے۔ حضرت مولانا حسن بریلوی کے بیشتر اشعار میں ندرت ہے۔ ان کے ہر شعر میں کوئی بات ہے، پھر وہ بات سے بات پیدا کرتے ہیں۔ شیخ ناسخ لکھنوی کا شعر ہے۔

غفلت سے اپنا طالب دیدار آپ ہوں
میرا ہی چہرہ ہے جو نہاں ہے نقاب یاں

حضرت مولانا حسن کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی اپنے ہی پردے میں نہاں شانِ تجلی
جب ہم نظر آئے تو ہمیں تُو نظر آیا

دوسری غزل میں کہا۔

اُف صفائے جسم جب وہ کھینچنے بیٹھا شبیہ
خامۂ بہزاد سے نقشہ کھنچا بہزاد کا

مرزا داغ کا شعر ہے۔

مقابل روے روشن کے وہ رکھ کر شمع کہتے ہیں
ادھر جاتا ہے دیکھیں یا ادھر پروانہ آتا ہے

مولانا حسن نے کہا۔

بزم میں بے پردہ ہے نورِ رُخِ جانانہ آج
شمع کی جانب نہ جائے گا کوئی پروانہ آج

سحر بھوپالی کا مشہور شعر ہے۔

سینے میں دل ہے، دل میں داغ، داغ میں سوز وسازِ عشق
پردہ بہ پردہ ہے نہاں پردہ نشیں کا رازِ عشق

مولانا حسن نے کہا۔

سینے میں دل تو دل میں نہاں الفت حبیب
پردے پہ پردہ اور پھر اعلان ہوگیا

پھر کہتے ہیں۔

پوشیدہ گیسوؤں میں ہوا روے پُر ضیا ❁ ہے آج میہمانِ شب تار آفتاب
ہر دم خیالِ پردۂ رخسار یار ہے ❁ ہر وقت ہیں نگاہ میں دو چار آفتاب

بے مثالی کے لیے ہے یہ دلیل کافی ❁ عدم سایہ ہے خود شاہد یکتائی دوست
حیرت آنکھوں پہ برستی ہے زبانیں خاموش ❁ خود تماشا بنے بیٹھے ہیں تماشائی دوست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خواہش دیدار میں ہیں کعبہ و دل طور و عرش
شمع کس محفل کی ٹھہرا جلوۂ جانانہ آج

محرومیِ جمال کہ مشتاقِ روے دوست ❁ پردے کا حسن دیکھ کے حیران ہو گیا

اب وہ مرے جنازے پہ رونے کو آئے ہیں
آخر کریں بھی رفع ندامت کسی طرح

حسن والوں میں ہے وہ یکتائی ❁ سایہ تک رہ گیا جدا ہو کر

دل مرا ہاتھ میں لیں مشکل ہے ❁ بوجھ بھاری ہے اٹھائیں کیونکر

بے طلب جان نہیں دیتے ہیں دینے والے
وہ بڑھا لیتے ہیں دو روز میں ایسا اخلاص

ہمیں فروغِ کواکب سے ہو گیا روشن
چمک رہے ہیں یہ فیل فلک کی جھول کے پھول

دیکھوں بہار رابطہ حسن و عشق کی ❁ پڑ جائے مری جان جو تصویر یار میں
بے موت مجھ کو مار گیا جان جاں مرا ❁ بے جان جی رہا ہوں غم ہجر یار میں
جس نازنیں کو ناز نہ چلنے دے دو قدم ❁ وہ کس طرح سے آئے مرے اختیار میں
دل میں خیال عارض پُر نور یار ہے ❁ ہم شمع لے کے آئے ہیں اپنے مزار میں

یہ گھٹائیں کالی کالی یہ ہوائیں سرد سرد ❁ ناصح مشفق خدا کے واسطے سمجھا نہ آج

ایک اور غزل میں ندرتِ تخیل کے جوہر دیکھیے۔

خیالِ آمد لیلیٰ کی تعظیم اس کو کہتے ہیں
کہ اب تک گرد باد اٹھتے ہیں مجنوں کے بیاباں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوائے وصل لیلیٰ خاکِ مجنوں کی گرہ میں ہے
بگولے ڈھونڈتے پھرتے ہیں محمل کو بیاباں میں
ہمارا آشیاں کنج قفس قسمت نے ٹھہرایا
بہار اب قید تنہائی کے دن کاٹے گلستاں میں
جناب عشق کے حسن ادب کو تو کوئی دیکھے
زلیخا اپنے ایواں میں ہو یوسف کنج زنداں میں

خیال لکھنوی کا شعر ہے۔

روز کہتا ہوں نہ جاؤں گا اب اس کوچے میں
روز اس کوچے میں اک کام نکل آتا ہے

مصحفی نے اس باب میں کیا خوب کہا۔

تیرے کوچے ہر بہانے مجھے دن سے رات کرنا
کبھی اس سے بات کرنا کبھی اس سے بات کرنا

حضرت مولانا حسن نے کہا۔

ہمیشہ کہہ کر آتے ہیں کہ اب ہرگز نہ آئیں گے ❁ مگر یہ عہد یاد آتا ہے جا کر بزمِ جاناں میں
گناہِ عشق میں کیونکر میں اس محفل میں شامل ہوں ❁ خطا ایسی ہو پھر اے آرزو جنت میں داخل ہو

ایک اور غزل کہتے ہیں۔

وہ تو نظر اٹھا کے ادھر دیکھتا نہیں ❁ کیونکر کہوں کہ درد مرا لادوا نہیں
گھل گھل کے جن کے ہجر میں ہم ہو گئے تمام ❁ افسوس وہ کہے کہ میں پہچانتا نہیں

دیکھے تو کوئی عشق سے یہ حسن کی شوخی
وہ ہیں مہِ عید اور میں انگشت نما ہوں

دلِ مضطر ترے جذبِ محبت سے خدا سمجھے
جو پردے میں بھی شرماتے تھے وہ باہر نکلتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

موت سے جن کو ڈر نہیں لگتا ❁ کب خدا سے وہ لوگ ڈرتے ہیں

مرزا غالب کا شعر ہے۔

شوریدگی کے ہاتھ سے سر ہے وبالِ دوش
صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

مولانا حسن نے ایک غزل میں کہا۔

دادِ شوریدہ سری کس سے ملے گی یارب ❁ جس جگہ میں ہوں وہاں در نہیں دیوار نہیں
اس نہیں پر تو یہ حالت ہے جو ہاں ہو کیا ہو ❁ سینکڑوں طالب دیدار ہیں دو چار نہیں
خود معالج کی ضرورت ہے معالج کو مرے ❁ میرے نسخے میں کہیں شربت دیدار نہیں
ان کو بیمار سے پرہیز ہے اغیار سے ربط ❁ ہوتی ہے ان کی دوا جن کو کچھ آزار نہیں
دشمن جاں نظر آتے ہیں مجھے سب بیمار ❁ جس کا تو یار نہیں اس کا کوئی یار نہیں

ایک اور غزل میں ندرت خیال دیکھیے۔

کیوں زندۂ جاوید نہ ہوں اہل محبت ❁ اس کام میں مرنے کی بھی مہلت نہیں ملتی
میں وصل کی تدبیر میں وہ فکر ستم میں ❁ الفت میں کسی شخص کو راحت نہیں ملتی
مجھ کو تو ستایا ہے میں دنیا سے مٹادوں ❁ پر وصل کے دن یہ شب فرقت نہیں ملتی

ایک اور غزل میں کہا۔

سب حسیں ایک ہی عادت کے ہوا کرتے ہیں ❁ پھول بھی نالۂ بلبل پہ ہنسا کرتے ہیں
ہے جو محشر ہی پہ موقوف تمہارا دیدار ❁ تو ابھی نالوں سے ہم حشر بپا کرتے ہیں

مرزا غالب کا شعر ہے۔

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار ❁ اے کاش جانتا نہ تیری رہگذر کو میں

مولانا حسن بریلوی نے کہا۔

کوے اغیار کے رستے سے میں کب واقف ہوں
رہبری آپ کے نقش کف پا کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُستادذوق کاشعر ہے۔

ہم سفر ہو نہ سکا کوئی ہمارا لیکن ❁ جادہ پہچانے گیا تالب دریا ہم کو

مولانا حسن نے کہا۔

اورتو کوئی نہ تھامرے جنازے پہ مگر ❁ بے کسی روتی ہوئی تا سرتربت آئی

مولانا کی ایک اورغزل میں ندرت خیال کی نیرنگیاں دیکھیے۔

آنکھوں میں پھر رہا ہے کسی کا خرامِ ناز ❁ کیوں مست ہوں نہ آمد فصل بہار سے

دل سوختوں پہ دل نہ جلا یار کا کبھی ❁ خالی ملا ہمیں یہی پتھر شرار سے

اب تک بھری ہوئی ہے ہوا کوے یار کی ❁ اٹھتے ہیں گرد باد ہمارے غبار سے

ایک اورغزل کے اشعار میں ندرت تخیل دیکھیے۔

کم نہیں ہوتیں تصور میں بھی ان کی شوخیاں
پھر رہے ہیں میری آنکھوں میں وہ اٹھلائے ہوئے

تیری آنکھوں سے تیری زلفوں سے دل کوربط ہے
چار پریوں کے ترے دیوانے پر سائے ہوئے

سرد مہری پر بھی ہم بھرتے نہیں جوآہِ سرد
سوزِالفت ہے ہمارے دل کوگرمائے ہوئے

جوآنکھوں میں بسا ہے اس کی نظریں منتظر کیوں ہیں
جودل میں جلوہ فرما ہے دل اس کوڈھونڈتا کیوں ہے

معمہ نحن اقرب کا سمجھ میں آنہیں سکتا
خدا جانے گلے مل کرکوئی ہم سے جدا کیوں ہے

کیا تعجب ہے شہیدانِ ادا پھر جی اٹھیں
یاد آجائے اگر قاتل ہمارا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم یوں دلِ مظلوم کو بہلائے ہوئے ہیں
شاید کہ ستانے ہی کی عادت ہو کسی کی

تو نے دل کو تاک کر کیا جلد آنکھیں پھیر لیں
ہم ترے تیرِ نگہ کو دل نشیں کہنے کو تھے

اللہ رے مغرور، یہ نخوت، یہ تکبر ❁ تصویر تری بات نہیں کرتی کسی سے

یوں تو سو دل ہیں ترے حلقۂ گیسو میں اَسیر
جس کے سو ٹکڑے ہر اک بال میں ہوں دل ہے وہی

خلل پڑے نہ کہیں ان کے خوابِ راحت میں
بلا سے ٹکڑے ہو دل نالہ ہے صدا ہی رہے

نام اَغیار میں درباں کو بتاتا ہوں کہ وہ
کہہ دے شاید کبھی دھوکے میں کہ اچھا آئے

عندلیبانِ چمن بندۂ بے دام بنے ❁ ہو لیے چھوڑ کے گلشن مرے صیاد کے ساتھ

اُستاد ذوق کا شعر ہے۔

یاد آیا یاں کے آنے کا وعدہ نہیں اب تک
جب رات کو وہ پاؤں میں مہندی لگا چکے

حضرت مولانا حسن بریلوی کہتے ہیں۔

دلِ بیتاب اس امید کو بھی روکہ وہاں ❁ داستاں گو کہ بلایا ہے حنا آئی ہے

پھر کہتے ہیں۔

ہماری وصل کی رات ان کی ہجر کی شب ہے
وہ آج شام سے بے چین ہیں سحر کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا ہے طول شب ہجر نے عجب اندھیر
گرا ہے سجدے میں خورشید بھی سحر کے لیے

بھولے جو قبر غیر کو وہ وقت فاتحہ ❁ غل ہر لحد میں تھا یہ وہی تو مزار ہے

نظر بد کے لیے تُو نے جو باندھا تعویذ
ڈال کر باہیں گلے سے تیرے لپٹا تعویذ

کہیں کہیں غزل میں نعتیہ شعر بھی ہو گئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

مجھ سے گنہ گار کو ہے مغفرت کی آس ❁ یا رب مرے کریم کی وہ بارگاہ ہے
آنکھیں دکھائے مہر قیامت اب اور کو ❁ ہم عاصیوں پہ اُن کے کرم کی نگاہ ہے
محشر میں سرخرو تجھے فرمائیں گے حضور ❁ کچھ غم نہ کر حسنؔ تو اگر رُوسیاہ ہے

زبانِ حال سے گویا ہے بے ثباتیِ دہر
فنا ہے سب کے لیے اک رہے گا باقی تُو

ذیل کے اشعار میں بھی خیالات میں ندرت ہے۔

ہنس کے بولے گلہ عالم تنہائی پر ❁ ایک عالم میں انہیں شکوۂ تنہائی ہے
اپنے کوچے میں مری لاش پڑی رہنے دے ❁ آج مدت میں مجھے چین کی نیند آئی ہے
اپنے در پر بھی وہ آنے نہیں دیتا مجھ کو ❁ جس نے رہنے کو مرے دل میں جگہ پائی ہے
یا مرا دل مری آنکھیں ہیں جگہ سے خارج ❁ یا یہ مشہور غلط ہے کہ وہ ہرجائی ہے

ایک اور غزل میں نوادراتِ تخیل دیکھیے۔

وہ جنت تھی کہ جس سے جیتے جی آدم نکل آئے ❁ ہمارا تو جنازہ بھی نہ نکلے کوے جاناں سے
الٰہی خونِ بسمل سے ہو رنگیں دامن قاتل ❁ وہ یوں مقتل سے نکلے جس طرح گلچیں گلستاں سے
ملے ہمدردیوں سے اوج پستوں کو بلندوں پر ❁ کہ آنسو پونچھنے میں دامن اونچا ہو گریباں سے

ایسے ہی اور چند اشعار سنیے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس مے میں سوزِ دل سے ہے لطف کباب بھی
بوتل دبی ہوئی مری آغوش کی پیو

فرشتو گلشن فردوس میں نہ لے جاؤ ❁ اسی گلی میں مجھے پائمال رہنے دو

دل نہ دینے میں مجھ سے یہ رنجش ❁ دل مرا کب ہے آپ ہی کا ہے

کیا دل کو تصدق جان کرا بروے جاناں پر
کتابِ عقل رکھ دی ہم نے قصداً طاقِ نسیاں پر

اَبرو کی اک اَدا سے ہو ٹکڑے دل وجگر
تیرا جل سے بڑھ کے یہ ظالم کمان ہے

داغی ہے ماہ، مہر کو خوفِ زوال ہے ❁ بے نقص ہے اگر تو تمہارا جمال ہے

حسن بیان: زبان بامحاورہ، الفاظ مناسب اور بندش چست ہو تو شعر میں جان پڑ جاتی ہے۔ سامع کا ذہن متاثر ہوتا ہے اور وہ بے اختیار داد دیتا ہے۔ موزوں اور مناسب الفاظ اور محاورات بیان میں حسن اور زور پیدا کرتے ہیں۔ کلام فصیح و بلیغ کی یہی نشانی ہے۔

مولانا کے اُستاد فصیح الملک تھے۔ زبان اور محاورات کے بادشاہ تھے۔ مولانا حسن کا کلام بھی فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے اعلیٰ درجے پر ہے۔ حسن بیان سے شعر میں معنوی خوبیاں اور موزوں اور مناسب الفاظ سے ظاہری حسن پیدا ہوتا ہے۔ حضرت مولانا حسن کا کلام دونوں پہلوؤں کے اعتبار سے دلکش اور لطف انگیز ہے۔ مرزا غالب نے کہا تھا۔

دوستی کا پردہ ہے بیگانگی ❁ منہ چھپانا ہم سے چھوڑا چاہیے

حضرت مولانا حسن کہتے ہیں۔

تم چھپ گئے تو رازِ محبت نہ چھپ سکا ❁ پردہ تمہارا عاشقوں کا پردہ در ہوا

مرزا غالب کا ایک اور شعر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پہ رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

عیش فیروز پوری کا شعر ہے۔

جاں بلب گو وہ مجھے دیکھ رہے ہیں پھر بھی
بدگمانی یہی کہتی ہے کہ حال اچھا ہے

حضرت مولانا حسن بریلوی کا شعر ہے۔

شادیِ دید نے محبوب کیا ہے کیا کیا
وہ عیادت کو جب آئے مجھے اچھا دیکھا

غالب کا ایک اور شعر ہے۔

عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا ❁ درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

پھر دوسری جگہ کہا۔

رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھ پر کہ آساں ہو گئیں

حضرت مولانا حسن نے کہا۔

رحم آ ہی جائے گا ان کو دل بیمار پر
درد بڑھتے بڑھتے آخر کو دوا ہو جائے گا

مومن کا ایک شعر ہے۔

اس نقش پا کے سجدے نے کیا کیا کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

حضرت مولانا حسن بریلوی کہتے ہیں۔

درد دشمن پہ لے جاتا ہے ہر روز ❁ ستم کرتا ہے تیرا نقش پا کیا

رسا رامپوری کا شعر ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھیں تو اس کی راہ میں مٹتا ہے پہلے کون
بیٹھے ہیں شرط باندھ کے ہر نقش پا سے ہم

مولانا حسن کہتے ہیں۔

نقش پا سے شرط بدکر بیٹھے ہیں
مٹ کے اٹھیں گے تمہارے در سے ہم

حضرت مولانا نے نقش پا کا مضمون اور بھی کئی اشعار میں باندھا ہے مثلاً :

ہو گیا خاک نقش پا کی طرح ❁ ان کے قدموں سے میں جدا ہو کر

آپ کے نقش قدم کو خاک سے کیوں ربط ہے
دل کا ٹکڑا کیوں نہ ہو آنکھوں کا تارا کیوں نہ ہو

مرے سر رکھتے ہو الزام اس کوچے میں جانیکا
تمہارا نقش پا کوے عدو میں رہ نما کیوں ہو

کوے اَغیار کے رستے سے میں کب واقف تھا
رہبری آپ کے نقش کف پا کرتے ہیں

کہتا ہے یہ ہر نقش قدم یار کا مجھ سے ❁ چل غیر کے گھر تک میں ترا رہ نما ہوں

سرگشتہ جستجو میں پھرا ہوں کہاں کہاں
کیا چال دے گئے ہیں مجھے نقش پائے دوست

مندرجہ ذیل غزلوں میں حسن بیان کا لطف دیکھیے۔

چمکتے گال ترے اُن میں لطف رنگینی ❁ یہ آئینے کے ہیں آئینے اور پھول کے پھول
نسیم چلتی ہے آیا ہے جھوم جھوم کے اَبر ❁ بہار گاتے ہیں شاخوں پہ جھول جھول کے پھول
ہمارا نخل تمنا بھی بید مجنو ں ہے ❁ کہ پھل تو پھل نہ کبھی آئے اس میں بھول کے پھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشم بد دور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ ❁ سجدے جھک جھک کے غزالانِ حرم کرتے ہیں
ان کو ڈر ہے کہ نہ محشر میں ہو یہ دامن گیر ❁ ذبح سے پہلے وہ ہاتھوں کو قلم کرتے ہیں

یہ کیوں کہوں اغیار بُرے ہیں میں بھلا ہوں
سودا تو نہیں مجھ سے جو میں ان سے بُرا ہوں

مشہور ہے جو دوست کا ہے دوست وہ ہے دوست
جی میں ہے کہ اب میں کسی دشمن ہی کو چاہوں

مرزا غالب کا شعر ہے۔

شب کو کسی کے خواب میں آیا نہ ہو کہیں
دُکھتے ہیں آج اس بت نازک بدن کے پاؤں

مولانا حسن نے کہا۔

اُنھوں نے خواب میں بھی آنے سے اٹھایا ہاتھ
برا کیا جو کہا میں نے نازنیں تم ہو

صنعت تواتر یا تقسیم: بعض فنی صنعتوں سے شاعر کے حسن بیان میں زیادہ دل کشی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ سب الفاظ ہی کے مناسب اور موزوں استعمال کا کرشمہ ہے۔ حضرت مولانا حسن بریلوی نے صنعت تقسیم یا صنعت تواتر کا بہت استعمال کیا ہے۔ اس طرح ان کے اشعار میں زیادہ زور اور لطف پیدا ہو گیا ہے۔ ایسے چند اشعار حاضر ہیں۔

تبسم لب پہ، ڈھیلا ہاتھ، خنجر کند، منہ پھیرے
بڑی بے دردیوں سے کاٹتے ہو میری گردن کو

کیوں ہوں یہ رسوائیاں گر آپ ہرجائی نہ ہوں
خاک برسر، آہ بر لب دربدر کوئی نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابھی تو جاں بہ لب ہوں، مردہ دل ہوں، نیم بسمل ہوں
ترے کشتوں میں شامل ہوں تو میں زندوں میں داخل ہوں

جدائی بے کسی دل ٹکڑے ٹکڑے جان آنکھوں میں
ترے نزدیک کیا اب بھی میں دُکھ دینے کے قابل ہوں

دشمن عزیز، بخت عدو، چرخ برخلاف
اُٹھ کر میں تیرے در سے کہیں کا رہا نہیں

آشیاں اُجڑا خزاں آئی قفس میں پر نچے
ہائے اب کس کے لیے رکھیں رہائی سے غرض

پروانوں میں چراغ ستاروں میں آفتاب
گل بلبلوں میں ذروں میں ہے یاد آفتاب

گل فسردہ، شمع سوزاں، مہر و مہ آوارہ گرد
اے دلوں میں رہنے والے تجھ سے اچھا کون ہے

بزمِ جاناں، ساغر مے، نغمہ نے، فصل گل
اے حسن جاتے تو ہو پر دل کو سمجھائے ہوئے

آئینہ طوطیوں میں چکوروں میں ماہتاب
گلشن میں پھول بزم میں ہے روے یار شمع

مندرجہ ذیل اشعار بھی حسن بیاں کا اعلیٰ نمونہ ہیں۔

قسمت نے کامیابی کے رستے کیے تھے بند
میرے خیال میں چلے آئے کدھر سے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مل جائے گا پتا دل گم گشتہ کا یہیں ❁ چھن جائے خاک کوئے محبت کسی طرح

خاک ڈالے سلطنت پر خاک ڈالے تاج پر
کوچۂ جاناں میں ہو جس کو گدائی سے غرض

جان لینی ہے تو حاضر ہے مگر یہ جان لو ❁ جاں ستانی لائق شانِ مسیحائی نہیں

اَدبِ عشق اگر ہاتھ نہ رکھ دے منہ پر ❁ چٹکیاں لے جو کلیجے میں وہ فریاد کریں

سمجھ رکھا ہے کہ جیتا ہے دیکھ کر مجھ کو ❁ غلط کہ شرم سے اپنا وہ منہ چھپاتے ہیں

پہاڑ چیخ اٹھے سن کے نالۂ عاشق ❁ پر ان بتوں ہی سے ملتا ہمیں جواب نہیں

ہمیں تو اپنی کہانی انہیں سنانی تھی ❁ وہ اعتبار کریں یا نہ اعتبار کریں

مرزا غالب کا شعر ہے۔

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہ جائے گی
واے ناکامی کہ اس قاتل کا خنجر تیز ہے

مولانا حسن بریلوی نے کہا۔

آج برسوں میں نظر آئی ہے اس کی صورت
دم تو لینے دے ذرا خنجر قاتل مجھ کو

پھر کہتے ہیں۔

نشانہ تیر نظر کا بناؤ دل کو مگر ❁ اُٹھا کے پردہ ذرا دیکھ لو یہیں تم ہو

روشن اگر کرو نہ میرا گھر تو مجھ کو کیا ❁ تم چودہویں کا چاند ہو یا آفتاب ہو

منزل ہے دور پاؤں میں رعشہ ہے دل ضعیف
للہ کوئی ہاتھ پکڑنا ہے کہ ہم چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ دل یوں لے گئے ہم سے کہ گویا ❁ اُٹھالائے تھے ہم ان کے یہاں سے

گلشن خلد کی کیا بات ہے کیا کہنا ہے
پر ہمیں تیرے ہی کوچے میں پڑے رہنا ہے

سزا دیکھو تو کوئی حد نہ پاؤ جورِ بے جا کی
خطا پوچھو تو صرف اتنی کہ تم ہم پر فدا کیوں ہو

خوب تعظیم میں کانٹوں نے لیے سر پہ قدم ❁ جوشِ وحشت میں جو ہم جانب صحرا آئے

پھل ہیں تیغوں کے پھول زخموں کے ❁ رنگ پر گلشن شہادت ہے

اے چارہ ساز! دردِ جدائی ہے لاعلاج
جو درد لاعلاج ہو پھر اس کا کیا علاج

مجھ کو دیکھا ہے کنکھیوں سے تو منہ پھیریں نہ آپ
کوئی ساعت اور ان چھریوں کو چلنے دیجیے

محاورات: مناسب اور موزوں الفاظ اور محاورات کے برمحل استعمال سے زبان میں حسن زور اور مٹھاس پیدا ہوتی ہے، اور شعر دل آویز ہو جاتا ہے۔ اُستاد ذوق کے بعد مرزا داغ کی زبان محاورے کی جان ہے۔ مولانا حسن نے بھی محاورات کا برمحل اِستعمال کر کے اپنے اشعار کے حسن میں اضافہ کیا ہے۔ چند مثالیں حاضر ہیں، بعض اشعار میں دو دو تین تین محاورات ہیں :

کالے کوسوں مجھے اس زلف کا سودا لے جائے
پاؤں پڑ پڑ کے جو روکے نہ سلاسل مجھ کو

جگر کا درد وہ کچھ بے قراری دل کی ایسی کچھ
اگر اب بھی نہ پوچھا کس مرض کی پھر دوا تم ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوکر غبار ان کی گلی میں اُڑا کروں
مٹی میں مل کے کیوں میری مٹی خراب ہو

اُس شعلہ خو سے قطع تعلق کریں گے آج ❁ دل کی لگی کو آگ لگانے کو ہم چلے

آہیں لب پر آرزوئیں دل میں یوں اس در پہ ہم
بیٹھے ہیں دھونی رمائے چھاؤنی چھائے ہوئے

کیا کہوں دردِ جدائی کی مصیبت اے موت!
تیرے آنے سے مری جان میں جان آئی ہے

آنکھیں ہمیں دکھاؤ کہ آنکھیں نکال لو ❁ اب تو تمہارے طالب دیدار ہو گئے

نہیں نیرنگیاں معشوق کی عشاق پر مخفی
اگر گل پتے پتے ہے تو بلبل ڈالی ڈالی ہے

سینے کے آبلے جو بڑھے لاسکا نہ تاب ❁ آخر کو تنگ آ کے گریباں نکل گیا

آبلے سینے کے اب بڑھنے لگے ❁ پھر گریباں کیوں نہ سل سل کر چلے

ہے الگ گوہر تاثیر سے رونا اپنا ❁ آج پھر سوکھی سنانے کو ہے دریا اپنا

سنا ہے آنکھ کا لگنا ہے نیند کا آنا ❁ یہ کیسی آنکھ لگی ایک دم کو خواب نہیں

وہ ہم سے کچھ کھنچے لگے ہم ان سے کچھ رکنے لگے
غماز ظالم کر گئے کچھ اِس طرف کچھ اس طرف

اب اس نگاہِ ناز کی آنکھیں ہی اور ہیں ❁ اے یاس چین کر تو دلِ بے قرار میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے زخم للچائی ہوئی آنکھوں سے تکتے ہیں
خدا جانے انہیں میٹھا ہے کیا ایسے نمک داں میں

بتانِ حیلہ جو قابو سے جو باہر نکلتے ہیں ❁ یہ دم دے کر نکلنے والے دم لیکر نکلتے ہیں

کیوں کہوں میرے لیے شربت دیدار نہیں
اتنا میٹھا تو مجھے یہ دلِ بیمار نہیں

ہمیں تو قتل ہی ہونا ہے یاں وہ دم چرا جائیں
ترے خنجر کو جو چلتا ہوا فقرہ سمجھتے ہیں

لیا تو بوسہ لڑ بھڑ کر بلا سے جان دی دل نے
ہم اس کام آنے کو بھی کام آجانا سمجھتے ہیں

ہزاروں باتیں سننے پر نہ نکلی آدھی بات اس سے
لب خاموش کو ہم بات کو پورا سمجھتے ہیں

رعایاتِ لفظی: اُستاد ذوق کے بعد لفظی رعایات میں بھی مرزا داغ کا پایہ بہت بلند ہے۔ ایسی رعایت لفظی شعر کے لیے مناسب نہیں جسے ضلع جگت کہتے ہیں۔ بعض لکھنوی شعرا نے عمر بھر ضلع جگت کے سوا کچھ نہیں لکھا۔ ان میں امانت لکھنوی پیش پیش ہیں۔ لفظی رعایتیں ایسی ہونی چاہیں جن سے شعر میں لطف پیدا ہو۔ ایسی رعایات کو اہل فن سے صنعت مراعات النظیر کہا ہے۔ ذوق کے بعد داغ کے کلام میں یہ صنعت عام پائی جاتی ہے۔ داغ کہتا ہے۔

میری وحشت سے جو اس کا دل حیراں اُلٹا
بخیہ گر سینے لگا چاک گریباں اُلٹا

دل کے ساتھ سینے کی رعایت اور وحشت کے ساتھ چاک گریباں اور بخیہ گر کی رعایت قابل داد ہے۔ لفظی رعایت سے مولانا حسن بریلوی نے بیشتر اشعار میں بلا کی دل کشی پیدا کی ہے۔ چند اشعار درج کرتا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لکھا ہے روزِ عید درِ قتل گاہ پر ❁ قرب اسکے واسطے ہے جو قربان ہوگیا

پھرے دشمن سے وہ بت رام ہوکر اے تری قدرت
اَدا بندے سے شکر حق تعالیٰ ہو نہیں سکتا

سخت باتیں سن کے دل کچھ چپکے چپکے کہہ گیا
پی گیا شیشہ ہمارا اس کے پتھر کا جواب

رک رک کے پردۂ رخ روشن اٹھایئے ❁ گر جائے چرخ کھا کے نہ اے یار آفتاب

دستگیری کی جو تو نے لغزشِ مستانہ آج ❁ آ ہی پہنچے گرتے پڑتے تا درِ میخانہ آج

جینے نہ دے گی زلف کی اُلفت کسی طرح ❁ ٹل جائے میرے سر سے یہ آفت کسی طرح

شب فرقت بھی ہے کیا روزِ قیامت یارب
کیوں نہیں ہوتی مری رات سحر کیا باعث

لہو کے ساتھ لذت درد کی بھی نکلی جاتی ہے
درِ زخم جگر جلاد تیغا ہو نہیں سکتی

خط بھی نہ آئے آپ کا اور آپ بھی نہ آئیں
وہ اِبتدائے خط ہے تو یہ اِنتہائے خط
(ایک خط کا مطلب ریش اور دوسرے کا مکتوب ہے)
شاید جب اُن کے مصحف عارض پہ آئے خط
تفسیر بن کے ہم کو یہ سورت پڑھائے خط

چاہ اس بحر لطافت کی ہے دل میں موجزن
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں دریائے عشق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گلے میں ہار پہنتا ہے جب مرا گل رو
نہال ہوتے ہیں کیا کیا خوشی سے پھول کے پھول

دلِ فسردہ کو کیوں خار دیتے ہیں کہہ دو
نہ کھلکھلا کے ہنسیں تربت ملول کے پھول

ایک عندلیب کیا ہے میں کہہ دوں ہزار میں
بس ایک تو ہی پھول ہے ساری بہار میں

(ہزار کی رعایت ایک کے ساتھ بھی اور عندلیب کے ساتھ بھی)

اب اس نگاہِ ناز کی آنکھیں ہی وہ نہیں ❁ اے یاس چین کر تو دلِ بے قرار میں
تجھ سے گلے ملے تو مہک اتنی بڑھ گئی ❁ ہیں ہار جیت میں گل فردوس ہار میں

(رعایت ہار جیت میں ہے)

مرزا غالب کا شعر ہے۔

نکوہش مانع بے ربطیِ شورِ جنوں آئے
ہوا ہے خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن میں

حضرت مولانا حسن بریلوی نے کہا۔

ہنسے وہ مری وحشت پر تو وحشت سے ہوئی نفرت
کیا ہے خندۂ دنداں نما نے بخیہ داماں میں

قیامت تک دلِ مضطر کو اپنے کل نہ آئے گی
اسے بھی ہم تمہارا وعدۂ فردا سمجھتے ہیں

کیا پردہ جو چشم شوق میں حسرت نظر آئی
زبانِ حال کی باتوں کو وہ گویا سمجھتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم خاک ہوگئے ہیں فقط اِس امید پر ❁ شاید کبھی وہ نقش قدم دستیاب ہو

بے مہریوں سے تم نے تو اندھیرا کر دیا ❁ ہم نے سنا تھا مہر میں تم آفتاب ہو

کیوں ترس آتا نہیں ترسے ہوؤں کے حال پر

اے بت ترسا، خدا ناترس، ترساتے ہوئے

خاک ساروں کی آبروڈوبی ❁ یاخدا خاک میں یہ چاہ ملے

محاورات اور رعایاتِ لفظی کی بیشتر مثالیں ان اشعار میں بھی ہیں جو اوپر شوخی، طنز، حسن تخیل وغیرہ کے ذکر میں درج ہو چکے ہیں۔

لفظی تقدم و تاخر: مولانا حسن بریلوی نے بعض اشعار میں لفظوں کے ہیر پھیر یا تقدم و تاخر سے دل کشی پیدا کی ہے۔

یاد کرنا تو بھلایا بھول جانا یاد ہے

بھول جانے والے قائل ہوں میں تیری یاد کا

جو اپنا ہو نہیں سکتا وہ ان کے دل کا پیارا ہے

جو اُن کا ہو نہیں سکتا وہ اپنا ہو نہیں سکتا

وہ اگر یاد کریں ہم کو تو بھولیں کس کو

ہم اگر ان کو بھلائیں تو کسے یاد کریں

ہنسی ہنسی میں کبھی وہ مجھے رُلاتے ہیں

رُلا کے ہنستے ہیں ہنس ہنس کے گدگداتے ہیں

جو میرے پاس سے جاتے ہیں وہ نہیں آئے

وہاں سے یوں تو بہت لوگ آتے جاتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ نہ آئیں میرے گھر وہ جائیں میرے پاس سے
جذبۂ دل ایسی شام ایسی سحر کوئی نہ ہو

تکرارِ الفاظ: مرزا داغ کو الفاظ کے تکرار سے مضمون پیدا کرنے میں کمال حاصل تھا۔ ایک غزل میں کہتے ہیں۔

پھرے راہ سے وہ یہاں آتے آتے ❁ اجل مر رہی تو کہاں آتے آتے
سنا ہے کہ آتا ہے سر نامہ بر کا ❁ کہاں رہ گیا ارمغاں آتے آتے
چلے آتے ہیں دل میں ارمان لاکھوں ❁ مکاں بھر گیا میہماں آتے آتے
نتیجہ نہ نکلا تھکے سب پیامی ❁ وہاں جاتے جاتے یہاں آتے آتے
قیامت بھی آتی تھی ہمراہ اس کے ❁ مگر رہ گئی ہم عناں آتے آتے
نہیں سہل اے داغ یاروں سے کہہ دو ❁ کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے

حضرت مولانا حسن بریلوی نے بھی بعض اشعار کو تکرارالفاظ سے تیر و نشتر بنا دیا ہے، کہتے ہیں۔

دل لگانے کی سزا ہم نے جو پائی پائی
پیار کرنے کا مزہ دل نے جو دیکھا دیکھا

بزم سے گلشن کو یا دکوے جاناں لے چلا
میں گلستاں سے گلستاں کو گلستاں لے چلا

اپنے کوچے سے اٹھانا ہے تو یوں دلبر اٹھا
مجھ کو دنیا سے اٹھا کر تو مرا بستر اٹھا

کچھ ہے اُن کو تو دل سے مطلب ہے ❁ مطلب دل سے اُن کو کیا مطلب

نہیں آتا نہیں آتا وہ کسی صورت سے
نہیں ملتا نہیں ملتا کوئی چلتا تعویذ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چوٹ جب دل پر لگے فریاد پیدا کیوں نہ ہو
اے ستم آرا جو ایسا ہو تو ایسا کیوں نہ ہو

جان جائے پر نہ جائیں گے تمہارے کوچے سے
جان جاتی ہے تمہارے کوچے سے جاتے ہوئے

وصل فرقت سے وصل سے فرقت ❁ غم زدوں کا یہ وصل و فرقت ہے
دل سلامت ہے تو ہزاروں غم ❁ غم نہیں دل اگر سلامت ہے

نہ آیا نہ آئے گا وعدے پہ کوئی ❁ نہ نکلی نہ نکلے گی حسرت کسی کی
نہ سویا نہ سوئے گا پہلو میں کوئی ❁ نہ جاگی نہ جاگے کی قسمت کسی کی

مرا حال قصداً وہ بھولے ہوئے ہیں [بواؤ معروف]
وہ بھولے نہیں ہیں انہیں سب خبر ہے [بواؤ مجہول]

قیامت ہے دل چسپیِ دارِ فانی ❁ سفر کا وطن ہے وطن کا سفر ہے

تضادِ الفاظ: چونکہ مولانا حسن کو زباں پر پورا پورا قابو تھا اور الفاظ و محاورات کے مناسب اور برمحل اِستعمال کی بہت مہارت تھی؛ اس لیے انہوں نے بعض جگہ متضاد الفاظ سے مضمون پیدا کیا ہے، اور بعض جگہ تضاد مضمون سے نیا مضمون اَخذ کیا ہے۔ تضاد الفاظ استعمال کی مثالیں دیکھیے۔

الفت زلف نے بچپن ہی سے پھانسا مجھ کو
ہوش ہوتے تو میں دیوانہ سمجھ کر ہوتا

ہوتے بے خود تو وہ بت خوب ہی کھل کر ملتا
وصل ہو کر جو نہ ہوتا وہ نہ ہو کر ہوتا

مرزا غالب کا شعر ہے۔

دردِ منت کشِ دوا نہ ہوا ❁ میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا کا ایک اور شعر ہے۔

لو ہم مریض عشق کے تیماردار ہیں ❁ اچھا نہ کر سکیں تو مسیحا کا کیا علاج

حضرت مولانا حسن نے کہا۔

مسیحا ہو بیمار غم ہی کے دم تک ❁ نہ اچھا کرو گے تو بہتر نہ ہوگا

خودی سے جدا ہو کر وصل خدا ہو ❁ نہ ہو کر جو ہوگا وہ ہو کر نہ ہوگا

بزمِ جلوت میں کبھی یار کو تنہا پایا ❁ کنج خلوت میں کبھی انجمن آرا دیکھا

وقت جلوہ شرم وشوخی کی کشاکش کیا کہوں
پردۂ روے صنم اٹھ کر گرا گر کر اٹھا

تمہیں حضرتِ دل کہیں رونہ بیٹھوں ❁ ہنسی تو نہیں مسکرانا کسی کا

تھیں شوخیاں مگر یہ قیامت کبھی نہ تھی
سیدھی طرح سے دیکھیے ترچھی نظر سے آپ

بیقراری کل بھی تھی کل سے زیادہ آج ہے
صبر کا یارا دلِ بے تاب کو کل تھا نہ آج

وہ کبھی ہم سے کھلے ہیں نہ کھلیں ❁ دل کی امید بندھائیں کیوں کر

عداوت سے محبت ہے محبت سے عداوت ہے
وہ دشمن دوست کو سمجھے ہوئے ہیں دوست دشمن کو

دل نارِ غم سے پھونکا پانی کیا کلیجہ
اب مجھ پہ خاک ڈالیں برباد کرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مارگیسو کا جسے زہر چڑھا پھر نہ بچا ❁ اس کے کاٹے کا کسی کو بھی اُتار آتا ہے

آتا ہوا قرار رُکا جب ٹھہر گئے ❁ آئے حواس جاتے رہے وہ جہاں چلے

تضادِ مضمون سے نیا مضمون اخذ کرتے ہیں۔

اس قدر قتل کرو کہ تم مسیحا ہو جاؤ ❁ جاں ستانی نہیں یہ مشق مسیحائی ہے

بے حجابی سے حشر برپا کر ❁ منہ چھپانا تیرا قیامت ہے

اے دردِ عشق اٹھ کہ مداوا ے دل کریں ❁ پرہیز کرتے کرتے تو بیمار ہو گئے

آزادِ عاشقی ہیں گرفتارِ بندِ عقل ❁ آزاد ہو گئے جو گرفتار ہو گئے

مقدر پھرے وہ پھریں پھر وہ آئیں ❁ مگر ہو نہ برگشتہ قسمت کسی کی

تمہاری شانِ عطا نے قوی کیا دل کو

تمہارے مہر و وفا نے مجھے کیا گستاخ

اونچا ہو آسمان ترے در سے کس طرح

ہو جائے آسمان سے کیونکر زمیں بلند

روٹھ کر اُن سے ہم کہاں جیتیں ❁ وہ منا لیتے ہیں خفا ہو کر

پھنس گیا دل تو چھوڑ دو ہم کو ❁ اب کہاں جائیں گے رہا ہو کر

دل میں ہجومِ یاس ہے اُمید چل بسی

اِتنا بسا یہ قصر کہ ویران ہو گیا

وہ میری موت پر اتنا ہنسے آنسو نکل آئے

حسنؔ ایسی خوشی سے غم عدو کا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہرہ دیا ہے دولت بیدار حسن کا
سوئے جو وہ بغل میں تو جاگا مرا نصیب

جان اور بے وفائی: میں نے لڑکپن میں مولانا تاجورؔ نجیب آبادی مرحوم کا یہ شعر سنا تھا۔

غیر نے تم کو جاں کہا سمجھے بھی تم کہ کیا کہا
یعنی کہ بے وفا کہا جان کا اعتبار کیا

حضرت مولانا حسن بریلوی نے اس مضمون کو بار بار مختلف انداز سے باندھا ہے فرماتے ہیں۔

انہیں جب جان سمجھیں اہل الفت ❁ پھر اُن کی بے وفائی کا گلہ کیا

نقص جیب بھی اَدائے کمال ہے ❁ وہ بے وفا ہوا تو مری جان ہو گیا

اس نے جب اپنی جان کہا بھی تو خوش نہ ہو
تم چشم غیر میں ہوئے بے اعتبار آج

جب اپنی جان آپ کو سارا جہاں کہے ❁ کہیے پھر آپ کا ہمیں کیا اعتبار ہو

اِعتبار ان کو تمہارا نہیں یہ مطلب ہے
میرے دشمن جو تمہیں جان کہا کرتے ہیں

جان اُن کو کیا کہا جینے کے لالے پڑ گئے
ہائے وہ رکھنے لگے اب بے وفائی سے غرض

کہا جب اُن سے میری زندگی ہو تو کہا ہنس کر
میں سمجھا اب تمہیں میرا بھروسا ہو نہیں سکتا

پہلے وہ میرے دل میں تھے اب بزمِ غیر میں
سچ کہتے ہیں کہ جان کا کیا اِعتبار ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

انہیں ہم جان سمجھیں ان کو اپنی زندگی جانیں
خدا جانے پھر ایسوں سے تمنائے وفا کیوں ہے

لفظ گم کا اِستعمال: اَساتذہ نے 'گم ہو جائیں' تو باندھا ہے 'گم جائیں' کسی اُستاد کے کلام میں کبھی نظر نہیں آیا۔ مولانا حسن نے جا بہ جا لفظ گم کا استعمال لفظ 'ہو' کے بغیر ہی کیا ہے بلکہ 'گم کر دیا' کی بجائے 'گما دیا' بھی کہا ہے، فرماتے ہیں۔

مٹ جائیں جو ہم تیرے سوا اور کو چاہیں ❁ گم جائیں جو ہم اور طرح دار کو چاہیں

زاہد کو کہو اس کو تنفر ہے خودی سے
گم جائیں دو عالم سے پھر اس یار کو ڈھونڈیں

بے خودی کا قول ہے گمنے میں ملنا ہے یہاں
ہوش کہتے ہیں کہ ملنا ہو تو گمنا کیوں نہ ہو

اپنی ہستی سد راہِ وصل جاناں ہے حسنؔ
ہم اگر گم جائیں تو پھر اس سے ملنا کیوں نہ ہو

یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں ❁ یوں گما اس طرح ملا یارب

رہے تھے کچھ روز زیست کے جو میں بچ رہا زندہ ہم نشینو
وہ اپنی دانست میں تو مجھ کو مٹا چکے ہیں گما چکے ہیں

مجھ سے میں جب تک گما میں اُن کو پا سکتا نہیں
ڈھونڈ لوں مجھ کو اگر میں اس سے ملنا کیوں نہ ہو

گما ہے کوچۂ دلدار میں دلِ گم راہ ❁ گئے ہوئے ہیں صرار و خرد خبر کے لیے

وہ بیٹھیں ہیں شرمائے گما ہے دلِ عاشق ❁ اس شرم ہی کی آنکھ نہ نیچی ہو کسی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر میں ڈھونڈ بھی لوں اُن کو تو دل کو گما بیٹھوں
مری مشکل کو آسانی میں بھی اِک سخت مشکل ہے

حضرت مولانا کے اُستاد مرزا داغؔ نے کہیں 'گم گیا' نہیں باندھا 'گم ہو گیا' ہی باندھا ہے۔ان کا مشہور شعر ہے۔

میں نے دیکھا اُن کی زلفوں کو تو فرمانے لگے
آپ کا دل کھل پڑا گم ہو گیا جاتا رہا

تیغ کو گلے لگایا: حضرت مولانا حسن رضا بریلوی نے تیغ کو گلے لگانے کا مضمون بھی بارہا باندھا ہے۔

جب جانیں ہاتھ پیار سے ڈالے گلے میں تیغ
قاتل کہے کہ میں ترے قربان ہو گیا

تلوار سج گئی بت قاتل کے ہاتھ میں ❁ بسمل گلے لگا کے کریں کیوں نہ پیار آج

خوش ہوئے تھے ہم تو خنجر گلے سے مل گیا
کیا خبر تھی یہ بھی دم دے کر جدا ہو جائے گا

باہیں ڈالے گی تری تیغ مری گردن میں
آج مقتل میں بڑے لطف کی صحبت ہو گی

جان کا خوف کریں کیوں نہ تڑپ کر بسمل
تیغ جلاد گلے مل کے جدا ہوتی ہے

اچھا کرم کیا کہ ہمیں ذبح کر گئے ❁ دم بھر میں شکل تیغ ملے اور جدا ہوئے

خرام اور قیامت: خرام اور قیامت کا مضمون بھی بارہا باندھا گیا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آپ بیٹھے ہیں تو ناوک کی طرح بیٹھے ہیں
دو قدم اٹھ کے چلیں گے تو قیامت ہوگی

اُف قیامت خرامیاں اُن کی ❁ محشرستاں ہماری تربت ہے

آیا نہ حشر بھیس میں گر اُس خرام کے ❁ ہم تو کسی طرح نہ اٹھیں گے مزار سے

حشر برپا ہو تو ہو میں نہ اٹھوں گا ہرگز
تیری رفتار سے جب تک نہ قیامت ہوگی

نازکی چال چلو کنج شہیداں میں تم
اُٹھ چلے قبر سے مردے تو قیامت ہوگی

کوئی قیامت آئے کہ دل پائمال ہو ❁ کچھ ہو بلا سے یار دکھادے خرام آج

اُلٹ جائیں صفیں لاکھوں بلا سے ❁ انہیں سیدھی طرح چلنا نہ آئے

جلوہ اور دنیا کی تباہی: حضرت مولانا حسن نے جلوۂ محبوب سے تباہی یا قیامت کے آنے کا مضمون بھی بار بار باندھا ہے۔ فرماتے ہیں۔

وہ اگر بے پردہ ہو جائیں تو ہو عالم تباہ ❁ اس گلی میں ہو زمانہ اپنے گھر کوئی نہ ہو

گر یہی جلوے ہیں تو عالم ہو اویراں تمام
دیکھ لینا اس کے کوچے میں ہزاروں گھر بنے

پردہ اٹھتے ہی گرے غش کھا کے عاشقانِ دید
کیا تماشا ہے کہ اَب کوئی تماشائی نہیں

تیرے جلوے ہیں زمانے سے نرالے اے حسیں
تیرے جلووں پہ فدا سارا زمانہ کیوں نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے حجابی سے حشر بر پا کر ❁ منہ چھپانا تیرا قیامت ہے

کچھ قیامت ہے حسن عالم سوز ❁ بزمِ محشر بھی کنج خلوت ہے

زاہد، واعظ اور ناصح: مرزا داغ نے زاہد، واعظ، ناصح اور محتسب سے بھی بہت چھیڑ چھاڑ کی ہے اور بعض جگہ تو حد سے بڑھ گئے ہیں۔ مولانا حسن نے بھی زاہد، واعظ اور ناصح کو بارہا چھیڑا ہے؛ مگر حدِ اخلاق یا حدِ ادب سے آگے نہیں بڑھے، متانت سے بات کی ہے، چند مثالیں حاضر ہیں :

دیوانگانِ عشق کی تقصیر ہو معاف ❁ ناصح کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے

ناصح ستم یار سے کیا خوف دلانا ❁ گر جور اٹھانے ہی کی نیت ہو کسی کی

ناصح سچ ہے قیامت ہے محبت کا عذاب
اس کو تم کیا کہتے ہو ہم سے ہمیں کہنے کو تھے

تیرے بس میں زباں نہیں ناصح ❁ میرے بس میں میری طبیعت ہے

وحشت عشق میں ناصح سے میں الجھوں تو معاف
اس مصیبت میں کہیں عقل بجا ہوتی ہے

حضرتِ ناصح نہ رکھیے وقت نالہ منہ پہ ہاتھ
اب تو اس کافر کا پتھر دل پگھلنے دیجیے

ناصح مشفق مرا دل میرے نالے آپ کون
دل اگر جلتا ہے نالوں سے تو جلنے دیجیے

جب نظر آتے ہیں زاہد راہ پر آتے ہوئے
تا درِ مے خانہ آجاتے ہیں سمجھاتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

توبہ زاہد مے کشی سے توبہ ایسے وقت میں
یہ چمن کھلتے ہوئے یہ سبزے لہراتے ہوئے

یہ فصل گل، یہ اَبر، ورِمے کدہ قریب ❁ ایسے میں آپ حضرت زاہد کہاں چلے

جو مٹادے خودی کو اے زاہد ❁ ہم اسی کو شراب کہتے ہیں

تم اور بچی ہوئی کسی مے نوش کی پیو ❁ بہکے ہوئے ہو شیخ ذرا ہوش کی پیو

بادۂ ناب کو ہم روح فزا کہتے ہیں ❁ اور اے حضرت زاہد اسے کیا کہتے ہیں

دور دور مے کشاں ہے شیخ صاحب آج تو
ٹوپیوں کے ساتھ پگڑی بھی اچھلنے دیجیے

قابل تعزیر میکش ہیں جنابِ محتسب ❁ دور کی تقصیر کیا ہے دور چلنے دیجیے

مدت سے تم بھٹکتے ہو جس کی تلاش میں
مے خانے سے ملی ہوئی زاہد وہ راہ ہے

بہار آئی گھٹا چھائی چھکے شیشے بھرے ساغر
گھڑی بھر کو چلو ہو آئیں زاہد بزم رنداں میں

ہو گیا زاہد مرید مشرب رندانہ آج ❁ کھول ساقی فی سبیل اللہ کوئی میخانہ آج

چھوٹی زمینیں: چھوٹی زمینوں میں اچھے شعر نکالنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ جن اساتذہ نے چھوٹی زمینوں میں شعر نکالے ہیں، وہ مصرع نہیں تیر و نشتر ہیں۔ چھوٹی زمینوں میں شعر یوں کہنا پڑتا ہے جیسے باتیں کرتے ہیں۔ لفظ نہایت آسان ثقیل لفظ یا تعقید معنوی کا دور دور پتہ نہیں۔ مرزا داغ کی چھوٹی زمین کی ایک غزل ہے، کہتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا ❁ وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسی کا
ذرا ڈال دو اپنی زلفوں کا سایہ ❁ مقدر بہت نارسا ہے کسی کا
مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے ❁ نہیں مانتے اس میں کیا ہے کسی کا
بظاہر نہ جانے نہ جانے نہ جانے ❁ تجھے داغ دل جانتا ہے کسی کا

حضرت مولانا حسن بریلوی نے بھی چھوٹی زمینوں میں بہت سی غزلیں کہی ہیں جن کی زبان سادہ سہل رواں اور شگفتہ ہے، یوں ہے جیسے بے تکلف باتیں کر رہے ہیں، یا زبان سے پھول جھڑ رہے ہیں۔ میں ذیل میں چند ایسی غزلوں کا انتخاب درج کرتا ہوں۔ ان میں ان کے کلام کی وہ تمام خصوصیات موجود ہیں جن کا ذکر پہلے فرداً فرداً کیا جا چکا ہے۔

(۱)

تمہیں ٹھوکر لگانے سے مطلب ❁ میں ہوا یا مرا مزار ہوا
آنکھ وہ ہے جو اشک بار رہی ❁ دل وہی ہے جو بے قرار ہوا
مشک کی کس سے چھپ سکی خوشبو ❁ عشق کا کون پردہ دار ہوا
دست وحشت نے پھر نکالے پاؤں ❁ سر پہ اَب پھر جنوں سوار ہوا

(۲)

جب مرا مہر جلوہ گر ہو گا ❁ دوپہر ہو گا جو پہر ہو گا
مر گیا کون کچھ خبر بھی ہے ❁ کوئی تم سا بھی بے خبر ہو گا
کس سے کی جائے داد کی اُمید ❁ سب ادھر ہوں گے وہ جدھر ہو گا
بھر دیے دشمنوں نے کان اُن کے ❁ نالہ اب خاک کارگر ہوگا

(۳)

اُن کا جلوہ نہیں دیکھا جاتا ❁ دیکھ دیکھا نہیں دیکھا جاتا
اُسے کیا آنکھ اُٹھا کر دیکھیں ❁ جس کا سایہ نہیں دیکھا جاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آہ پہلو سے وہی جاتے ہیں ❁ جنہیں جاتا نہیں دیکھا جاتا
اُلفت اُن کی نہیں چھوڑی جاتی ❁ حال دل کا نہیں دیکھا جاتا

(۴)

کیوں شکوہ کروں جفا کا ❁ اللہ برا کرے وفا کا
دل نوچ کے کیوں نظر چرا لی ❁ کچھ حق تو اَدا کرو اَدا کا
جا بیٹھے ہیں مجھ سے دور اٹھ کر ❁ کیا پا س کیا ہے اِلتجا کا
بولے وہ حسؔن کا خون مل کر ❁ کیا شوخ ہے رنگ اِس حنا کا

(۵)

چھپ گیا یار خود نما ہو کر ❁ رہ گئی چشم شوق وا ہو کر
فخر کی جا ہے بزمِ دشمن ہے ❁ نکلے ہم ان کا مدعا ہو کر
نام زندہ ہے مرنے والوں کا ❁ جی گئے کشتۂ اَدا ہو کر
ہم غریبوں سے لعل لب تیرے ❁ سستے چھوٹے گراں بہا ہو کر
صدر محشر ہے نالۂ بلبل ❁ گوش گل کیوں نہ اے صبا ہو کر

(۶)

دردِ دل لب پہ نہ لائیں کیونکر ❁ جب چھپو تم تو چھپائیں کیونکر
ہم کہاں لذتِ دیدار کہاں ❁ ناتواں حشر اٹھائیں کیونکر
جب نزاکت نے قدم پکڑے ہوں ❁ پھر مرے بس میں آئیں وہ کیونکر

(۷)

کیا یوں ہی ملتے ہیں ملنے والے ❁ دوست اغیار ہیں اغیار عزیز
حسن کو عشق سے پردہ محبوب ❁ عشق کو حسن کا دیدار عزیز
زندگی یہ ہے کہ اُن پر مر جائیں ❁ زندگی ہے ہمیں بے کار عزیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۸)

ستائیں بت میں خوش میرا خدا خوش ❁ خوشی اُن کی اگر اب بھی ہو نا خوش
شبیہ یار سے میں کہہ رہا ہوں ❁ کہو تو تم خفا ہو ہم سے یا خوش
تمہیں تو نذر میں ہم نے دیا دل ❁ ہمیں بھی تم نے صاحب کچھ کیا خوش
وہی میری خوشی جس میں وہ خوش ہوں ❁ خدا خوش رکھے وہ اَب بھی ہیں ناخوش

(۹)

مل گیا دل نکل گیا مطلب ❁ آپ کو اَب کسی سے کیا مطلب
حسن کا رعب، ضبط کی گرمی ❁ دل میں گھٹ گھٹ کے رہ گیا مطلب
اپنے مطلب کے آشنا ہو تم ❁ سچ ہے تم کو کسی سے کیا مطلب
آتشِ شوق اور بھڑکا دی ❁ منہ چھپانے کا کھل گیا مطلب
اُن کی باتیں ہیں کتنی پہلودار ❁ سب سمجھ لیں جدا جدا مطلب

(۱۰)

موت بھی کیا جانے کچھ بیمار ہے ❁ کیوں نہیں آئی ترے بیمار تک
ہو جو وہ بے پردہ روشن ہو ابھی ❁ دل تو دل دل کے چھپے اَسرار تک
یاد رکھ ظالم کہ ہے قدرِ ستم ❁ میرے دل تک میری جانِ زار تک
ہم ہیں وہ برگشتہ قسمت قاتلو ❁ تم تو کیا منہ پھیر لے تلوار تک☆

☆ یہاں بیچ کے پانچ سات صفحے ہم نے بغرضِ تلخیص اور بخوفِ طوالت قصداً حذف کر دیے، جن میں دیگر شعرا کے تقابل میں مولانا حسن کی پوری پوری غزلیں نقل کی گئی تھیں؛ کیوں کہ وہ ساری غزلیں اصل کتاب میں موجود ہیں۔ مقالہ نگار کی کتاب 'شعرِ حسن' ترتیب جدید کے ساتھ جلد ہی منظرِ عام پر آرہی ہے۔ شائقین حضرات اس کے مطالعے سے اپنی تشنگی دور فرمائیں۔ .....مرتبین.....

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قبولِ عام: پچاس پچپن سال پہلے لودھیانہ میں ایک غزل:[حسن جب مقتل کی جانب تیغ براں لے چلا] عام گائی جاتی تھی۔ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اس غزل کا کوئی نہ کوئی شعر گلیوں میں گاتے پھرتے تھے۔ چھ سات شعر ہی تھے۔ یہ اشعار مجھے آج تک یاد ہیں؛ لیکن یہ پتا نہیں تھا کہ یہ غزل کس کی ہے۔ بعد میں بعض شاعروں نے اس غزل کی مقبولیت دیکھ کر اس زمین میں خود بھی غزلیں لکھیں جو مشہور نہیں ہوئیں۔

معلوم نہیں یہ غزل کس طرح لودھیانہ میں آئی۔ اس زمانے میں ریڈیو تو ایجاد نہیں ہوا تھا۔ تھیٹریکل کمپنیوں میں یا گراموفون پر جو غزلیں گائی جاتی تھیں، وہ عام مشہور ہو جاتی تھیں۔ یہ غزل بھی شاید کسی تھیٹر میں گائی گئی ہوگی۔ پوری نصف صدی میں یہ کبھی معلوم نہ ہوا کہ یہ غزل کس کی ہے۔ زیرِ نظر دیوانِ حسن کے مطالعے کے دوران یکا یک معلوم ہوا کہ یہ مولانا حسن بریلوی کی غزل ہے، اور ایک ہی غزل نہیں سہ غزلہ ہے، اور کل ۵۷/اشعار ہیں۔

میں نے جناب اِحسان دانش سے ذکر کیا تو انھوں نے بھی یہی کہا کہ پچاس برس پہلے اس غزل کے اشعار سنے تھے؛ لیکن یہ پتا نہیں چلا کہ غزل کس کی ہے۔ اسی دیوان کے مطالعے سے مجھے بھی معلوم ہوا کہ یہ غزل مولانا حسن بریلوی کا نتیجۂ فکر ہے۔ میں ۵۷/اشعار کے اس سہ غزلے کے دس اشعار ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ ان میں سے پہلے چار شعر مجھے نصف صدی پیشتر سے یاد تھے۔

حُسن جب مقتل کی جانب تیغِ برّاں لے چلا
عشق اپنے مجرموں کو پا بہ جولاں لے چلا

آرزوئے دیدِ جاناں بزم میں لائی مجھے
بزم سے میں آرزوئے دیدِ جاناں لے چلا

بے مروّت ناوک افگن آفریں صد آفریں
دل کا دل زخمی کیا پیکاں کا پیکاں لے چلا

خونِ ناحق کی حیا بولی ذرا منہ ڈھانک لو
ناز جب ان کو سر خاکِ شہیداں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے سر کو چال دے کر تیغِ اَبرو لے گئی
میرے دل کو پر لگا کر تیر مژگاں لے چلا

میرے گھر تک پاؤں پڑ کر اُن کو لایا تھا نیاز
نازِ دامن کھینچ کر سوے رقیباں لے چلا

جب چلی مقتل سے قاتل کی سواری رات کو
آگے آگے مشعلیں خونِ شہیداں لے چلا

اس سے بڑھ کر آرزو کیا تو ہو قاتل ہم شہید
پوچھتا کیا ہے ستم گر تیغ براں لے چلا

اُف رے متوالی جوانی کچھ خبر تجھ کو نہیں
ساغر مے بوسۂ لب ہاے جاناں لے چلا

دل کو جاناں سے حسنؔ سمجھا بُجھا کر لائے تھے
دل ہمیں سمجھا بُجھا کر سوے جاناں لے چلا

اِختتامیہ: دیوان کے آخر میں متعدد قطعات تاریخ درج ہیں۔اور چند فارسی غزلیں اور چند چھوٹی چھوٹی مثنویاں بھی ہیں۔ایک فارسی مثنوی 'امیر خسرو' کی مثنوی 'دول رانی خضر خاں' کی تعریف میں کہی ہے۔حضرت مولانا حسن بریلوی علیہ الرحمہ نعت گوئی میں ملک کے چوٹی کے نعت گوشعرا میں شامل ہیں، اور غزل گوئی میں مرزا داغ کے رنگ کو پوری کامیابی کے ساتھ بٹھایا ہے.....۔

اَصغر حسین خان نظیر لدھیانوی
تلخیص: شعر حسن (مولانا حسن رضا کی بریلوی علیہ الرحمہ کی شاعری-نقد ونظر کے آئینے میں-)
مطبوعہ رضا پبلی کیشنز، لاہور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فہرست

دوباتیں	4
ثمرفصاحت تعارف وتجزیہ	7
کیوں کر اَدا ہو وصف خدائے عظیم کا	73
باڑا بٹے جو پرتوِ حسن کریم کا	74
میں اور شبِ فراق اُٹھانا عذاب کا	75
نالہ سُن کر ہنس رہا ہے عاشق ناشاد کا	77
وہ ہنس ہنس کے مجھ کو رُلانا کسی کا	79
یہ دل ہے کہ دشمن ہے مری جانِ حزیں کا	80
اغیار کو دکھاؤ نہ اَنداز چال کا	81
قابو میں شرم ہی کے رہے گا شباب کیا	82
میں کیا پوچھوں کہ ہے میری خطا کیا	84
کرے ایسے سے کوئی التجا کیا	85
عیادت کیوں کریں وہ مدعا کیا	86
عدو نے حالِ محبت جو آشکار کیا	86
اس شان سے وہ بزم میں شب جلوہ گر ہوا	87
مے سے کیا رنگ کا نکھار ہوا	89
مر گیا بیمارِ فرقت مختصر قصہ ہوا	91
پوچھتے ہیں لوگ کیوں مضطر تیرا دل ہو گیا	92

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فتنہ گر میرا نالہ رسا ہو جائے گا	94
چلا آیا کلیجا تھامے تجھ سا فتنہ گر دیکھا	95
قاصد سے کہہ رہے تھے سُنا ماجرا سُنا	96
دمِ مُردن تیرے قدموں پر اگر سر ہوتا	96
مریضِ ہجر اُمیدِ سحر نہیں رکھتا	97
جب مرا مہر جلوہ گر ہوگا	98
کسی شب بغل میں وہ دلبر نہ ہوگا	99
مہوس نے تمہاری خاک پا کو کیمیا سمجھا	101
ان کا جلوہ نہیں دیکھا جاتا	102
کیوں دلِ زار محبت کا نتیجہ دیکھا	103
حسن جب مقتل کی جانب تیغ براں لے چلا	106
بزم سے گلشن کو یادِ روے جاناں لے چلا	108
دل نشیں ہو کر میرا دل تیر جاناں لے چلا	110
یوں شیفتہؔ جنبش اَبرو نظر آیا	112
جب وہ قاتل قتل کو بدلے ہوئے تیور اٹھا	114
آئینہ تمہارے نقشِ پا کا	115
میں ان کی شکل دیکھ کے قربان ہو گیا	116
ہم آہیں کر نہیں سکتے کہ نالہ ہو نہیں سکتا	119

ردیف بائے تازی

سن لیا ہم نے سوالِ وصل دلبر کا جواب	124
دیکھے اگر یہ گرمیِ بازارِ آفتاب	126

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پائے کہاں تجلی دلدار آفتاب 127

جو کہے سن کے مدعا مطلب 129

وہ مان گئے تو وصل کا ہوگا مزا نصیب 129

ردیف بائے فارسی

کیوں حسن میں جھگڑتے ہیں شمس و قمر سے آپ 132

ردیف تائے فوقانی

دیکھے جمال حور اگر مبتلائے دوست 134

خوب آپ کو سنبھالے رہے شیدائیِ دوست 135

ردیف ثائے مثلثہ

آج کس واسطے آئے ہو اِدھر کیا باعث 137

ردیف جیم تازی

ہے تصور میں نگاہ مے کش جانانہ آج 139

آیا ہوا ہے باغ میں وہ گل عذار آج 141

ردیف حائے حطّی

جینے نہ دے گی زلف کی اُلفت کسی طرح 143

دل میں آنا ہے تو آؤ مہر و اُلفت کی طرح 145

ردیف خائے معجمہ

فغانِ شیونِ عاشق وہاں ہوں کیا گستاخ 147

ردیف دال مہملہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جتنا زمین سے ہے فلک ہفت میں بلند 148

ردیف ذال معجمہ

نظر بد کے لیے تو نے جو باندھا تعویذ 150

ردیف رائے مہملہ

آئے میری قضا ادا ہو کر 151
دردِ دل لب پہ نہ لائیں کیوں کر 152
نگاہ قہر ہے ہر لحظہ گرفتاروں پر 154
جہان سے اسے کیا کام جو ہو جان سے دور 155

ردیف زائے معجمہ

کیوں نہ ہو جلوۂ دیدار عزیز 157

ردیف سین مہملہ

تیز کرتا ہے چھری آج نگہبانِ قفس 158

ردیف شین منقوطہ

غمِ الفت تجھے رکھے سدا خوش 160

ردیف صاد مہملہ

بے وفاؤں سے نہ کر اے دلِ شیدا اِخلاص 162

ردیف ضاد معجمہ

ہم گدا تیرے ہمیں فرماں روائی سے غرض 164

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف طائے مہملہ

قاصد میں کیا بیان کروں ماجرائے خط 166

ردیف ظائے معجمہ

جب تک وہ بدزباں نہ ہوئے تھے کیا لحاظ 167

ردیف عین مہملہ

اپنی ضیا دکھائے چمک کر ہزار شمع 168

ردیف غین معجمہ

پوچھے کوئی ہمارے جگر سے بہائے داغ 170

ردیف فا

اس رخ پہ گیسوے رسا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف 171

ردیف قاف

آنکھیں جب پھوٹیں تو دیکھا جلوۂ زیبائے عشق 173

ردیف کاف

جب ہمیں پہنچے نہ کوے یار تک 175

ردیف لام

کہنے کو کہہ لو کہ میرا ہے وہ قاتل قاتل 176

زہر ہی سے میں کروں چارۂ بیمارِ دل 177

لباس رکھیں گے ثابت کبھی نہ بھول کے پھول 178

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف میم

ہاتھ دھو بیٹھے جب اپنے سر سے ہم 181

رازِ دل لاتے ہیں زباں تک ہم 183

ردیف نون

وہ کرم کرتے ہیں ہم پر جو ستم کرتے ہیں 184

ایک عندلیب کیا ہے میں کہہ دوں ہزار میں 185

ہر سخن میں وہ سحر کرتے ہیں 187

ہو گئے ہم سے خفا وہ ایک ہی فریاد میں 188

مزے ہزاروں اٹھا چکے ہیں وصال کے لطف پا چکے ہیں 189

دیوانے ہیں جو اپنے دلِ زار کو ڈھونڈیں 190

وہ تو نظر اٹھا کے اِدھر دیکھتا نہیں 191

کیوں جان سے بیزار ہوں کیوں دل سے خفا ہوں 192

اے خدا تقدیر نے پھر ان سے سنوائی نہیں 193

بھلا ہو سخت جانی کا کہ اس نسبت کے قابل ہوں 195

بہاریں سی بہاریں ہیں گل چاکِ گریباں میں 197

نہ سبزی ہے نہ سبزہ خاک اڑاتی ہے گلستاں میں 199

چلو سودائیوں کیا کر رہے ہو دشت ویراں میں 200

بتانِ حیلہ جو قابو سے جب باہر نکلتے ہیں 202

جی میں ہے آج تو ایسی کوئی فریاد کریں 204

سحر سے پہلے وہ پہلو سے اٹھے جاتے ہیں 205

کیوں کہوں میرے لیے شربتِ دیدار نہیں 207

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ ہدایت مجھے نقشِ کفِ پا کرتے ہیں	209
یہاں آئیں کیا ان کو فرصت نہیں	212
مرگِ عاشق کا وہ ماتم کیا کریں	214
جو معشوقوں کو مہر و ماہ سے اچھا سمجھتے ہیں	215
تمنائیں مزے پر ہیں اِرادے گدگداتے ہیں	217
نظارۂ رُخِ جاناں کی ہم کو تاب نہیں	219
لوگ کہتے ہیں عدو سے دوستی اچھی نہیں	222
عشق اچھا ہے دل اچھا دل لگی اچھی نہیں	224
کیا کریں ضبط ہمیں ضبط کا یارا ہی نہیں	226
عکسِ افگن ہو جو اُن کا روئے روشن آب میں	229
ہمیں غرض جو کسی کا ہم اعتبار کریں	233
ہم جاں بلب ہوں جو بھی رہیں وہ حجاب میں	235

ردیف واؤ

ہمدمو کیا پوچھتے ہو عشق کے آزار کو	238
جو دم بھر دیکھ لوں میں عارضِ رنگیں کے جوبن کو	240
حالِ مرگِ بے کسی سن کر اَثر کوئی نہ ہو	241
تو نے منہ پھیر لیا چھوڑ کے بسمل مجھ کو	244
حسین و نازنیں ہو خوش اَدا و دل رُبا تم ہو	245
شکیبِ جاں ہو قرارِ دلِ حزیں تم ہو	247
پردے سے گر تجلّیِ یار آشکار ہو	248
ہیں شوخیاں وہاں تو یہاں اِضطراب ہو	249

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جورِ تازہ سے خفا اے دلِ ناشاد نہ ہو	253
گدائے میکدہ کو بھی عنایت اک پیالا ہو	254
یہ اپنے چاہنے والوں کا حال کرتے ہو	255
کون کہتا ہے کہ آ کر دیکھ لو	256
وقت جلوہ بے خود و مدہوش شیدا کیوں نہ ہو	257
بے خودِ دیدار کی تربت پہ میلا کیوں نہ ہو	258

ردیف ہائے ہنوز

جو جگر تھامے چلے آتے تھے فریاد کے ساتھ	260
مے سے میں نے کب کی توبہ	261

ردیف یائے تحتانی

صدقے ہو کر یہ مرے شوخ پہ کیا آتی ہے	262
یا نگاہِ منتظر کا آئینے میں گھر بنے	263
اللہ رے بے کسی کہ نہ دل ہے نہ یار ہے	264
کہتے ہو ہمیں ملنے کی فرصت نہیں ملتی	266
دیکھوں میرے سینہ میں بھی دل ہے کہ نہیں ہے	266
ابر بہار زور اٹھا کوہ و راغ سے	268
باڑھ بنوائی ہے جلاد نے تلواروں کی	269
پلا دے آج جو ہوں شیشہ و سبو باقی	270
وہ مجھ سے بے خبر ہیں اُن کی عادت ہی کچھ ایسی ہے	271
دل میں پھر درد اٹھا پھر وہی ساعت آئی	272
اٹھاؤ پردہ دکھاؤ صورت کہو تو عذرِ وصال کیا ہے	274

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کعبے کوئی گئے کوئی بیت الصنم چلے	275
جانتے تھے کہ ہمیشہ یہی ساماں ہوں گے	277
تم بھی ہو خنجر خوشاب بھی ہے	278
شکایت کیا کریں ہم آسمان سے	279
خدا سمجھے غم ہجر بتاں سے	281
جو خاص جلوے تھے عشاق کی نظر کے لیے	280
جس کو میں کہتا تھا میرے دل میں ہے	283
وہ خرامِ ناز ہے چلتا ہوا جادو مجھے	284
ہم ہیں اور تیری یادگاری ہے	285
دردمند ہجر کا اب چارہ فرما کون ہے	288
مرے مرنے سے تم کو فکر اے دلدار کیسی ہے	291
عجب انداز سے تلوار زیب دست قاتل ہے	292
جو میری لاش خاکِ کوچۂ قاتل میں رہ جاتی	294
اپنے معشوق کی اُلفت سے جسے کہنا ہے	295
اُلفت ہو کسی کی نہ محبت ہو کسی کی	296
شب ہجر ہے یاد جانی تمہاری	298
ہے جوانی جوش پر گیسو ہیں بل کھائے ہوئے	299
سنا کیا کہہ رہی ہے آہ دل کی	300
کہیں تو مل رہے گی داد دل کی	301
جسے میں دیکھتا ہوں بے خود و مستانہ آتا ہے	302
آئی کیا جی میں تیغ قاتل کے	303
اے دل ستار ہے ہیں بیداد کرنے والے	304

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بچ بچ کے چل رہے ہیں وہ میرے غبار سے	306
کس سے کہتے ہم جوائے جانِ حزیں کہنے کو تھے	308
جب نہ ہو مطلبِ دل آپ سے حاصل کوئی	310
کیوں جاتے ہو حالِ شبِ فرقت نہ کہیں گے	311
حشر میں شانِ تجلی کی جو رؤیت ہوگی	312
ستم آرا بتِ نامہرباں ہم سے خفا کیوں ہے	315
ہم رنج والم سہتے ہیں کیا اپنی خوشی سے	317
وہ آئیں شوق سے مقتل میں اِمتحاں کے لیے	319
زمین چرخ سے اُتری ترے مکاں کے لیے	321
لاکھ سمجھایا تصور تجھے اے دل ہے وہی	323
نہیں جو لطف وکرم تو نہ ہو جفا ہی رہے	324
روشِ ناز سے پامال نہ اے یار ہوئے	325
حسرت بھری نگاہ کو قاتل سے پوچھیے	326
مریض ہجر کسی کے شفا نہیں پاتے	327
پھر تنتی ہیں برچھیاں نظر کی	328
میرے پہلو میں اگر وہ بتِ رعنا آئے	329
آنکھوں میں اشک دل میں قلق لب پر آہ ہے	330
ہم شاد ہیں جو یار کو ہم سے ملال ہے	331
اب ایسی جگر تھام کے فریاد کریں گے	332
تو سن ناز پہ پھر کوئی سوار آتا ہے	333
کچھ حسینوں کی محبت بھی بُری ہوتی ہے	334
مرضِ ہجر بت میں مر مر کے	335

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آفتِ ہوش و خرد حسن خود آرائی ہے	335
اب نظر آتے ہیں زاہد راہ پر آتے ہوئے	340
شمیمیں صبح شرماتی ہوئی آئیں گلستاں سے	342
حشر جس میں وہ کچھ قیامت ہے	346
شکر پر شکوہ و شکایت ہے	348
موت سے دردِ جدائی کی دوا ہوتی ہے	349
جلوے ترے جو رونق بازار ہو گئے	353
اجل نزدیک ہے بیمار کے منہ پر بحالی ہے	356
سبب وصل تصور سے ہے فرقت اُن کی	358
ہمیں کر گئی قتل فرقت کسی کی	360
وہ راتیں کیا ہوئیں وہ دن اللہ کیا ہوئے	362
سوئے درِ حبیب جو ہم ناتواں چلے	365
نہ اُن کو خبر ہے نہ دل کو خبر ہے	366
برسی پھوہار رنگ کُھلے دل نکھر گئے	369
وعدہ کی رات وہ اِدھر آئے اُدھر گئے	370
جلوہ گہ میں تو مرے دل کو بہلنے دیجیے	372
جان سے جاتے رہیں شوق سے مرنے والے	374
دور جانا تھا گئے جی سے گزرنے والے	376
چلیں ایسی ہوائیں دامن شمشیر قاتل کی (شوکت بخاری کی طرز پر ایک غزل)	378
واہ کیا خوب سجا نوشہ کے سر پر سہرا (سہرا شادی مولوی محمد رضا خان سلمہ اللہ تعالیٰ)	381

تمام شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تواریخ طبع دیوان

تاریخ جناب منشی شریف خان صاحب آزاد	382
دیگر فارسی	383
تاریخ جناب علی احسن میاں مارہرہ شریف	384
تاریخ جناب منشی محمد حسن صاحب اَثر بدایونی تلمیذ حضرت مصنف	385
دیگر	386
تاریخ جناب نور محمد صاحب نور، مدرسہ ہاشمیہ بمبئی	388
تاریخ جناب حاجی سید تجمل حسین چشمی نظامی فخری جلال پوری	389
تاریخ جناب منشی سید تہور علی تلمیذ حضرت مصنف	390
تاریخ جناب فضائل نصاب مولوی قاضی محمد خلیل الدین حافظ پھیلی بھیت	390
تاریخ جناب سید محمود علی صاحب عاشق بریلوی تلمیذ حضرت مصنف	391
دیگر	391
تاریخ جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب حلم بریلوی تلمیذ حضرت مصنف	395
تاریخ جناب سید محمد طاہر علی صاحب طاہر فرخ آباد	397
تاریخ جناب حکیم سید مسعود غوث صاحب فیض تلمیذ حضرت مصنف	397
تاریخ جناب منشی برجموہن کشور فیروز بریلوی تلمیذ حضرت مصنف	398
تاریخ جناب منشی ہدایت یار خاں صاح قیس بریلوی تلمیذ حضرت مصنف	399
تاریخ ابوالخیال جناب نواب ناظم علی خان ہجر شاہ جہاں پوری تلمیذ داغ	399
تاریخ جناب اعجاز احمد مرادآبادی تلمیذ حضرت مصنف	401

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تواریخ وفات حضرت مصنف مرحوم

تاریخ جناب علی احسن میاں مارہروی تلمیذ فصیح الملک داغ دہلوی 402

تاریخ جناب محمد انور صاحب انور مدرسہ ہاشمیہ بمبئی 403

تاریخ جناب حاجی سید تجمل حسین چشتی نظامی فخری جلال پوری 404

تاریخ جناب دورکا پرشاد صاحب حلم بریلوی تلمیذ حضرت مصنف 404

تاریخ جناب برجموہن کشور فیروز بریلوی تلمیذ حضرت مصنف 405

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیوں کر اَدا ہو وصف خدائے عظیم کا
جب بند ناطقہ ہے کلام و کلیم کا

چشم خیال اور ہوس جلوۂ جمال
بھولا ہوا ہوں واقعہ طور و کلیم کا

کیوں دل میرا دُکھائیں زمانے کے حادثات
تو ہے قدیم اور میں بندہ قدیم کا

اُس سے خود اُس کی ذات کی تشریح پوچھیے
اچھا علاج ہے یہ دماغِ حکیم کا

واجب کا ممکنات میں کیا ہو کوئی شریک
ممکن نہیں وجود عدیل و سہیم کا

ہیں امر و نہی لائقِ تسلیم بے دلیل
خالی حِکَم سے حُکم نہ ہو گا حکیم کا

کیوں میرے پاس آئیں فرشتے عذاب کے
مجرم تو ہوں میں اپنے غفور الرّحیم کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پودوں میں شاخیں شاخوں میں گُل گُل میں رنگ و بو
کیوں کر کہوں یہ عطر ہے سعی نسیم کا

اے جمع کرنے والے عظام رمیم کے
کب تک رہے گا حال پریشاں سقیم کا

بعد فنا حدوث و قِدم کا کُھلے گا حال
پوچھیں گے جب مزاج دماغِ حکیم کا

کج رَو کا راست باز کرے خوف کیا حسنؔ
طعمہ ہے مارِ سحر عصاے کلیم کا

باڑا بٹے جو پرتوِ حسن کریم کا
کشکول بھر دے گنبد عرش عظیم کا

مداح قد و زلف و دہانِ حضور ہوں
سر پر ہے میرے سایہ الف لام میم کا

کوثر کہ جس سے پیاس بجھے اہل حشر کی
قطرہ ہے ایک چشمۂ میم کریم کا

بے ظل وہ ظلِ ذات مگر اس لیے بنا
سایہ زمین پر نہ پڑے اس عظیم کا

پروانے عندلیب کے ہم داستاں بنے
ہے گل فشاں چراغ تمہارے حریم کا

جب بھی نہ آئے ساحل بحر کرم نظر
چشمہ لگا کے دیکھیں جو میم کریم کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرمائے لطف کعبۂ حاجات تو تو ذوق
آغوشِ قبر میں ہو کنارِ حطیم کا

ہم پیاسے سُوکھے گھاٹ نہ اُتریں گے روزِ حشر
دریا چڑھا ہوا ہے عطاے کریم کا

لَاتَقْنَطُوْا کے سائے میں میرا مقام ہو
جب آفتاب گرم ہو اُمید و بیم کا

اس طرح آؤں قبر سے میدانِ حشر میں
لب پر سوال ہاتھ میں دامن کریم کا

سبطین، بادشاہِ جوانانِ خلد ہیں
ظل ہمائے قدس ہے سایہ گلیم کا

اصحاب کالنجوم کا لمعانِ نقش پا
ظلمت میں راہبر ہے رہِ مستقیم کا

ہو سوئے اِعتقاد جسے اہل بیت سے
مژدہ سناؤ اُس کو عذابِ الیم کا

جو پیر دستگیر کا منکر ہے اے حسنؔ
وہ ہے مُریدِ دیو مَرید و رجیم کا

میں اور شبِ فراق اُٹھانا عذاب کا ❁ یا رب بُرا ہو اس دلِ خانہ خراب کا
یہ فصلِ گل یہ جُھوم کر آنا سَحاب کا ❁ ساقی میں اور ایک پیالہ شراب کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھا ہے جب سے حسن رُخِ بے حجاب کا ❁ رنگ آفتاب میں ہے گُلِ آفتاب کا

چھینٹے یہ دے رہا ہے برسنا سحاب کا ❁ ٹھنڈی ہوا میں دَور ہو جامِ شراب کا

تم منہ سے کیوں اٹھاتے ہو گوشہ نقاب کا ❁ چہرہ ابھی سے فق ہے مَہ و آفتاب کا

جوبن اُبھار پر ہے بہارِ شباب کا ❁ اللہ حافظ اُن کی اَدائے حجاب کا

چمکا ہوا ہے حسن رُخِ بے حجاب کا ❁ طالع ہے گردشوں میں مہ و آفتاب کا

اُس بزمِ ناز میں ہیں غضب دل فریبیاں ❁ بے کار اِنتظار ہے خط کے جواب کا

خورشید حشر میری نگاہوں میں کیا جچے ❁ جلوہ خیال میں ہے کسی کے نقاب کا

رُخسار و چشمِ یار کا مارا ہوا ہوں میں ❁ مشتاق سیر باغ نہ پیاسا شراب کا

ذرّاتِ کوے یار میں چہرہ لکھا لیا ❁ چوتھے فلک پر اب ہے دماغ آفتاب کا

کم نکلیں گے زمانے میں ہم سے بھی پاک باز ❁ شیشہ بغل میں ہاتھ میں ساغر شراب کا

دیکھو نہ دیکھو اُس کی طرف چشمِ مست سے ❁ چکرا کے گر پڑے گا پیالہ شراب کا

مد نظر ہے ضبطِ مصیبت یونہی سہی ❁ بجلی گرے جو نام بھی لوں اضطراب کا

کچھ احتیاجِ شمع نہیں پیش آفتاب ❁ کیا کام تیرے ہوتے ہوئے آفتاب کا

فصلِ بہار کو میں خزاں کہہ رہا ہوں آج ❁ عالم میری نظر میں ہے کس کے شباب کا

فصلِ بہار اور یہ رنگینیاں دروغ ❁ پَردَہ پڑا ہے دُور سے اُن کے شباب کا

سمجھا دیا کرشمۂ اَبرو ہوا ہے یہ ❁ منظور پردہ تھا جو بہارِ شباب کا

کیں اَبر نے اگرچہ عرق ریزیاں بہت ❁ خاکہ نہ کھنچ سکا میری چشمِ پُر آب کا

تم دل میں آؤ تو یہ تماشا دکھاؤں میں ❁ ہے ایک میرے پاس تمہارے جواب کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم حُسن میں ہوایک تو میں فردِعشق میں ❁ ہے کوئی آج میرے تمہارے جواب کا
جب آ گیا ہے یاد تیرانقشِ پا مجھے ❁ دیکھا ہے کیسی یاس میں منہ آفتاب کا
لکھا ہوا ہے پیرِ مغاں کی دُکان پر ❁ کم ظرف کو حرام ہے پینا شراب کا
دیکھے کوئی حسنؔ کو درِ میکدہ پر آج ❁ لب پر سوال ہاتھ میں ساغر شراب کا

نالہ سن کر ہنس رہا ہے عاشق ناشاد کا
اے تغافل کیش کچھ منہ کر لبِ فریاد کا
کب ہوا اے شوقِ وصل اُس پر اَثر فریاد کا
کیوں کلیجہ نوچتا ہے تو دلِ ناشاد کا
حال میں کس سے کہوں اپنے دلِ ناشاد کا
ہائے کوئی سننے والا ہے میری فریاد کا
جب انہیں ملنا نہ ہو منظور تو کیسا اَثر
کیا بھروسہ آہ کا، کیا آسرا فریاد کا
نوچ لیتے ہیں کلیجہ نالہ ہائے بے کسی
منہ نہ کھلوائے کوئی میرے لبِ فریاد کا
اہلِ اُلفت نالہ کش معشوق حیرت میں خموش
شور ہے تیری خموشی کا میری فریاد کا
بے خبر ہو، بے خبر کو کیا خبر اس درد کی
سنگ دل ہو، سنگ دل پر کیا اَثر فریاد کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لو چلے آؤ کہ رازِ عشق ہو جائے نہ فاش
لو چلے آؤ کہ اب وقت آ گیا فریاد کا

وہ ادائے جاں ستاں پھڑکا گئی تڑپا گئی
وار مجھ پر تیغ سے پہلے چلا جلاّد کا

خاک میں مل جائے گی قدرِ شہادت تیرے ساتھ
خون ناحق بچ رہا دامن اگر جلاّد کا

خونِ حسرت ہاں دکھا رنگیں مزاجی کی بہار
دامنِ گل چیں بنے دامن مرے جلاّد کا

یاد کرنا تو بھلایا بھول جانا یاد ہے
بھول جانے والے قائل ہوں میں تیری یاد کا

کس کے جلوؤں نے اِرادوں کو مسخر کر لیا
اب نہ کوئی جور کا شاکی نہ سائل داد کا

کوئے قاتل میں الٰہی کس نے رکھا ہے قدم
شور ہے کس کی زباں پر ہر چہ بادا باد کا

آ، یہ آنکھیں تلوؤں سے مَل آ، یہ دل پامال کر
دن دکھا دے چشم ما روشن دلِ ماشاد کا

او تغافل کیش چیخ اٹھے میرے نالوں سے کوہ
دل تیرا پتھر کا، پتھر کا نہیں فولاد کا

ضبط عشق حُسن گندم گوں بہت دشوار ہے
چاہیے ہے پیٹ اس کے واسطے فولاد کا

اُف صفائے جسم جب وہ کھینچنے بیٹھا شبیہ
خامۂ بہزاد سے نقشہ کھنچا بہزاد کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہائے مجبوریِ اُلفت ہائے جوشِ بے کسی
غیر سے کہتا ہوں میں یہ وقت ہے اِمداد کا

آنکھ شیریں سے لگی اب نیند کہتے ہیں کسے
خوابِ شیریں سے رہا کیا واسطہ فرہاد کا

گر نہ ہو مُہر دہن تیری نزاکت کا خیال
ہے تیرا خاموش رہنا ایک ہی فریاد کا

جس طرح منہ تکتے ہیں ہم آج ظالم تو سہی
منہ تکے کل حشر میں تو شاکیِ بے داد کا

آ گیا ہے جب مجھے ذوقِ شہادت کا خیال
منہ میں بھر آیا ہے پانی خنجرِ جلاّد کا

کیوں نہ ہو میرے سخن میں لذتِ سوز و گداز
اے حسنؔ شاگرد ہوں میں داغ سے اُستاد کا

وہ ہنس ہنس کے مجھ کو رُلانا کسی کا ❁ وہ پھر گدگدا کر ہنسانا کسی کا
بہت یاد آتا ہے جانا کسی کا ❁ بگڑنا کسی کا منانا کسی کا
کلیجہ ہے بس میں نہ قابو میں دل ہے ❁ قیامت ہوا یاد آنا کسی کا
کہیں دل بھی بچتا ہے تیرِ نظر سے ❁ یہ تاکا ہوا ہے نشانہ کسی کا
بُرے حال والوں سے اُن کو غرض کیا ❁ سنیں کس لیے وہ فسانہ کسی کا
ذرا آہ پُر درد سے بچتے رہنا ❁ نہیں دل لگی دل دُکھانا کسی کا
میرا بیٹھنا دَر پہ کس آرزو سے ❁ وہ ٹھوکر لگا کر اُٹھانا کسی کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گیا ہے ❁ وہ دستِ حنائی دکھانا کسی کا
ستم کرنے والوں کو سمجھا دے کوئی ❁ کہ اچھا نہیں دل دُکھانا کسی کا
کرے گا بہت چاک جیب وگریباں ❁ یہ پردے سے جلوہ دکھانا کسی کا
تمہیں حضرت دل کہیں رو نہ بیٹھوں ❁ ہنسی تو نہیں مسکرانا کسی کا
حسنؔ آ گئے اُن کی باتوں میں آخر ❁ کہا ایک تم نے نہ مانا کسی کا

یہ دل ہے کہ دشمن ہے مری جانِ حزیں کا
مجھ کو اسی کم بخت نے رکھا نہ کہیں کا

اے مست مئے ناز ذرا دیکھ کے چلنا
پس جائے کہیں دل نہ کسی خاک نشیں کا

پھر جھوٹوں کے وعدے پہ ہے خوش اے دلِ ناداں
کم بخت ٹھکانا ہی نہیں تیرے یقیں کا

آغازِ محبت میں اُٹھائی وہ مصیبت
کچھ ڈر نہ رہا مجھ کو دم باز پسیں کا

پسپا ہوئے جاتی ہے سرِ شوق کی ہمت
عالی ہے یہ رُتبہ تیرے کوچے کی زمیں کا

اُس شوخ کے اِنکار سے دل ٹکڑے ہوا کیوں
یا رب کوئی خنجر تو نہ تھا لفظ 'نہیں' کا

اک نالے ہی میں آپ جگر تھامے چلے آئے
اک وار بھی اُٹھا نہ مری جانِ حزیں کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عالم میں اُٹھا چاہتی ہے تازہ قیامت
جوبن ہے ترقی پہ بتِ ماہِ جبیں کا

عشاق ہیں رُسوا سرِ بازارِ محبت
ادنیٰ سا یہ اک ناز ہے اُس پردہ نشیں کا

جس میں ہے تمہارے رُخ رنگیں کا تصور
اُس دل کو لقب دیجیے فردوسِ بریں کا

اِس ضعف میں اُس کوچے کو جاتا ہوں کہ ہرگام
جو دیکھے وہ سمجھے کہ اِرادہ تھا یہیں کا

پھر صبر سکھائیں مجھے ناصح تو میں جانوں
جلوہ نظر آ جائے میرے ماہ جبیں کا

گر حضرتِ دل یار سے اِقرار ہو لینا
یوں کہیے کہ مشتاق ہوں میں تیری 'نہیں' کا

دیکھو تو حسنؔ لوگ تمہیں کہتے ہیں کیا کیا
کیوں عشق کیا آپ نے اُس دشمنِ دیں کا

❁

اغیار کو دکھاؤ نہ اَنداز چال کا ❁ پس جائے دل کہیں نہ کسی پائمال کا
شکلِ کلیم ہم کو بھی بے ہوش کیجیے ❁ آئینہ بھیج دیجیے اپنے جمال کا
اُس گل کی بُو سمائی ہے میرے دماغ میں ❁ پھولوں کی ہے چنگیر مرقع خیال کا
خوابِ عدم سے چونک پڑے خفتگانِ خاک ❁ کیا شورِ صُور میں ہے اَثر تیری چال کا
کُنہِ شکست آئینۂ دل عیاں کریں ❁ کہیے تو پوست کھینچ لیں شیشہ کے بال کا
سب صورتوں میں جلوہ گری ایک ہی کی ہے ❁ نقشہ جما ہوا ہے کسی کے جمال کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساقی خمارِ ہجر کی شدت سے غش ہوں میں ❁ چھینٹا دے منہ پر اب تو شرابِ وصال کا
سنگِ غمِ فراق سے دل پر لگا نہ چوٹ ❁ آئینہ ٹوٹ جائے گا تیرے جمال کا
جلوہ کسی حسین کا ہے دل کی آرزو ❁ تصویر ڈھونڈتا ہے مرقع خیال کا
بیٹھے ہیں ہم بھی خرمنِ ہوش و خرد لیے ❁ یا رب اِدھر بھی وار ہو برقِ جمال کا
پامالِ رشک کیجیے حسینانِ دہر کو ❁ پا پوش میں لگایئے کنٹھا ہلال کا
پہنچوں میں روضۂ شہ والا پر اے حسنؔ ❁ اُمید وار ہوں کرمِ ذوالجلال کا

قابو میں شرم ہی کے رہے گا شباب کیا
جلدی ہے تجھ کو اے دلِ پُر اضطراب کیا

اے دل سوال کے لیے یہ اضطراب کیا
کچھ یہ بھی ہے خبر کہ ملے گا جواب کیا

جلوے کی روک تھام کرے گا حجاب کیا
دریا کے آگے آبِ رواں کی نقاب کیا

بے پردہ کوئی دیکھ سکے تم کو تاب کیا
ایسی تجلّیوں پر اَدائے حجاب کیا

تمہید امتحانِ قلق ہے وہ کہتے ہیں
فرقت کی رات آپ نے دیکھا ہے خواب کیا

سرکا اُدھر نقاب اِدھر ہوش اُڑ گئے
بے پردہ ہو کر آپ ہوئے بے حجاب کیا

محوِ رِضائے یار ہوں مجھ کو خبر نہیں
اندازِ لطف کیا ہے اَدائے عتاب کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنی خطائیں اُن کی عطائیں ہیں بے حساب
اِن بے حسابیوں میں ہمارا حساب کیا

بے جا ہے ذکر وصل بجا ہے تمہیں کہو
پھر چاہتا ہے حُسن شبِ ماہ تاب کیا

ناصح نہ روک مے سے کہ تو جانتا نہیں
فصلِ بہار کیا ہے شبِ ماہ تاب کیا

کیا جانے ابر روتے ہیں کیونکر الم نصیب
کیا جانے برق، ہے تپش و اضطراب کیا

سن کر وہ سارا حال یہ کہتے ہیں کیا کہا
اِس 'کیا کہا' کا کہیے کوئی دے جواب کیا

ساقی کی چشمِ مست نے سب کو چھکا دیا
اس دور میں ضرورتِ جام شراب کیا

کہتا ہے برق سے یہ مرا بے قرار دل
تڑپے ٹھہر ٹھہر کے تو پھر اضطراب کیا

آنکھوں کو روئیں دیکھنے والے جھلک کے ساتھ
جلوہ حجابِ جلوہ ہے پھر یہ حجاب کیا

کیا کیا خجل کیا ہے سوالِ وصال نے
ہے 'کیا' ہی 'کیا' وہاں کہو 'کیا' کا جواب کیا

اُن کی گلی کے ذرّے سے یہ پوچھتا ہے مہر
محشر کے دن بنو گے تمہیں آفتاب کیا

خلوت پسندیاں ہیں تو کیوں خود نما ہوئے
ہیں خود نمائیاں تو ادائے حجاب کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ خود کرم کریں تو ہیں بندہ نوازیاں
ورنہ میں کیا مرا دلِ خانہ خراب کیا

تو خود نما ہے حسن تیرا عالم آشنا
اِن بے حجابیوں پر ادائے حجاب کیا

برقِ جمال ہوش رُبا ہے تو کیا قلق
بے ہوش ہو کے گر نہ پڑے گی نقاب کیا

ذرّاتِ کوئے یار میں کیا ہو فروغِ مہر
دس بیس آفتاب میں ایک آفتاب کیا

جنت تو اس حضور محل کا جواب دے
گلشن ہو ہم سرِ دلِ خانہ خراب کیا

صحرا میں بے کسی کے مزے لے رہا ہے تو
اب اور چاہیے دلِ خانہ خراب کیا

کس واسطے نگاہ ٹھہرتی نہیں حسنؔ
رُخسارِ یار میں ہے رواں آفتاب کیا

میں کیا پوچھوں کہ ہے میری خطا کیا ❁ عتاب بے سبب کا پوچھنا کیا
نہیں احوالِ دل تعریف دشمن ❁ سنیں وہ کان دھر کر ماجرا کیا
چڑھاؤ آستیں خنجر نکالو ❁ یہ چپکے چپکے مجھ کو کوسنا کیا
یہ پہلے سینے سے لب تک تو آ لے ❁ ہوا باندھے گی آہِ نا رَسا کیا
رہے گی بے اَثر ہی حسرتِ دید ❁ نہ ہو گا حشر میں بھی سامنا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھرے ہیں دشمنوں نے کان اُن کے ❁ سنیں ٹوٹے ہوئے دل کی صدا کیا
فدا کرتے ہیں وہ اَغیار پر روز ❁ میری تصویر کا خاکہ اُڑا کیا
ہماری سخت جانی کو بھی دیکھو ❁ لگاؤ ہاتھ کوئی سوچنا کیا
اُنھیں جب جان سمجھیں اہلِ اُلفت ❁ پھر اُن کی بے وفائی کا گلہ کیا
ہوئے ہم اِبتدائے عشق ہی کے ❁ خدا ہی جانے ہو گی اِنتہا کیا
حسنؔ اب کیوں ہے جامِ مے سے انکار ❁ کہو تو زہر اِس میں گُھل گیا کیا

کرے ایسے سے کوئی التجا کیا
کہے جو سُن کے مطلب مدعا کیا

کوئی افسوں پڑھا یا گالیاں دیں
مجھے یہ چپکے چپکے کہہ لیا کیا

میرے گھر پوچھتا آیا انہیں غیر
مجھے حیرت کہ ہے یہ ماجرا کیا

ہمارے ہاتھ سے بھی کوئی ساغر
جو کھل کھیلے تو پھر شرم و حیا کیا

درِ دُشمن پہ لے جاتا ہے ہر روز
ستم کرتا ہے تیرا نقشِ پا کیا

اگر وہ میرے جانے سے نہ آئے
تو پھر اے شوقِ دل تیری سزا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں حاضر ہوں جو کرتے ہو مجھے قتل
مگر کس بات پر مَیں نے کیا کیا

میرے سینے کو دیکھو دل کو دیکھو
نہیں ناوک نگاہِ عشوہ زا کیا

گماں ہے آپ کا وہ کون میں کون
حسنؔ مجھ سے کسی سے واسطہ کیا

عیادت کیوں کریں وہ مدعا کیا ❁ کہ دردِ بے کسی کا پوچھنا کیا
ہجوم صدمۂ فرقت تو دیکھو ❁ کرے اب صبر طاقت آزما کیا
نہ سُوجھا دل لگاتے وقت کچھ بھی ❁ پر اب کہتا ہوں یہ میں نے کیا کیا
یہ مانا دُکھ ہمارا لا دوا ہے ❁ جو وہ پوچھیں تو اے دل پوچھنا کیا
چسک رہ رہ کر اُٹھتی ہے یہ کیسی ❁ الٰہی میرے دل کو ہو گیا کیا
میری بالیں سے یہ کہتے اٹھے وہ ❁ مریضانِ محبت کی دوا کیا
کوئی دُکھ دینے والوں سے یہ پوچھے ❁ کہ تم کو اس میں آتا ہے مزا کیا
یہی حسرت سے تم کو دیکھے جانا ❁ سوا اِس کے ہمارا مدعا کیا
رہے مرنے ہی والے چین سے کچھ ❁ جو دُکھ بھرتے ہیں اُن کا پوچھنا کیا
ترس آتا نہیں مطلق کسی کو ❁ گزرتی ہے کسی پر ہائے کیا کیا
ستاؤ دل دُکھاؤ مار ڈالو ❁ نہ آئے گا کبھی روزِ جزا کیا
کٹے گی بے کسی کی رات کیوں کر ❁ جو دل ہی لے چلے تم پھر رہا کیا
حسنؔ کیوں کر دیا ٹکڑے گریباں ❁ یہ بیٹھے بیٹھے جی میں آ گیا کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عدو نے حالِ محبت جو آ شکار کیا ❁ تمہیں خدا کی قسم تم نے اعتبار کیا
تمہارے وعدے کا اتنا تو اعتبار کیا ❁ کہ بعد مرگ بھی مرقد میں انتظار کیا
مصیبت ایسی اٹھائی کہ صبح یاد نہیں ❁ یہ کس کی یاد نے شب مجھ کو بے قرار کیا
تمہیں تو شرم سے منہ کھولنا بھی مشکل ہے ❁ عدو کو رات مگر میں نے ہمکنار کیا
ستمگروں کے ستم کی ترقیاں دیکھو ❁ کہ مجھ کو خاک کیا خاک کو غبار کیا
خبر سنی جو میری نزع کی تو آتے ہیں ❁ دم اخیر بھی مجھ کو اُمیدوار کیا
کیا کمال بڑا تیر آپ نے مارا ❁ کسی غریب کے دل کو اگر شکار کیا
مرے ہی نقشِ قدم ہیں یہ کوئے دشمن میں ❁ قسم نہ کھایئے بس میں نے اعتبار کیا
عدو بھی چین سے ہے وہ بھی چین سے اے آہ ❁ مجھی کو تو نے بھی ہر پھر کے بے قرار کیا
میں چاہتا نہیں بدنامِ عشق ہو کے جیوں ق کہ اُس نے رازِ محبت کا آ شکار کیا
میں کیوں سناؤں جو گزری گزر گئی دل پر ❁ میں کیوں بتاؤں کیا جس نے بے قرار کیا
خطا معاف کرو مجھ کو پیار کر لو تم ❁ خطا ہوئی جو مرے دل نے تم کو پیار کیا
مزا جبھی ہے مرے بدگماں محبت کا ❁ کہ میں نے بات کہی تو نے اعتبار کیا
بہت دنوں سے یہ ہیں مہربانیاں مجھ پر ❁ اُمیدوار کیا اور بے قرار کیا
عدو ہو دل ہو کوئی ہو تمہاری جان سے دُور ❁ وہ بے قرار رہے جس نے بے قرار کیا
سکونِ دل کا سبب ہو گئی تھی مایوسی ❁ یہ کیا کیا کہ مجھے پھر اُمیدوار کیا
فراقِ ساقیِ مے کش میں اے حسنؔ ہم نے ❁ شراب کا ہے کو پی زہر زہر مار کیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس شان سے وہ بزم میں شب جلوہ گر ہوا
پروانۂ جمال چراغِ قمر ہوا

تم چھپ گئے تو رازِ محبت نہ چھپ سکا
پردہ تمہارا عاشقوں کا پردہ دَر ہوا

دل اپنی راہ ہوش و خرد اپنی راہ تھے
وہ جلوۂ جمال جو پیشِ نظر ہوا

وہ نالہ سن کے ہنسنے لگے بزمِ غیر میں
مجھ کو یہ انتظار کہ کتنا اَثر ہوا

کیا خاک اُن کی بزم میں جانے کا لطف ہو
جب وہ کہیں کہ آپ کا آنا کدھر ہوا

توڑے گا شوقِ دید پر اے دل قیامتیں
وہ آفتابِ حشر اگر جلوہ گر ہوا

مرغانِ قدس صدقے ہوئے صورتِ تدَرُو
ہنگامہ گرم کن جو وہ رشکِ قمر ہوا

ایسا گما کہ پھر نہ پتا آج تک چلا
عاشق کا دل بھی ہائے کسی کی کمر ہوا

تیرِ نگاہ تھا سببِ اِزدیادِ عشق
تیری طرف سے اور مرے دل میں گھر ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افسوس صدمے سہ کے دلِ سخت جاں میرا
پتھر ہوا مگر نہ ترا سنگِ دَر ہوا

وہ محو نغمہ صبح شب وصل اور یہاں
فریاد صورِ نالۂ مرغِ سحر ہوا

وہ ڈر کر اور غیر سے مل بیٹھے بزم میں
اچھا ہمارے نالۂ دل کا اَثر ہوا

آزارِ عاشقی متعدی ہے اے حسنؔ
روتا ہوں اُس کو میں جو مرا چارہ گر ہوا

مے سے کیا رنگ کا نکھار ہوا ❁ پھول پیکر وہ گل عذار ہوا
خاک میں مل گئی خوشی اپنی ❁ کہ وہ دشمن کا سوگوار ہوا
میرے دل پر بھی اب کوئی جلوہ ❁ طور کا تو بہت وقار ہوا
تمہیں ٹھوکر لگانے سے مطلب ❁ مَیں ہوا یا مرا مزار ہوا
آہ عاشق ذرا سنبھل کے سنو ❁ یہ بھی کیا نالۂ ہزار ہوا
اُن کے جلوے کی گرمیاں دیکھو ❁ دلِ ہر سنگ میں شرار ہوا
آنکھ وہ ہے جو اشک بار رہی ❁ دل وہی ہے جو بے قرار ہوا
نہیں ملتا ہمیں نہیں ملتا ❁ دل بھی یا رب مزاجِ یار ہوا
غیر تھا منہ لگانے کے قابل ❁ جاؤ بھی تم کو کس سے پیار ہوا
دستِ وحشت نے پھر نکالے پاؤں ❁ سر پر اب پھر جُنوں سوار ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں جی سچ تو ہے تم کو کیا معلوم ❁ دل مرا آپ بے قرار ہوا
فتنہ جو تیری چال سے اٹھا ❁ وہی آشوبِ روزگار ہوا
ہائے رے اُس کے دل کی ناکامی ❁ جو تمہارا اُمید وار ہوا
داغِ الفت جگر میں دیکھ لیے ❁ بد گماں اب تو اِعتبار ہوا
لوگ دل تھامے پھر رہے ہیں کیوں ❁ کیا وہ پردے سے آشکار ہوا
سچ تو ہے تم کو غیر سے کیا کام ❁ یہ میں بیٹھا ہوں شرم سار ہوا
ترس آتا ہے اُس کی حالت پر ❁ تم کو جس دل پر اختیار ہوا
ہیں یہی ضبط عشق کے دشمن ❁ تو ہوا موسم بہار ہوا
ہو گیا صرفِ گریہ عنصر آب ❁ دیکھ اتنا میں اشک بار ہوا
کُھل گیا عشق غیر اسی سے کہ وہ ❁ تیرے آگے نہ بے قرار ہوا
شاید اب دوست دیکھنے آئے ❁ غیر حالِ وفا شعار ہوا
کیا قیامت تھیں پیار کی نظریں ❁ میٹھی چُھریوں سے دل فگار ہوا
تھا جو اک مست مے کا دیوانہ ❁ خشت خم سے میں سنگ سار ہوا
دیکھ بلبل سنبھل کر اس گل کو ❁ یہ بھی کیا جلوۂ بہار ہوا
مشک کی کس سے چھپ سکی خوشبو ❁ عشق کا کون پردہ دار ہوا
محوِ عشرت ہوں یہ کہ یاد نہیں ❁ رات کس سے میں ہمکنار ہوا
اس کو سمجھیں ہیں راز حضرتِ دل ❁ جو زمانے پر آشکار ہوا
رفتہ رفتہ وہ جلوۂ بے باک ❁ آفتِ جانِ روزگار ہوا
آؤ تیار ہے جنازہ مرا ❁ یہ بھی کیا آپ کا سنگار ہوا
اے حسنؔ مے کشی کو بیٹھ گئے ❁ کچھ ہمارا بھی اِنتظار ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مر گیا بیمارِ فرقت مختصر قصہ ہوا
روز کا جھگڑا مٹا بہتر ہوا اچھا ہوا

مرگِ عاشق پر یہ رہ رہ کر تأسف کس لیے
خاک ڈالو ذکر بھی چھوڑو جو ہونا تھا ہوا

آپ ہی قصداً بلانا مجھ کو جاتا دیکھ کر
آپ ہی پھر چھیڑ سے کہنا مجھے دھوکا ہوا

آپ کی تو میری بدنامی سے بدنامی نہیں
آپ تو رُسوا نہ ہوں گے میں اگر رُسوا ہوا

الفتِ گیسوے جاناں عمر ہو تیری دراز
دل بلاؤں میں پھنسا کر مفت میں سودا ہوا

آنکھوں آنکھوں میں مرے دل کو چُرانا آپ ہی
آپ ہی پھر میری حیرت پر یہ کہنا کیا ہوا

آپ سچے ہیں گیا تھا میں ہی بزمِ غیر میں
سر جھکائے مَیں ہی تو بیٹھا ہوں شرمایا ہوا

میں یہ کہتا ہی رہا دیکھو دلِ بے کس نہ لو
وہ یہ سنتا ہی رہا دل چھین کر چلتا ہوا

کلمۂ بے جا نہ کہنا تم حسؔن کی شان میں
زاہدو تم اُس کو کیا جانو وہ ہے پہنچا ہوا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پوچھتے ہیں لوگ کیوں مضطر تیرا دل ہو گیا
کچھ تمہیں معلوم ہے کس پر یہ مائل ہو گیا

خوش نہ ہوں ٹکڑے اگر آئینۂ دل ہو گیا
اُن کی یکتائی کا دعوی بھی تو باطل ہو گیا

آنکھ سے دیکھا ہو تو ناصح کسی کا نام لوں
کیا خبر کس کے لیے مضطر مرا دل ہو گیا

کیا تیری تیغ اَدا ہے موجۂ آبِ حیات
پڑ گیا زندوں میں وہ تو جس کا قاتل ہو گیا

حُسنِ لیلیٰ کو غرض پردہ نشینی سے نہ تھی
قیس ہی کا بختِ بد در پردہ محمل ہو گیا

دل دُکھانا کیا کہ اب ہے قتل بھی واجب مرا
یہ گنہ کیا کم ہے اُن پر قلب مائل ہو گیا

نرم ہو کر اپنے پہلو میں جگہ دینے لگا
پاؤں جس پتھر پر اُس نے رکھ دیا دل ہو گیا

سخت جانی نے نہ پوری ہونے دی اُمید قتل
گِر گئی تلوار، شل بازوے قاتل ہو گیا

غیر دشمن اپنے بیگانے زمانہ بر خلاف
دل لگانے کا جو حاصل ہے وہ حاصل ہو گیا

خود لگانا تاک کر دل پر مرے تیر نظر
خود ہی کہنا بیٹھے بیٹھے کیوں یہ بسمل ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حُسن عالم سوز کا پردے میں رہنا تھا محال
دیکھ لو جلوہ تمہارا شمع محفل ہو گیا

آئنے دیکھ اپنا منہ، حد سے قدم آگے نہ ڈال
تو بھی اُن کے سامنے آنے کے قابل ہو گیا

سخت جانوں سے اجل پھرتی ہے کترائی ہوئی
ہم نے یہ صدمے سہے مرنا بھی مشکل ہو گیا

ناز اپنے دیکھیے انداز اپنے دیکھیے
کیا کہوں قابو سے باہر کیوں مرا دل ہو گیا

ایک جلوے نے ترے بدلی ہیں کیا کیا صورتیں
دل کا آئینہ ہوا آئینہ کا دل ہو گیا

کیا خبر اُس کو کہ وہ ناوک فگن ہے مستِ حُسن
چھد رہا کس کا کلیجہ کون بسمل ہو گیا

پھر میں کہہ دوں گا جلا کیوں صورتِ پروانہ دل
یہ بتا دے پہلے تو کیوں شمع محفل ہو گیا

اس قدر قولِ منجم سے پریشاں کیوں ہوئے
مدتیں گزریں حسنؔ یہ علم باطل ہو گیا

فتنہ گر کیا میرا نالہ نا رَسا ہو جائے گا
کچھ نہ ہوگا جب بھی اِک محشر بپا ہو جائے گا

پردۂ دَر تو اُٹھاتے ہو جنابِ دل مگر
یہ بھی ہے معلوم کس کا سامنا ہو جائے گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فتنے پیدا ہوتے ہیں طرزِ خرامِ ناز سے
جب چلو گے دو قدم محشر بپا ہو جائے گا

خوش ہوئے تھے ہم کہ خنجر تو گلے سے مل گیا
کیا خبر تھی یہ بھی دم دے کر جدا ہو جائے گا

جس کو دل دیتا ہوں جس پر جان کرتا ہوں فدا
یہ نہ سمجھا تھا وہی دشمن مرا ہو جائے گا

بے محابا تم چلے آؤ کہ اہلِ بزم پر
بے خودی چھائے گی خود ہی تخلیہ ہو جائے گا

آج بیمارِ الم کے طور کچھ بے طور ہیں
تم نظر بھر دیکھ آؤ گے تو کیا ہو جائے گا

قتل کرنے کو وہ کیا پردے میں چھپ کر آئیں گے
یوں بھی تو پورا ہمارا مدعا ہو جائے گا

دل نہ دینے کی شکایت ہے عدو کے سامنے
یہ تو کہیے آپ کا وعدہ وفا ہو جائے گا

رحم آ ہی جائے گا اُن کو دلِ بیمار پر
درد بڑھتے بڑھتے آخر کو دوا ہو جائے گا

بے ڈبوئے پھر نہ چھوڑے گا ستم گر اے حسنؔ
کشتیِ دل کا اگر وہ ناخدا ہو جائے گا

چلا آیا کلیجا تھامے تجھ سا فتنہ گر دیکھا
دعا میں ہم سے مظلوموں کی ظالم کچھ اثر دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خفا کیوں ہو گئے کس واسطے آنکھیں چُراتے ہو
خطا کیا ہو گئی تم کو اگر آدھی نظر دیکھا

ستم یہ دشمنوں پر ہوں اُٹھائیں وہ تو ہم جانیں
ذرا اُن کا بھی دل دیکھو ہمارا تو جگر دیکھا

عجب سکتے کی صورت ہے غضب حیرت کا عالم ہے
خبر کیا آئنہ نے آج کیا وقت سحر دیکھا

لیے تو جاؤں اُس کی بزم میں اے دل مگر ڈر ہے
میں رو بیٹھوں گا تجھ کو اُس نے جب ہنس کر اِدھر دیکھا

گرے پڑتے ہیں آنسو دل ہوا جاتا ہے بے قابو
خدا سمجھے پھر اُن کم بخت آنکھوں نے اِدھر دیکھا

یوہیں کیف تجلی ہم اُٹھا کر دل کو سمجھا لیں
ہم اس کو دیکھ لیں جس نے تجھے آدھی نظر دیکھا

دلِ مشتاق کس کی یاد ہے کس کا تصور ہے
جو تو نے اِس قدر حسرت سے رُخسارِ قمر دیکھا

بیانِ مرگِ عاشق سن کے وہ دشمن سے کہتے ہیں
بلانے کو مرے اُس نے اُڑائی کیا خبر دیکھا

سنا تھا مرگِ عاشق کھینچ لاتی ہے جنازہ پر
نہ آیا نعش پر بھی وہ ستم گر ہم نے مر دیکھا

کسی رہرو پر آ جانا طبیعت کا قیامت ہے
نہ اُس کے نام ہی سے واقفیت ہے نہ گھر دیکھا

وہ جلوے اُس نے دیکھے ہیں نہ دیکھے جو ملائک نے
کہاں پہنچا کسے دیکھا حسنؔ اوجِ بشر دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قاصد سے کہہ رہے تھے سُنا ماجرا سُنا ❁ ہم سے تو کہیے حضرتِ دل تم نے کیا سنا
کس نے سنایا اور سنایا تو کیا سنا ❁ سنتا ہوں آج تم نے مرا ماجرا سنا
تم کیا سنو گے اور کہے تم سے کوئی کیا ❁ اس دل سے پوچھو جس نے مرا ماجرا سنا
مرنے کا میرے رنج نہیں ان کو ضد یہ ہے ❁ روئے مجھے نہ بخشے جو میرا کہا سنا
ایسے سے دل کا حال کہیں بھی تو کیا کہیں ❁ جو بے کہے کہے کہ چلو بس سنا سنا
وصل عدو کا حال سنانے سے فائدہ ❁ للہ رحم کیجیے بس بس سنا سنا
قاصد ترے سکوت سے دل بے قرار ہے ❁ کیا اُس جفا شعار نے تجھ سے کہا سنا
آخر یہ آج کیا ہے کہ صبح شبِ وصال ق تم ہم سے بخشواتے ہو اپنا کہا سنا
تم نے ہمیں عتاب میں جو کچھ کہا کہا ❁ ہم نے ہجومِ شوق میں جو کچھ سنا سنا
کانوں میں باتیں غیر سے پھر مجھ سے یوں سوال ❁ کیوں جی تمہیں ہماری قسم تم نے کیا سنا
آخر حسنؔ وہ روٹھ گئے اُٹھ کے چل دیے ❁ کم بخت اور حالِ دلِ مبتلا سنا

دمِ مُردن ترے قدموں پر اگر سر ہوتا
حشر میں تاجِ کرامت مرے سر پر ہوتا
پھر تو کچھ حالِ مصیبت تجھے باوَر ہوتا
تیرے پہلو میں جو میرا دلِ مضطر ہوتا
کیا ہوا صدمے اٹھا کر جو ہوا دل پتھر
خوب ہوتا جو یہ پہلے ہی سے پتھر ہوتا
کیا کہوں طولِ شبِ ہجر ستم گر تجھ سے
کچھ نہ ہوتا تو تری زُلف سے بڑھ کر ہوتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُلفت زلف نے بچپن ہی سے پھانسا مجھ کو
ہوش ہوتے تو میں دیوانہ سمجھ کر ہوتا

غیر پر پھول وہ یوں پھینکے ہمارے آگے
ہائے یہ پھول نہ ہوتا کوئی پتھر ہوتا

قسمت بخت میں گردش تو لکھی تھی لیکن
خوب ہوتا جو تری بزم کا ساغر ہوتا

ہوتے بےخودتو وہ بہت خوب ہی کُھل کر ملتا
وصل ہو کر جو نہ ہوتا وہ نہ ہو کر ہوتا

تیشہ کے بھیس میں آتے نہ اگر حضرتِ عشق
کوہ کا کاٹنا فرہاد کو پتھر ہوتا

میرے دشمن بنے اَغیار کے وہ یار بنے
پھر کہو اُن سے مرا فیصلہ کیوں کر ہوتا

آپ کیا کہتے ہیں دشمن کے برابر ہے حسنؔ
خوب ہوتا جو میں دشمن کے برابر ہوتا

مریض ہجر اُمید سحر نہیں رکھتا
غضب ہے پھر بھی وہ غافل خبر نہیں رکھتا

یہ پھنک رہا ہوں تپِ عشق وسوزِ فرقت میں
کہ مجھ پہ ہاتھ کوئی چارہ گر نہیں رکھتا

گلہ ہے اُس سے تغافل کا حضرتِ دل کو
جو مستِ ناز ہے اپنی خبر نہیں رکھتا

تجھے رقیب کی کرنی پڑے گی چارہ گری
سمجھ تو کیا مرا نالہ اَثر نہیں رکھتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تلاشِ مست تغافل میں میرا گم ہونا
وہ مبتدا ہے جو کوئی خبر نہیں رکھتا

ہم اُن سے پوچھیں سبب رنج بے سبب کا کیوں
رقیب ہم سے عداوت مگر نہیں رکھتا

غضب ہے آہ مری حالت تباہ مری
وہ اس لیے مجھے پیشِ نظر نہیں رکھتا

مگر قریب ہے اب کوئے قاتلِ عالم
کہ مجھ سے آگے قدم راہبر نہیں رکھتا

سوائے ڈیوڑھے ہیں بازارِ عشق میں اُس کے
جو فکرِ نفع و خیالِ ضرر نہیں رکھتا

کہو تو بزمِ عدو کا کہوں مفصل حال
تمہیں خبر ہے کہ میں کچھ خبر نہیں رکھتا

نگاہِ ناز سے اب کس لیے مجھے دیکھیں
حسنؔ میں دل نہیں رکھتا جگر نہیں رکھتا

❁ جب مرا مہر جلوہ گر ہو گا ❁ دوپہر ہو گا جو پہر ہو گا
❁ تا زباں جو نہ آ سکا دل سے ❁ اُسی نالے میں تو اَثر ہو گا
❁ مر گیا کون کچھ خبر بھی ہے ❁ کوئی تم سا بھی بے خبر ہو گا
❁ آئیں گے جب تمہارے فریادی ❁ حشر سا حشر حشر پر ہو گا
❁ مہرباں آپ کا کرم کس دن ❁ مہرباں میرے حال پر ہو گا
❁ کس سے کی جائے داد کی اُمید ❁ سب اُدھر ہوں گے وہ جدھر ہو گا
❁ دردِ اُلفت میں زندگی کیسی ❁ موت کا کون چارہ گر ہو گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھر دیے دشمنوں نے کان اُن کے ❁ نالہ اب خاک کار گر ہو گا
مجھ سے پیاسے کو ساقی ایک ہی جام ❁ دو سبُو میں تو حلق تر ہو گا
تم نہیں کرتے قتل تو نہ کرو ❁ زہر میں بھی تو کچھ اَثر ہو گا
جاتے ہیں اُن سے فیصلہ کرنے ❁ دلِ بدخواہ تو کدھر ہو گا
او رقیبوں کی رونق محفل ❁ اِس طرف بھی کبھی گزر ہو گا
وہ جسے مَل رہے ہیں تلووں سے ❁ کسی مظلوم کا جگر ہو گا
حضرتِ دل مزاج کیسا ہے ❁ پھر بھی اُس کوچہ میں گزر ہو گا
کس کو مطلب ہے بے کسوں سے حسنؔ ❁ کون میرا پیام بَر ہو گا

کسی شب بغل میں وہ دل بر نہ ہو گا
کوئی دن خوشی کا میسر نہ ہو گا

تیرے در پہ جب تک مرا سر نہ ہو گا
مجھے تاجِ عزت میسر نہ ہو گا

اگر بات کھونی ہو تو غم سناؤں
مجھے ہے یقیں اُن کو باور نہ ہو گا

بنیں اپنے منہ آپ وعدہ کے سچے
ہوا ہے یہ اے بندہ پرور نہ ہو گا

ستایا ہے عالم کو محشر میں ظالم
ترا نام کس کس کے لب پر نہ ہو گا

وہ اِقرار اپنا نہ پورا کریں گے
مرا وعدہ جب تک برابر نہ ہو گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ترے نازِ بے جا پھر اٹھیں گے کس سے
مرے حق میں مرنا بھی بہتر نہ ہو گا

یہ اُمید بھی ٹوٹ جائے گی اے دل
اگر تیرے نالوں سے محشر نہ ہو گا

مزے سے وہ لیں چٹکیاں دل کے اندر
مرا دل کبھی اُن سے باہر نہ ہو گا

رگِ دل میں جس کی خلش ہو رہی ہے
کسی کی نظر ہو گی نشتر نہ گا

گڑیں گے ترے در پہ ہم مرنے والے
کسی تکیے میں اپنا بستر نہ ہو گا

مسیحا ہو بیمارِ غم ہی کے دم تک
نہ اچھا کرو گے تو بہتر نہ ہو گا

وہاں وعدۂ دید محشر پہ ٹھہرا
تو اب میرے نالوں سے محشر نہ ہو گا

غضب ہے یہ کہتے ہیں وہ دل دُکھا کر
اگر کچھ بھی اُف کی تو بہتر نہ ہو گا

خودی سے جدا ہو کہ وصلِ خدا ہو
نہ ہو کر جو ہو گا وہ ہو کر نہ ہو گا

نہیں کھیل کچھ سخت جانی حسنؔ کی
اگر سر نہ ہو گا تو خنجر نہ ہو گا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُہوّس نے تمہاری خاکِ پا کو کیمیا سمجھا
پڑیں پتھر سمجھ پر نا سمجھ سمجھا تو کیا سمجھا

وفا کو تم نے کیا سمجھا ہے جس پر یہ جفائیں ہیں
ہمارے دل کو دیکھو یہ جفا کو بھی وفا سمجھا

دیے جب ہاتھ اٹھا کر کوسنے مجھ کو ستم گر نے
دلِ ناداں کے سمجھانے کو میں اُس کو دعا سمجھا

مچل جائے گا دل تو ساری شوخی بھول جاؤ گے
بلائے بد ہے یہ کیا جانے تم نے اس کو کیا سمجھا

مئے الفت کی حرمت تو نے دیکھی ہے کہاں زاہد
تو اس تقریرِ مہمل کو مجھے بھی تو ذرا سمجھا

ذرا سن تو وہ کیا کہتے ہیں ہم ہرگز نہ آئیں گے
مرے کہنے کو اب بھی اے دلِ نا آشنا سمجھا

اِسی حسرت میں خونِ عاشقاں کا خون ہوتا ہے
کبھی اس کو نہ اس خوں ریز عالم نے حنا سمجھا

جو میرے دل نے اُس کو با وفا جانا تو کیا جانا
جو اُس نے مجھ کو مطلب آشنا سمجھا تو کیا سمجھا

کہاں کا مہر کیسا ماہ شمع و گل کی کیا ہستی
تمہیں ان کور باطن دیکھنے والوں نے کیا سمجھا

تصدق اس سمجھ کے آشنا نا آشنا ٹھہرا
فدا اس فہم پر نا آشنا کو آشنا سمجھا

خموشی باعث اِظہار اُلفت کیا نہیں ہوتی
حسنؔ اُس بزم میں کوئی نہ تیرا مدعا سمجھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن کا جلوہ نہیں دیکھا جاتا ❁ دیکھ دیکھا نہیں دیکھا جاتا
کیسے عیسیٰ ہو تمہارا بیمار ❁ کبھی اچھا نہیں دیکھا جاتا
قابل دید ہے تیرا جلوہ ❁ پر کریں کیا نہیں دیکھا جاتا
جور اٹھانے کی وہ تاکیدیں تھیں ❁ دُکھ ہمارا نہیں دیکھا جاتا
دیکھیے کیا کہ تمہارا عالم ❁ شکل موسیٰ نہیں دیکھا جاتا
اب تو آؤ کہ بُری حالت ہے ❁ اگر اچھا نہیں دیکھا جاتا
اسے کیا آنکھ اُٹھا کر دیکھیں ❁ جس کا سایہ نہیں دیکھا جاتا
قتل کرنے کی وہ جلدی تھی تمہیں ❁ اب تڑپنا نہیں دیکھا جاتا
چشم خوں بار خدا رحم کرے ❁ تیرا رونا نہیں دیکھا جاتا
اس کے دیدار کی حسرت ہے ہمیں ❁ جس کا پردہ نہیں دیکھا جاتا
غیر ہے حال مرا غیر اچھا ❁ کوئی اچھا نہیں دیکھا جاتا
آہ پہلو سے وہی جاتے ہیں ❁ جنہیں جاتا نہیں دیکھا جاتا
میرے نالوں کے ہیں شاکی احباب ❁ جور اُن کا نہیں دیکھا جاتا
اُلفت اُن کی نہیں چھوڑی جاتی ❁ حال دل کا نہیں دیکھا جاتا
تیری آنکھوں کی قسم بے تیرے ❁ جامِ صہبا نہیں دیکھا جاتا
التجا کیوں ہے ابھی سے مایوس ❁ جب وہ کہتا نہیں دیکھا جاتا
اس ستم پر بھی تری محفل سے ❁ کوئی آتا نہیں دیکھا جاتا
دیکھ آیا ہوں میں کس کے تلوے ❁ منہ کسی کا نہیں دیکھا جاتا
مرضِ عشق میں مہلت کیسی ❁ چارہ فرما نہیں دیکھا جاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

برق و خورشید نہیں جلوۂ دوست ❁ دیکھیے کیا نہیں دیکھا جاتا
دیکھنے ہی کے لیے ہیں آنکھیں ق ان سے کیا کیا نہیں دیکھا جاتا
پر تری برقِ تجلی کا جمال ❁ خوب دیکھا نہیں دیکھا جاتا
نامہ پورا وہ حسنؔ کیا دیکھیں ❁ نام پورا نہیں دیکھا جاتا

کیوں دلِ زارِ محبت کا نتیجہ دیکھا
دردِ فرقت کا کوئی پوچھنے والا دیکھا
بات پوچھی نہ کبھی حال ہمارا دیکھا
جایئے جایئے بس آپ کو دیکھا دیکھا
بس رُخِ یار سے اٹھتے ہوئے پردہ دیکھا
پھر خبر ہی نہ رہی کیا کہیں پھر کیا دیکھا
دلِ مُضطر نگہِ ناز کا جویا دیکھا
تیر کے واسطے نخچیر پھڑکتا دیکھا
چشمِ ظاہر سے رُخِ یار کا پردہ دیکھا
آنکھیں جب پھوٹ گئیں تب یہ تماشا دیکھا
شادیِ دید نے محجوب کیا ہے کیا کیا
وہ عیادت کو جب آئے مجھے اچھا دیکھا
دیکھنا یہ ہے کہ ہم نے تمہیں کیسا چاہا
پوچھنا یہ ہے کہ تم نے ہمیں کیسا دیکھا
ہل گیا عرشِ بریں ساتوں فلک چکرائے
بے قرارانِ جدائی کا تڑپنا دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر جلاؤ گے کبھی طالبِ دیدار کا خط
سینکڑوں آنکھوں سے اُس نے تمہیں دیکھا دیکھا

کیوں گرا خاک پہ کیوں ہوش گئے کیا گزری
دیکھنے والے سے پوچھے تو کوئی کیا دیکھا

کان وہ کان ہے جس نے تیری آواز سنی
آنکھ وہ آنکھ ہے جس نے تیرا جلوہ دیکھا

تم گئے دشت میں تو دشت کو گلشن پایا
تم چلے باغ سے تو باغ کو صحرا دیکھا

تم خبر بھی نہ ہوئے خانہ بدوشوں سے کبھی
ہم نے گھر پھونک دیا سب نے تماشا دیکھا

دل لگانے کی سزا ہم نے جو پائی پائی
پیار کرنے کا مزہ دل نے جو دیکھا دیکھا

فیضِ ہم مشربِ رندِ قدح کش یہ ہے
دل میں لہر آئی جہاں اَبر کا ٹکڑا دیکھا

بزمِ جلوت میں کبھی یار کو تنہا پایا
گنجِ خلوت میں کبھی انجمن آرا دیکھا

تیرے انداز میں سو ناز انوکھے پائے
تیرے ہر ناز میں انداز نرالا دیکھا

مُردے ٹھوکر سے جلاتے ہیں جلانے والے
جنبشِ پا میں کمالِ لبِ عیسیٰ دیکھا

باہیں ڈالے ہوئے گردن میں وہ آنکھوں سے ہیں دُور
ملنے والوں کا گلے مل کے نہ ملنا دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس جگہ پائی ترے کشتۂ دیدار کی خاک
اَبرِ رحمت کو وہاں جم کے برستا دیکھا

جیسے تم ہو کوئی عشاق کے دل سے پوچھے
پھوٹے دیدہ سے تمہیں آئینہ نے کیا دیکھا

تشنہ لب ٹوٹ پڑے سوختہ جاں دوڑ گئے
تیغِ قاتل کو جو مقتل میں برستا دیکھا

واہ اے جلوہ گہِ یار ترا کیا کہنا
دمِ غش آنکھوں کے نیچے بھی اُجالا دیکھا

آپ کہتے ہیں کہ جا دیکھ لیا دل تیرا
کہیے تو اپنے سوا دل میں مرے کیا دیکھا

عیش منزل میں نہیں شاہ نشینوں میں نہیں
ٹوٹے پھوٹے دلِ عاشق میں جو جلوہ دیکھا

غش پہ غش آتے ہیں دل میں وہ چمک ہوتی ہے
اس اُجالے میں قیامت کا اندھیرا دیکھا

تم جن آنکھوں میں ہو وہ آنکھیں ترستی پائیں
تم ہو جس دل میں اسی دل کو تڑپتا دیکھا

گوش کر کان لگائے تری آواز پہ ہے
دیدۂ کور کو مشتاقِ نظارہ دیکھا

حضرتِ دل غمِ فرقت ہی میں یہ بے تابی
ابھی دیکھو گے مزہ تم نے ابھی کیا دیکھا

گنگ و حیرت زدہ سب دیکھنے والے پائے
بن گئے آپ تماشا وہ تماشا دیکھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مہک اٹھی تمہیں جس راہ میں چلتا پایا
چمک اٹھی تمہیں جس بزم میں بیٹھا دیکھا

دیکھنے والے ترے لاکھ زبان بند رکھیں
آنکھیں کہہ اُٹھتی ہیں ہم نے وہ تماشا دیکھا

کنجِ خلوت میں کبھی ہیں وہ کبھی جلوت میں
کُلُّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَانٍ کا جلوہ دیکھا

سب چراغاں رُخِ پُرنور کے پروانے پائے
ہر گلستاں کو ترا بلبل شیدا دیکھا

تشنہ کامی سے تڑپتی ہوئی موجیں پائیں
لبِ کوثر کو تری دید کا پیاسا دیکھا

تشنہ مر جائے مگر حور سے بھی جام نہ لے
سخت مغرور تری دید کا پیاسا دیکھا

شربتِ دید میں کیا جانے مزے کیسے ہیں
جتنا سیراب ملا اُتنا ہی پیاسا دیکھا

جن سے ہوں سوختہ جانوں کے کلیجے ٹھنڈے
انہیں جلووں سے حسنؔ طور کو جلتا دیکھا

حُسن جب مقتل کی جانب تیغِ برّاں لے چلا
عشق اپنے مجرموں کو پا بہ جولاں لے چلا

چُھٹ گیا دامن کلیجہ تھام کر ہم رہ گئے
لے چلا دل چھین کر وہ دشمنِ جاں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آرزوئے دیدِ جاناں بزم میں لائی مجھے
بزم سے میں آرزوئے دیدِ جاناں لے چلا

بے مروّت ناوک افگن آفریں صد آفریں
دل کا دل زخمی کیا پیکاں کا پیکاں لے چلا

مژدہ اس کو جس نے زیرِ تیغِ قاتل جان دی
حسرت اُس کم بخت پر جو دل میں اَرماں لے چلا

بسملوں کو زخم، زخموں کو مبارک لذتیں
سوے مقتل پھر کوئی تیغ و نمک داں لے چلا

خونِ ناحق کی حیا بولی ذرا منہ ڈھانک لو
ناز جب ان کو سر خاکِ شہیداں لے چلا

حضرتِ ناصح خدا کے واسطے فریاد ہے
دل مجھے پھر جانب بزمِ حسیناں لے چلا

وادیِ اَیمن سے نکلے طور پیچھے رہ گیا
اب کہاں اے اشتیاقِ دیدِ جاناں لے چلا

خاکِ عاشق جلوہ گاہِ یار سے جلد اُڑ گئی
پھر بھی اک اک ذرّہ اک اک مہر تاباں لے چلا

میرے سر کو چال دے کر تیغِ اَبرو لے گئی
میرے دل کو پر لگا کر تیرِ مژگاں لے چلا

لٹ گیا عاشق سر بازار سودا بک گیا
جان لے لی عشق نے دل حُسنِ خوباں لے چلا

بزمِ محشر میں شہید جور کو رُسوا نہ کر
خونِ ناحق کیوں اُنھیں سر در گریباں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاکِ عاشق روکنے کو دُور تک لپٹی گئی
جب سمندِ ناز کو وہ گرم جولاں لے چلا

میرے گھر تک پاؤں پڑ کر اُن کو لایا تھا نیاز
ناز دامن کھینچتا سوے رقیباں لے چلا

کی ہیں کس کم بخت دل کے جذب نے گستاخیاں
کون بے پرواہ انہیں سوے شبستاں لے چلا

ہم کو بسمل کر چلا قاتل پھر اس پر یہ ستم
خاک وخوں میں لوٹنے کا عہد و پیماں لے چلا

پائے قاتل دامن قاتل سے محرومی رہی
خاک میں سب حسرتیں خونِ شہیداں لے چلا

آخر اس پردے کی کچھ حد بھی ہے اے پردہ نشیں
جو تری محفل میں آیا یاس و حرماں لے چلا

شمع تیری آرزو میں رات بھر روتی رہی
داغِ ناکامی جگر میں ماہِ تاباں لے چلا

دل کو جاناں سے حسنؔ سمجھا بُجھا کر لائے تھے
دل ہمیں سمجھا بُجھا کر سوے جاناں لے چلا

بزم سے گلشن کو یادِ روے جاناں لے چلا
میں گلستاں سے گلستاں کو گلستاں لے چلا

مجھ کو اُلجھن میں پھنسانے یادِ گیسو آ گئی
دل کو کانٹوں پر لٹانے عشقِ مژگاں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب چلی مقتل سے قاتل کی سواری رات کو
آگے آگے مشعلیں خونِ شہیداں لے چلا

دیکھیے اب خنجر اَبرو کرے کیسا سلوک
دل کی مشکیں باندھ کر گیسوے پیچاں لے چلا

بختِ عاشق سو گیا دزدِ نظر کی بن بڑی
آنکھ لگتے ہی مرا دل دشمنِ جاں لے چلا

مہنگا سستا بیچ ڈالا مال اُٹھتی بیٹھ تھی
اک جھلک میں وہ دمِ آخر دل و جاں لے چلا

محو حیرت ہوں جمالِ دل کش و دل دار سے
کور باطن آئینہ بھی چشم حیراں لے چلا

شعلہ خوئی حسن کی کیا عشق پر ظاہر نہ تھی
مجھ کو جلتی آگ میں یہ سوزِ پنہاں لے چلا

خاک کا ہر ذرّہ ہو گا آنکھ للچائی ہوئی
حسرتیں دیدار کی بیمارِ ہجراں لے چلا

اُف رے متوالی جوانی کچھ خبر تجھ کو نہیں
ساغر مے بوسۂ لب ہاے جاناں لے چلا

ہم تڑپتے رہ گئے اک زخم کاری کے لیے
قتل گہ سے تیغ وہ سفاکِ دوراں لے چلا

داغِ عشق یار بھی کیسے مزے کی چیز ہے
لالہ و دل سے بچا تو ماہِ تاباں لے چلا

تیغ کے دم سے تھی روشن صحبت اَربابِ عشق
آہ قاتل رونق بزمِ شہیداں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس سے بڑھ کر آرزو کیا تو ہو قاتل ہم شہید
پوچھتا کیا ہے ستم گر تیغ براں لے چلا

ڈھونڈھتی تھی ہر طرف کس کو نگاہِ واپسیں
آس کس کے دید کی بیمارِ ہجراں لے چلا

دردِ فرقت دے چلا ظالم مجھے صبح وصال
مجھ سے فریاد و فغاں کا عہد و پیماں لے چلا

عشق ہے یہ جس کو مجبورانہ منہ تکنا پڑا
حُسن تھا وہ جو زبردستی دل و جاں لے چلا

نازِ آزادی حسنؔ وجہِ اَسیری ہو گیا
موکشانِ دل کو خیالِ زُلفِ پیچاں لے چلا

دل نشیں ہو کر مرا دل تیر جاناں لے چلا
آشیانے کو اُڑا کر مرغِ پراں لے چلا

خوش رہو واعظ کہ ذوقِ ذکر صہبائے طہور
مجھ کو از خود رفتہ سوے بزمِ رِنداں لے چلا

آنکھوں آنکھوں میں نگاہِ شرم گیں دل لے گئی
دل ہی دل میں دلبری کے لطف جاناں لے چلا

کیا سنے فریادِ بلبل وہ گلِ نازک مزاج
جو گلے کے ہار کو منہ بند کلیاں لے چلا

جلوہ گہ میں سیلِ گریہ نے رکھا محرومِ دید
تشنہ لب کو سوکھے گھاٹوں جوشِ طوفاں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نشہ میں سرشار و بے خود ہو کے چکرانے لگا
جام جب کیف لب میگونِ جاناں لے چلا

بزمِ دشمن میں جہاں سے فتنے برپا ہوتے ہیں
چال دے کر ہم کو نقشِ پائے جاناں لے چلا

اُف ستم ایجاد اپنے دل جلوں کی قبر پر
محفلِ اغیار سے شمع فروزاں لے چلا

چین سے کیا خاک نیند آئے گی اُس کو قبر میں
جو تہِ تیغ اَدا سونے کا اَرماں لے چلا

رونے والے روتے ہیں ایک آرزوے دید کو
ایسی لاکھوں حسرتیں بیمارِ ہجراں لے چلا

ربط باہم کے مزے صحرا میں بھی یاد آئیں گے
دست و دامن کو جنون دست و گریباں لے چلا

کان میں کچھ کہہ دیا جب حسرتِ دیدار نے
آنکھ دے کر رخنۂ دیوارِ جاناں لے چلا

ساغرِ دل دیکھیے ملتا ہے کب اس مست سے
دست گرداں وہ یہ جنس دست گرداں لے چلا

کیوں نہ میں آہیں کروں روؤں نہ کیونکر زار زار
میرے گھر سے اُن کو عذرِ باد و باراں لے چلا

موسم گل ہے چمن ہے گل رخانِ دَہر میں
ہم کو دیوانہ جنوں سوے بیاباں لے چلا

کچھ نہیں پروا اگر پیغام بر بہر طلب
کوچۂ جاناں سے خط سوے رقیباں لے چلا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اہلِ اُلفت کو تصور نے وہ کچھ توقیر دی
میرے گھر آ کر مجھے خود کوے جاناں لے چلا
تربتِ مجنوں نظر آئی جو وحشت میں حسنؔ
میں چڑھانے کو گل چاکِ گریباں لے چلا

یوں شیفتہؔ جنبشِ اَبرو نظر آیا
گردن پہ چھری سر تہِ زانو نظر آیا

ہر سمت ترا جلوۂ دل جو نظر آیا
اس آئنہ خانہ میں تو ہی تو نظر آیا

اِعجاز کی باتیں تری گفتار میں دیکھیں
رفتار میں چلتا ہوا جادو نظر آیا

آباد رہے بے خودیِ شوق کا منظر
جب بند ہوئیں آنکھیں ہمیں تو نظر آیا

یادِ قدِ رنگیں نے رُلایا ہمیں ایسا
ہر سروِ چمن سرد لبِ جو نظر آیا

رکھ دی تھی چُھری شوقِ شہادت نے گلے پر
صد شکر کہ وہ خنجرِ اَبرو نظر آیا

آنکھیں نہ اُٹھی تھیں کہ گری کوند کے بجلی
اے جلوۂ پرفن یہ ہمیں تو نظر آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر رُخ میں تجلی اُسی آئینہ کی دیکھی
ہر آئنہ میں وہ رُخِ دل جو نظر آیا

دیوانگیِ عشق سے اللہ بچائے
ہوش اُڑ گئے جب کوئی پری رُو نظر آیا

تھی اپنے ہی پردے میں نہاں شانِ تجلی
جب ہم نظر آئے تو ہمیں تو نظر آیا

اس پلہ کی ناوک فگنی چشم ستم گر
ہر تیر مرے دل میں ترازو نظر آیا

ایسی تری صورت مری آنکھوں میں بسی ہے
جب آئنہ دیکھا تو مجھے تو نظر آیا

سیدھے ہوئے دل توڑنے کو تیر نگہ کے
جب شکل کماں وہ خم اَبرو نظر آیا

رونے کی ہنسی میت عاشق پہ اُڑائی
دیکھو تو کوئی آنکھ میں آنسو نظر آیا

کیونکر نہ پریشاں ہوں حسنؔ مرگِ عدو سے
ماتم میں وہ کھولے ہوئے گیسو نظر آیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب وہ قاتل قتل کو بدلے ہوئے تیور اٹھا
سر جھکے تسلیم کو تعظیم کو خنجر اٹھا

اپنے کوچے سے اٹھانا ہے تو یوں دل بر اٹھا
مجھ کو دنیا سے اٹھا کر تو مرا بستر اُٹھا

آفریں باد اے ہوائے بوسۂ پائے حبیب
خاکِ عاشق سے بگولوں کی جگہ محشر اٹھا

آئنہ خانہ میں اُن کی مستیِ رفتار سے
عکس بے خود ہو گیا اُٹھ کر گِرا گر کر اٹھا

اے صبا برباد کرتی ہے عبث عمر بہار
باغ سے چل کر نقابِ عارضِ دل بر اٹھا

سینکڑوں فتنے اُٹھے طرزِ خرامِ ناز سے
اور فتنہ فتنہ سے شورِ اَنَــا الــمَـحْشَـرْ اٹھا

پائے قاتل دامن قاتل سے بچ بچ کر تڑپ
قتل گہ میں اے تنِ بے سر نہ اتنا سر اٹھا

آسماں کیا عرش تک جانے میں یہ رفعت نہیں
خاکِ عاشق ان کے کوچہ سے نہ اے صرصر اٹھا

وقتِ جلوہ شرم و شوخی کی کشاکش کیا کہوں
پردۂ روئے صنم اٹھ کر گرا گر کر اٹھا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو ہے قاتل قتل ہونے والے ہم پھر دیر کیوں
باندھ دامن آستینوں کو چڑھا خنجر اٹھا

سر گرا جب پاؤں پر قاتل نے جھنجھلا کر کہا
پاک کر مقتل کو اے گستاخ اپنا سر اٹھا

قتل گہ میں میرے آتے ہی عجب ساماں ہوئے
انگلیاں اٹھنے لگیں ہنگامۂ محشر اٹھا

بدلی تیوری بل پڑے پیشانیِ جلاد پر
آستینیں چڑھ گئیں دامن بندھے خنجر اٹھا

دردِ فرقت اب تو جانِ زار ہی پر بن گئی
دل کے اندر بیٹھ کر ظالم نہ اتنا سر اٹھا

کنج خلوت بزمِ عشرت تھا کہ دلبر پاس تھا
بزمِ عشرت کنج خلوت ہے کہ وہ دل بر اٹھا

جھلملاتے ہیں ستارے صبح ہوتی آتی ہے
دُور جانا ہے حسنؔ ہشیار ہو بستر اٹھا

آئینہ تمہارے نقشِ پا کا ❁ خورشید کو دے سبق جلا کا
کیوں شکوہ کروں تری جفا کا ❁ اللہ بُرا کرے وفا کا
عشق اور بُتان بے وفا کا ❁ اُف حضرتِ دل غضب خدا کا
او وصل میں منہ چھپانے والے ❁ یہ بھی کوئی وقت ہے حیا کا
کیا دیکھنے آئیں جو نہ پوچھیں ❁ کیا حال ہے مرے مبتلا کا
کیا ظلم ہے جور اٹھاؤں لیکن ❁ شکوہ نہ کروں کبھی جفا کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں تجھ پہ نثار دردِ اُلفت ❁ بے درد ہی نام لے دوا کا
دل نوچ کے کیوں نظر چُرا لی ❁ کچھ حق تو ادا کرو ادا کا
دنیا سے اُٹھیں کہ دَر سے اُٹھ جائیں ❁ پردہ نہ اُٹھے گا دل رُبا کا
کیں جن سے بمنت التجائیں ❁ بت بن گئے وہ غضب خدا کا
قاتل نہ سمیٹ دامنِ ناز ❁ کچھ جرم بھی خونِ بے خطا کا
پنہاں ہی بھلا ہے رازِ الفت ❁ ممنون ہوں آہِ نا رَسا کا
ہے اُلفتِ زُلف پیچ در پیچ ❁ ہر پیچ بلائے جاں بلا کا
کھلتا ہی نہیں مزاجِ دلبر ❁ یہ بھی کوئی بند ہے قبا کا
آئے ہو تو قتل کرتے جاؤ ❁ ہو جائے قضا نہ وقت اَدا کا
یہ بزم عدُو ہے ضبط ہشیار ❁ اُڑ جائے نہ چشم تر کا خاکا
جب آنکھ کھلی تو بے خودوں سے ❁ پردہ تھا جمالِ خود نما کا
دل اور وہ بت زہے مقدر ❁ ظلم اور یہ دل غضب خدا کا
منہ پھیر کے بیٹھے ہیں شب وصل ❁ شوخی پہ مزاج ہے حیا کا
جا بیٹھے ہیں مجھ سے دُور اُٹھ کر ❁ کیا پاس کیا ہے التجا کا
بولے وہ حسنؔ کا خون مَل کر ❁ کیا شوخ ہے رنگ اِس حنا کا

میں اُن کی شکل دیکھ کے قربان ہو گیا
لو وصل میں وصال کا سامان ہو گیا
اے دل میں تیرے عشق کے قربان ہو گیا
وہ مجھ کو جان بوجھ کر انجان ہو گیا
اے دل نوید غیر نگہبان ہو گیا
اب وصلِ یار اور بھی آسان ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گھبرا کر آئے وہ جو سنا جاں بلب مجھے
لو مرتے مرتے زیست کا سامان ہو گیا

اے درد اُٹھ کہ بیٹھ جلا پھر دلِ حزیں
ٹھہرے وہی تڑپ ترے قربان ہو گیا

گلزار بن گیا جو وہ صحرا میں آ گئے
گلزار سے چلے تو بیابان ہو گیا

کرتی مری بلا غم مرگِ عدُو مگر
گیسو کھلے تو دل بھی پریشان ہو گیا

اللہ رے تیرے نورِ تجلی کا اِنبساط
ہر ذرّہ دشتِ طور کا میدان ہو گیا

اے تیغِ ناز مجھ سے کشیدہ ہے کس لیے
مل جا گلے سے مَیں ترے قربان ہو گیا

قسمت سے موت بھی ہمیں معشوق ہو گئی
فرقت میں دم بھی وصل کا ارمان ہو گیا

خونِ وفا کو خاک میں ملنا نصیب ہو
یہ کیا غضب ہوا وہ پشیمان ہو گیا

کچھ اُن سے ہم رُکے تو وہ کچھ ہم سے کھنچ گئے
پورا دلِ رقیب کا ارمان ہو گیا

محرومیِ جمال کہ مشتاقِ روے دوست
پردے کا حُسن دیکھ کے حیران ہو گیا

اس بات پر خفا ہیں قتیل اَدا سے وہ
یہ کیوں کہا کہ میں ترے قربان ہو گیا

سینہ میں دل، تو دل میں نہاں اُلفتِ حبیب
پردے پہ پردہ اور پھر اعلان ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس کے نشانِ پا کی تجلی نظر میں ہے
آئینہ مجھ کو دیکھ کے حیران ہو گیا

کیوں روز روز چاک ہو دل ہجرِ یار میں
کیا یہ بھی صبح و گل کا گریبان ہو گیا

مشکل نہیں جو وصل ہے مشکل جنابِ دل
مشکل یہ ہے کہ غیر کو آسان ہو گیا

لکھا ہے روزِ عید درِ قتل گاہ پر
قرب اس کے واسطے ہے جو قربان ہو گیا

دی جان لے کے زندگیِ جاوداں مجھے
اے دردِ عشق تو تو مری جان ہو گیا

دل میں ہجومِ یاس ہے اُمید چل بسی
اتنا بسا یہ قصر کہ ویران ہو گیا

خوب آرزوے دل کی دعائیں ہوئیں قبول
ارمان غیر کا اُنھیں ارمان ہو گیا

نقصِ حبیب میں بھی ادائے کمال ہے
وہ بے وفا ہوا تو مری جان ہو گیا

ارمانِ وصل دل سے نکلتا نہیں کبھی
یہ بھی ہمارے دم کو ترا دھیان ہو گیا

اے خوں گرفتہ ہاں کوئی دل کش ادا رہے
آخر تو تیرے قتل کا سامان ہو گیا

جب جانیں ہاتھ پیار سے ڈالے گلے میں تیغ
قاتل کہے کہ میں ترے قربان ہو گیا

عاشق کے دل کو شاہ نشیں تم کہو حسنؔ
ہاں کچھ بنا ہوا تھا کہ میدان ہو گیا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم آہیں کر نہیں سکتے کہ نالہ ہو نہیں سکتا
تمہاری مہربانی ہے تو پھر کیا ہو نہیں سکتا

جب اُن سے رقص بسمل کا نظارہ ہو نہیں سکتا
تڑپ کر ہم ہوں ٹھنڈے دل تو ٹھنڈا ہو نہیں سکتا

کہا جب تم سے چارہ دردِ دل کا ہو نہیں سکتا
تو جھنجھلا کر کہا تیرا کلیجہ ہو نہیں سکتا

نزاکت سخت جانی کام پورا ہو نہیں سکتا
وہ قاتل بن نہیں سکتے مَیں کشتہ ہو نہیں سکتا

ہزاروں خواہشیں دل میں چھپالے کس طرح کوئی
مری جاں تم سے اک جوبن کا پردہ ہو نہیں سکتا

لبِ جاں بخش اسی منہ پر ہے دعوائے مسیحائی
ذرا سے دردِ فرقت کا مداوا ہو نہیں سکتا

شبِ دیجور فرقت ہے سیہ بختی کی ظلمت ہے
غرض اب صبحِ محشر تک سویرا ہو نہیں سکتا

کہا یہ ضبط نے جوبن جو اُن کا جوش پر آیا
خبردار اے حیا اب ہم سے پردہ ہو نہیں سکتا

وہ اپنی ضد کے پورے ہٹ کے پورے آن کے پورے
فقط اتنی کمی ہے قول پورا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہاں کی چارہ فرمائی عیادت تک نہیں کرتے
مسیحائی پہ مرتے ہیں اور اتنا ہو نہیں سکتا

وہ سنکر جاں بلب دشمن کے جائیں اس پہ یہ طرہ
ضروری کام ہے اِس وقت آنا ہو نہیں سکتا

مری آنکھوں کے آگے ہے کلیم وطور کا عالم
تری بے پردگی سے بڑھ کے پردہ ہو نہیں سکتا

انہیں معلوم ہے اے دل جگہ محفل میں خالی ہے
نہ ہو جب دل میں گنجائش ٹھکانا ہو نہیں سکتا

سرِ طور اُن کے جلوے نے پکارا خود نما ہو کر
کہ اپنے چاہنے والے سے پردا ہو نہیں سکتا

نگاہِ مست کی گردش سے اک عالم ہے چکر میں
مئے گلگوں کا ایسا دَور دورا ہو نہیں سکتا

کہا جب اُن سے میری زندگی تم ہو، کہا ہنس کر
میں سمجھا اب تمہیں میرا بھروسہ ہو نہیں سکتا

جنابِ دل شکایت غیر کی جانب سے گزری ہے
چلو اس رہ گزر میں اب گزارا ہو نہیں سکتا

نکل جائیں گے سب ارمان تم آؤ تو دم بھر کو
تمہارے واسطے کیا دل میں پردہ ہو نہیں سکتا

مرے دُکھ دینے والے کیوں وہ قسمیں یاد ہیں تجھ کو
تری تکلیف تیرا دُکھ گوارا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا کی شان شکوہ دوست کا اور وہ بھی دشمن سے
وہ مانیں یا نہ مانیں مجھ سے ایسا ہو نہیں سکتا

نگاہِ ناوک افگن تیر باراں کی ضرورت ہے
جگر اک بوند پانی سے تو ٹھنڈا ہو نہیں سکتا

مرا گھر غیر کا گھر تو نہیں کیونکر وہ کُھل کھیلیں
نگاہیں اُٹھ نہیں سکتیں اشارہ ہو نہیں سکتا

تمہیں آنکھوں کے پردے میں بٹھا کر بھی نہ دیکھیں ہم
یہ کیسا ظلم ہے پردے میں پردہ ہو نہیں سکتا

یہ ملتا ہے وہ کھنچتی ہے نبھے پھر کس طرح قاتل
گلو و تیغ میں دم بھر گزارا ہو نہیں سکتا

جو اپنا ہو نہیں سکتا وہ اُن کے دل کا پیارا ہے
جو اُن کا ہو نہیں سکتا وہ اپنا ہو نہیں سکتا

مری جاں دم سلامت چاہیے شمشیرِ اَبرو کا
گھڑی ساعت تمہارا مرنے والا ہو نہیں سکتا

جو مَیں نے بزمِ دشمن میں اجازت چاہی آنے کی
کہا پھر آئیں وہ اِس وقت پردہ ہو نہیں سکتا

قیامت کیا اُٹھائی دل کہ تو پہلو میں بیٹھا ہے
ترے سر کی قسم اب حشر برپا ہو نہیں سکتا

لہو کے ساتھ لذت درد کی بھی نکلی جاتی ہے
درِ زخم جگر جلاد تیغا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنابِ دل غمِ فرقت میں مرتے ہیں تو مر جائیں
اُنھیں کچھ ایسی باتوں سے علاقہ ہو نہیں سکتا

تنورِ نوح ہو گی قبر عاشق جوشِ گریہ سے
جو تھوڑی خاک سے رُک جائے دریا ہو نہیں سکتا

دل پُر داغ میں تو دے لگے ہیں خاکِ حسرت کے
مرے گلشن سے بڑھ کر کوئی صحرا ہو نہیں سکتا

مریں تو مرنے کی مہلت نہیں اُلفت کے دھندوں میں
جئیں تو کیا جئیں فرقت میں جینا ہو نہیں سکتا

مریضِ ہجر کو تم نے عبث جھگڑے میں ڈالا ہے
یہی کہہ دو کہ اب ہم سے یہ اچھا ہو نہیں سکتا

سر و دامن پہ میرا خون لے کر جائے گا قاتل
وہ خنجر پھیر کر بچ جائے کورا ہو نہیں سکتا

اُنھیں دل دے کے کیوں جھوٹا بنوں اہلِ محبت میں
نہ ہو جب دل تو کوئی دل سے پیارا ہو نہیں سکتا

اگر جلوہ دکھایا ہے تو سینہ سے بھی مل جاؤ
کہ دل آنکھوں کی ٹھنڈک سے تو ٹھنڈا ہو نہیں سکتا

نہ وہ دل دیں نہ بوسہ دیں عجب اُلجھن میں ڈالا ہے
یہاں پاسِ مروّت سے تقاضا ہو نہیں سکتا

یہ محرومی کہ اتنے قرب پر اس درجہ دُوری ہے
مرا اُن سے گلے مل کر بھی ملنا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوحسن گرم ہو دل سوز تو راحت ملے اے دل
تری سرد آہ سے ٹھنڈا کلیجا ہو نہیں سکتا

جو الفت صرف مطلب کی ہو تف ہے ایسی الفت پر
مبارک ہو یہ تم کو ہم سے ایسا ہو نہیں سکتا

فریب غیر پر کیوں اعتبارِ عاشقاں کم ہو
مری جاں ایک سا سارا زمانہ ہو نہیں سکتا

حسینوں کا کرم وہ دل بھی لے کر جور فرمائیں
محبت کا ستم یہ پھر بھی شکوہ ہو نہیں سکتا

ستم قاتل جفا قاتل نگہ قاتل ادا قاتل
مبارک اے دل اب خونِ تمنا ہو نہیں سکتا

فراقِ دائمی اس وصل کے پردے میں پنہاں ہے
کسی سے دل سے مل کر دل سے ملنا ہو نہیں سکتا

حیا بولی جو کُھل کھیلا وہ گدرایا ہوا جوبن
انہیں اب تم چھپاؤ ہم سے پردہ ہو نہیں سکتا

پھرے دشمن سے وہ بُت رام ہو کر اے تری قدرت
اَدا بندہ سے شکر حق تعالیٰ ہو نہیں سکتا

وہ میری موت پر اتنا ہنسے آنسو نکل آئے
حسنؔ ایسی خوشی سے غم عدُو کا ہو نہیں سکتا

شرفؔ اور رشکؔ کے کہنے سے کچھ تک بندیاں کرلیں
حسنؔ افکار میں ہم سے دو غزلا ہو نہیں سکتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف بائے تازی

سن لیا ہم نے سوالِ وصلِ دل بَر کا جواب
نا اُمیدی کہہ گئی دل سے مقدر کا جواب

دیکھ کر تم دیدۂ پُر آب کو ہنسنے لگے
کیا یہی تھا گریۂ عشاقِ مضطر کا جواب

کچھ ترس آیا نزاکت پر بڑھا کچھ جوشِ قتل
ورنہ تیرِ آہ تھا قاتل کے خنجر کا جواب

یہ مرا دل ہے جو تیوری چڑھانے پر ہو چپ
آئینہ سے صاف سنیے گا برابر کا جواب

سخت باتیں سن کے دل کچھ کہتے کہتے چپ رہا
پی گیا شیشہ ہمارا اُن کے پتھر کا جواب

بال بیکا ہونے پر توڑے گئے شانے کے دانت
قہر تھا دنداں شکن زُلفِ معنبر کا جواب

سایہ کچھ معشوق کا عاشق پہ ہوتا ہے ضرور
ہے مرا حالِ پریشاں زُلفِ اَبتر کا جواب

جب شکایت ہم نے دردِ زخمِ دل کی اُن سے کی
اُن کی جانب سے ملا تلوار کا چرکا جواب

درد اُٹھا دل میں، ہوئے پھر زندہ اگلے رنج و غم
ہے ہماری شامِ فرقت صبحِ محشر کا جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوشِ حیرت سے زبانیں دادخواہوں کی ہیں بند
دے گیا جلوہ تمہارا اہلِ محشر کا جواب

نام نکلا ہے قیامت کا خرامِ ناز سے
لا سکے محشر کہاں سے تیری ٹھوکر کا جواب

حالِ غم سن کر کہا اُس نے غلط ہم مر گئے
تھا پیامِ مرگ اے دل اُس ستم گر کا جواب

دُور سے وہ دیکھتا ہے تا پڑے پورا نہ عکس
ہو نہ آئینہ کے گھر میرے برابر کا جواب

زندے سب مر مر گئے مُردوں میں ہلچل پڑ گئی
دو قدم چلنا ترا ہے لاکھ محشر کا جواب

چاک کر کے اُس نے خطِ شوق قاصد سے کہا
بس ہمارے پاس یہ ہے اُن کے دفتر کا جواب

اُس نگاہِ مست کے جلووں سے دل لبریز ہے
آج ہے کس مے کدہ میں میرے ساغر کا جواب

پھول آئینے قمر خورشید سب موجود ہیں
اِن میں کوئی بھی ہے نقش پائے دل بَر کا جواب

تم نے خطِ شوق پڑھ کر کہہ دیا بالکل غلط
کیا یہی جملہ ہے میرے سارے دفتر کا جواب

دے کے خط پیغام بَر کو یاس سے کہتا ہوں میں
آ رہے گا ہے اگر میرے مقدر کا جواب

آپ کہتے ہیں حسنؔ کو دُور ہی سے ہے سلام
خیر میں کیا دوں سلام بندہ پرور کا جواب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیکھے اگر یہ گرمیِ بازار آفتاب
سر بیچ کر ہو تیرا خریدار آفتاب

کب تھے نصیب مہر یہ انوار، یہ عروج
تو جس کو چاہے کر دے مرے یار آفتاب

کس نے نقابِ عارضِ روشن اٹھا دیا
ہر ذرّے سے ہے آج نمودار آفتاب

وہ حُسن خود فروش اگر بے نقاب ہو
مہتاب مشتری ہو خریدار آفتاب

ذرّوں میں مل کے پھر نہ پتا حشر تک چلے
آئے تری گلی میں جو اے یار آفتاب

پوشیدہ گیسوؤں میں ہوا روے پُر ضیا
ہے آج میہمان شبِ تار آفتاب

آساں نہیں تمہاری تجلّی کا سامنا
شکلِ چراغ روز ہے اے یار آفتاب

اُس کی تجلّیوں سے کرے کون ہم سری
ہو جس کے نقشِ پا سے نمودار آفتاب

رستہ ترا دلوں میں فلک اس کی رہ گزر
پائے کہاں یہ خوبیِ رفتار آفتاب

رُک رُک کے پردۂ رُخِ روشن اُٹھایئے
گر جائے چرخ کھا کے نہ اے یار آفتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آتا ہے جام لے کے صبوحی کے واسطے
ہر صبح پیش ساقیِ مے خوار آفتاب

تیرے فروغِ رُخ کی ثنا کس سے ہو اَدا
بنتا ہے تیرا طالبِ دیدار آفتاب

تارِ شعاع میں یہ خبر بھیجتا ہے روز
بے مہر مہر کر کہ ہوا زار آفتاب

ہر صبح آ کر اُن کو جگاتا ہے خواب سے
رکھتا ہے کیا ہی طالعِ بیدار آفتاب

احباب کو حسنؔ وہ چمکتی غزل سنا
ہر لفظ سے ہو جس کے نمودار آفتاب

پائے کہاں تجلیِ دل دار آفتاب
ہیں اُس کے عکس سے در و دیوار آفتاب

اللہ رے تیرے حسنِ نکو کی تجلیاں
ہے پشتِ آئینہ سے نمودار آفتاب

کب حسنِ خود نما کو مکاں سدّ باب ہو
تاباں ہے ہر طرف پسِ دیوار آفتاب

دم بھر ٹھہر گیا تھا جمالِ رُخِ حبیب
اب تک ہے چشم و دل میں ضیا بار آفتاب

رنگینی و فروغِ رُخِ یار کچھ نہ پوچھ
پیدا ہیں کس بناؤ سے گلزار آفتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر دم خیالِ پردۂ رُخسارِ یار ہے
ہر وقت ہیں نگاہ میں دو چار آفتاب

چشمِ خیال خیرہ ہے اُن کے خیال سے
کیوں کر کہوں کہ ہیں ترے رُخسار آفتاب

پروانوں میں چراغ ستاروں میں ماہتاب
گُل بلبلوں میں ذرّوں میں ہے یار آفتاب

چڑھ جائے کیوں نہ چرخ پر اس افتخار سے
اُترا ہوا ہے صدقۂ دل دار آفتاب

اُس مست کا ہے جلوۂ رُخسار زُلف میں
رکھتی ہے مے کشوں کی شبِ تار آفتاب

ظلمت نہ پوچھیے مرے روزِ سیاہ کی
مانگیں چراغ آئیں جو دو چار آفتاب

مجھ تیرہ روزگار پر اک جلوہ تم کرو
مطلوب ماہتاب نہ درکار آفتاب

تاروں کے پھول پائے تو تارِ شعاع میں
گُوندھے ترے گلے کے لیے ہار آفتاب

وہ نام ہے فروغِ دلِ اہلِ معرفت
جس نے کیا ہے تجھ کو ضیا بار آفتاب

پہنچیں گے کس طرح سے تمہارے جمال کو
ہے آفتاب باغ نہ گلزار آفتاب

لکھتا بیاضِ صبح پہ خطِ شعاع میں
سنتا اگر حسنؔ سے یہ اشعار آفتاب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو کہے سن کے مدعا مطلب ❁ میرے مطلب سے اُس کو کیا مطلب
مل گیا دل نکل گیا مطلب ❁ آپ کو اب کسی سے کیا مطلب
جو نہ نکلے کبھی نہ پورا ہو ❁ وہ مرا مدعا مرا مطلب
حُسن کا رُعب ضبط کی گرمی ❁ دل میں گُھٹ گُھٹ کے رہ گیا مطلب
نہ سہی عشق دُکھ سہی ناصح ❁ تجھ کو کیا کام تجھ کو کیا مطلب
مژدہ اے دل کہ نیم جاں ہوں میں ❁ اب تو پورا ہوا ترا مطلب
اپنے مطلب کے آشنا ہو تم ❁ سچ ہے تم کو کسی سے کیا مطلب
آتشِ شوق اور بھڑکا دی ❁ منہ چھپانے کا کھل گیا مطلب
کچھ ہے مطلب تو دل سے مطلب ہے ❁ مطلب دل سے ان کو کیا مطلب
اُن کی باتیں ہیں کتنی پہلو دار ❁ سب سمجھ لیں جدا جدا مطلب
جب مری آرزو سے کام نہیں ❁ پھر مرے دل سے تم کو کیا مطلب
حال کہنے سے مجھ کو یوں روکا ❁ میں تمہارا سمجھ لیا مطلب
خط میں لکھوں جو حال فرقت کا ❁ تو عبارت سے ہو جدا مطلب
نیل ہو گا عدو کے بوسوں کا ❁ منہ چھپانے سے اور کیا مطلب
اُس کو گھر سے نکال کر خوش ہو ❁ کیا حسنؔ تھا رقیب کا مطلب

وہ مان گئے تو وصل کا ہو گا مزہ نصیب
دل کی گرہ کے ساتھ کھلے گا مرا نصیب
کھائیں گے رحم آپ اگر دل بگڑ گیا
ہو جائے گا ملاپ اگر لڑ گیا نصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خنجر گلے پہ سر تہِ زانوے دل رُبا
اے مجرمانِ عشق تمہارے خوشا نصیب

پچھلے کو لطفِ وصل سے فرقت ہوئی ہمیں
سویا سحر کو رات کا جاگا ہوا نصیب

شب بھر جمالِ یار ہو آنکھوں کے رُوبرو
جاگیں نصیب جس کو ہو یہ رَت جگا نصیب

اے دل وہ حال سن کے ہوئے برہم اور بھی
اب کوئی کیا کرے تری قسمت ترا نصیب

قسمت کے چین سے بھی اذیت ہے ہجر میں
تڑپا میں ساری رات جو سویا مرا نصیب

بے درد دل عدو کی گلی اور یہ ذلتیں
اس درد کی تجھے نہ کبھی ہو دوا نصیب

پہرا دیا ہے دولتِ بیدارِ حسن کا
سوئے جو وہ بغل میں تو جاگا مرا نصیب

پہنچا کے میری خاک درِ یار تک صبا
رُخصت ہوئی یہ کہہ کر اب آگے ترا نصیب

محرومِ دید جلوہ گہِ یار سے چلے
اس سے زیادہ اور دکھائے گا کیا نصیب

اے دل وہ تجھ سے کہتے ہیں میری بلا ملے
ایسے ترے نصیب کہاں اے بلا نصیب

دشمن کی آنکھ اور ترا روے پُر ضیا
اس تیرہ بخت کا یہ چمکتا ہوا نصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل کا قرار ہے تو اُنھیں پہلوؤں میں ہے
اے کاش ہو نصیب مرا غیر کا نصیب

مینائے مے نے سر کو جھکا کر کیا سلام
تم بھی دعا دو حضرتِ زاہد بڑا نصیب

اُس خاکِ دَر کا کنگرۂ عرش پر دماغ
اُس رَہ گزر کے ذرّوں کا چمکا ہوا نصیب

اے دل عدُو کا سینہ ہے اور دستِ یار ہے
تیرے ہی آبلوں کا ہے پھوٹا ہوا نصیب

جب دردِ دل بڑھا تو اُنھیں رحم آ گیا
پیدا ہوئی چمک تو چمکنے لگا نصیب

پہنچے ہم اُن کے پاس نہ فریاد کان تک
کس کس کرم کا شکر کریں نا رَسا نصیب

وہ شہ نشیں میں رہ کے کھنڈر کیا کریں پسند
ٹوٹے ہوئے دلوں کا ہے پھوٹا ہوا نصیب

پہنچا دیا ہے تجھ کو لبِ گور ہجر میں
اے دل ہو دشمنوں کا ترے نارسا نصیب

تشریف لائے ہیں وہ مجھے سن کے جاں بلب
کس وقت دردِ دل کی ہوئی ہے دوا نصیب

دشمن کو لطفِ وصل، حسنؔ کو غمِ فراق
ہر شخص کا جدا ہے مقدر، جدا نصیب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف بائے فارسی

کیوں حُسن میں جھگڑتے ہیں شمس وقمر سے آپ
اپنا جمال دیکھیے میری نظر سے آپ

اے جانِ گل گزرتے ہیں جس رَہ گزر سے آپ
کہتی ہیں فاختیں کہ گئے ہیں اِدھر سے آپ

دل دے کے جورِ شانِ تغافل اٹھائے کون
معلوم ہوتے ہیں ہمیں کچھ بے خبر سے آپ

تھیں شوخیاں مگر یہ قیامت کبھی نہ تھی
سیدھی طرح سے دیکھیے ترچھی نظر سے آپ

ہو جائے بات صاف میں عاشق ہوں یا رقیب
ہاں ہاں اِسے تو پوچھ ہی لیں ہر بشر سے آپ

آنکھوں سے دیکھ لیتے مرے شوقِ دید کو
آتے جو میرے دل میں ذرا پیشتر سے آپ

میں نے کبھی کہا ہے کسی سے جو اَب کہوں
کہہ جائیں میرا حال مرے چارہ گر سے آپ

عشاق چشم سے تو یہ پردہ کبھی نہ تھا
آنکھیں چھپائے بیٹھے ہیں اب کس نظر سے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے دیکھے کیوں گواہ ہوں دیکھیں تو کچھ کہیں
ہونے کو ہوں گے جیتے شمس و قمر سے آپ

ماتم ہے شرق و غرب میں عاشق کی مرگ کا
کیونکر کہوں خبر نہیں ایسی خبر سے آپ

عاشق کے دل میں کچھ نہ رہا اب سوائے حشر
پھر دیکھ لیجیے نگہِ فتنہ گر سے آپ

قسمت نے کامیابی کے رستے کیے تھے بند
میرے خیال میں چلے آئے کدھر سے آپ

میں کیا کہوں جنونِ محبت نے کیا کیا
یہ حال پوچھ لیجیے دیوار و دَر سے آپ

گنتی کے سانس باقی ہیں بیمارِ ہجر میں
آ جائیں کاش پیشتر اپنی خبر سے آپ

کیا حالِ دردِ دل میں گزارش کروں حسنؔ
پہچان لیں گے آپ مری چشمِ تَر سے آپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف تائے فوقانی

دیکھے جمالِ حور اگر مبتلائے دوست
بے اختیار منہ سے نکل جائے ہائے دوست

دل میں مقامِ دوست ہے آنکھوں میں جائے دوست
پھر بھی تلاشِ دوست میں ہے مبتلائے دوست

سینہ میں دل نہاں ہے تو دل میں وِلائے دوست
چھپتا نہیں ہے پھر بھی کبھی مبتلائے دوست

نیچی نظر سے کیوں نہ قیامت اُٹھائے وہ
سو شوخیاں جلو میں لیے ہے حیائے دوست

کیا سمجھے کوئی معنیٔ اَسرارِ عاشقی
دل ہی میں دوست، دل ہی میں شوقِ لقائے دوست

سرگشتہ جستجو میں پھرا ہوں کہاں کہاں
کیا چال دے گئے ہیں مجھے نقشِ پائے دوست

لائے گا رنگ پنجۂ رنگیں شباب میں
پیسے گی سینکڑوں کے کلیجے حنائے دوست

دل کے ہزار ٹکڑے ہوں ہر ٹکڑے میں ہوں وہ
پھر بھی یہی کہوں نہیں ملتی سرائے دوست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے دل کا دوست عقل کے دشمن کا دوست دار
دشمن کے دوست کو یہ کہے ہائے ہائے دوست

اے آسمان آہ کہ یوں انقلاب ہو
اپنا ہو غیر غیر ہو اپنا بجائے دوست

ہوتی ہے اُن کی لاش پہ عمر اَبد فدا
جو زندہ دل ہیں کشتۂ تیغِ ادائے دوست

کب دن پھریں گے دل کے خدا جانے اے حسنؔ
سُنسان مدتوں سے ہے خلوت سرائے دوست

خوب آپے کو سنبھالے رہے شیدائیِ دوست
آج ہے معرکۂ انجمن آرائیِ دوست

جلوۂ یار جہاں پائے لڑا دے آنکھیں
حرم و دَیر سے بیگانہ ہے شیدائیِ دوست

پھوٹی تقدیر ہے آنکھوں کی یہ محروم رہیں
اور آئینہ بنا محوِ خود آرائیِ دوست

وادیِ طور میں کیوں خاک اڑانے جائیں
دیکھ لیں دل ہی میں جب جلوۂ زیبائیِ دوست

چشمِ باطن سے کرے اُن کا تماشا عاشق
نہیں کس آئنہ میں عکسِ خود آرائیِ دوست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

منتظر بیٹھے ہیں ہم آئینۂ دل لے کر
اس طرف بھی کبھی او جلوۂ زیبائیِ دوست

بے مثالی کے لیے ہے یہ دلیلِ کافی
عدمِ سایہ ہے خود شاہد یکتائیِ دوست

اُن کی خوشبو سے بھی واقف نہیں گلزار و بہار
دلِ عاشق میں ہے رنگِ چمن آرائیِ دوست

ایک عالم کی نظر تیری طرف ہے کب سے
اب تو پردے سے نکل جلوۂ زیبائیِ دوست

حیرت آنکھوں پہ برستی ہے زبانیں خاموش
خود تماشا بنے بیٹھے ہیں تماشائیِ دوست

رحم کر تو ہی مری ترسی ہوئی آنکھوں پر
صدقے اے آئنہ اے محوِ خود آرائیِ دوست

شہدا کو وہ عطا کرتے ہیں عمر جاوید
لال پردے میں ہے پوشیدہ مسیحائیِ دوست

طُور میں ہے نہ مرے دل میں نہ آنکھوں میں حسنؔ
آج کس پردہ میں ہے جلوۂ یکتائیِ دوست

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف ثاے مثلثہ

آج کس واسطے آئے ہو اِدھر کیا باعث
مہر کی کیوں ہے غریبوں پہ نظر کیا باعث

شبِ فرقت بھی ہے کیا روزِ قیامت یا رب!
کیوں نہیں ہوتی مری رات سحر کیا باعث

آہ ارمان بھرے دل کی بُری ہوتی ہے
دل میں اُس بُت کے نہ ہو کچھ بھی اَثر کیا باعث

سامنے میرے رقیبوں کو بٹھانا کیسا
کس لیے آپ اُٹھاتے ہیں یہ شر کیا باعث

میں نے کب آرزوے سیر چمن کی یا رب!
نوچ ڈالے مرے صیاد نے پَر کیا باعث

تم بھی کیا طالبِ دیدار مرے ماہ کے ہو
رات دن پھرنے کا اے شمس وقمر کیا باعث

مجھے بلوا کے سنو یا مرے پاس آ کے سنو
کہوں اِس غم کو سر راہ گزر کیا باعث

کیا مرے قاتل عالم کی سواری نکلی
حشر برپا ہے سر راہ گزر کیا باعث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھیرتا کیوں نہیں تلوار مری گردن پر
پھر گئی کیوں مرے قاتل کی نظر کیا باعث

وعدہ کرتے ہیں وہ آنے کا ضرور آئیں گے
اب تڑپنے کا دلِ خستہ جگر کیا باعث

اے حسنؔ اب ہیں کہاں دل میں گزرنے والے
ایک مدت سے ہے ویران یہ گھر کیا باعث

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف جیم تازی

ہے تصور میں نگاہِ مے کش جانانہ آج
مستیوں کا دور ہے بے گردشِ پیمانہ آج

ہو گیا زاہد مریدِ مشربِ رِندانہ آج
کھول ساقی فی سبیل اللہ کوئی مے خانہ آج

ابرِ رحمت کھولنے آیا در مے خانہ آج
مے کشو مژدہ پیو پیمانہ پر پیمانہ آج

دستگیری کی جو تو نے لغزشِ مستانہ آج
آ ہی پہنچے گرتے پڑتے تا درِ مے خانہ آج

بزم میں بے پردہ ہے نورِ رُخِ جانانہ آج
شمع کی جانب نہ جائے گا کوئی پروانہ آج

تجھ سے مل کر کس قدر خوش ہے دلِ دیوانہ آج
ساری دنیا میں سمائے گا نہ یہ ویرانہ آج

ہائے کل تھی، بزمِ مے، ہم تھے، وہ مست ناز تھا
ہائے پھرتی ہے نظر میں گردشِ پیمانہ آج

انجمن میں ساغرِ مے مجھ تک آ کر پھر گیا
گردشِ تقدیر ٹھہری گردشِ پیمانہ آج

اُن کے لب پر مر کے ہم زندہ کریں گے اپنا نام
آبِ حیواں سے بھریں گے عمر کا پیمانہ آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کہوں کیا کہہ رہی ہے یہ گھٹا یہ فصلِ گل
کیا کہوں کیا چاہتے ہیں شیشہ و پیمانہ آج

چھا رہی ہیں مستیاں یادِ لبِ مے نوش سے
کون تجھ کو منہ لگائے اے لبِ پیمانہ آج

خواہش دیدار میں ہیں کعبہ و دل طور و عرش
شمع کس محفل کی ٹھہرا جلوۂ جانانہ آج

اہل عالم غش میں آفت ہے دلوں کی جان پر
کیا تجھے منظور ہے اے جلوۂ جانانہ آج

بزم محشر مجمع عشاق جوشِ اِشتیاق
تو بھی پردہ سے نکل اے جلوۂ جانانہ آج

بار سر سے گر سبک دوشی میسر ہو گئی
پائے قاتل پر کروں گا سجدۂ شکرانہ آج

یہ گھٹائیں کالی کالی یہ ہوائیں سرد سرد
ناصحِ مشفق خدا کے واسطے سمجھا نہ آج

بے قراری کل بھی تھی کل سے زیادہ آج ہے
صبر کا یارا دلِ بے تاب کو کل تھا نہ آج

رات یہ کس نے پڑھایا ہے تمہیں اُلٹا سبق
دوستوں سے دشمنی دشمن سے ہے یارانہ آج

گیسوؤں والے خدارا دل کو سمجھا جا ذرا
ہوش میرے کھوئے دیتا ہے ترا دیوانہ آج

دیکھ پائے گا جو چشمِ مست ساقی کا جمال
گرد پھر پھر کر فدا ہو جائے گا پیمانہ آج

آپ پر جادو بھری آنکھوں کا اَفسوں چل گیا
اے حسنؔ سب کی زباں پر ہے یہی افسانہ آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آیا ہوا ہے باغ میں وہ گل عذار آج
اِترائی پھر رہی ہے نسیم بہار آج

گزرا ہے میری خاک سے وہ شہ سوار آج
کرتا ہے آسمان سے باتیں غبار آج

تم مل گئے تو رُوٹھے ہوئے آپ من گئے
پہلو میں دل ہے آج تو دل میں قرار آج

مجبور کر کے کوسنے کھانے میں لطف ہے
جی چاہتا ہے تم کو کروں خوب پیار آج

لڑنے بگڑنے کا تو مزا ہے وصال میں
اس رُوٹھنے کا کون کرے اعتبار آج

وہ آئیں یا نہ آئیں اُنھیں اختیار ہے
ہم کہہ چکے کہ دل پہ نہیں اختیار آج

بے تاب تھا تو ہجر میں تھا میں نہ وصل میں
مجھ سے بہت زیادہ ہیں وہ بے قرار آج

مایوسیوں سے دل کی تپش کو سکون تھا
وہ پھر بنا چلے مجھے اُمید وار آج

دورِ خزاں قریب ہے صیاد رحم کر
دیکھ آئیں کوئی دم کو نبڑتی بہار آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس نے جو اپنی جان کہا تو بھی خوش نہ ہو
تم چشم غیر میں ہوئے بے اعتبار آج

کل رات ہجر کی تھی مگر یہ بَلا نہ تھی
بے ڈھب ستا رہی ہے شبِ انتظار آج

تلوار سج گئی بتِ قاتل کے ہاتھ میں
بسمل گلے لگا کے کریں کیوں نہ پیار آج

اے دردِ دل اَجل بھی نہ پوچھے گی ہجر میں
اُٹھ اُٹھ کے دیکھتا ہے کسے بار بار آج

مر مر کے صبح کی ہے شبِ وعدہ ہم نے کل
کم بخت دل کو پھر ہے وہی انتظار آج

ہے کل کی بات وہ مرے بس میں تھے اے حسنؔ
افسوس اپنے دل پہ نہیں اختیار آج

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف حاے حُطّی

جینے نہ دے گی زُلف کی اُلفت کسی طرح
ٹل جاتی میرے سر سے یہ آفت کسی طرح

پائیں گے ہم نہ قتل کی لذت کسی طرح
بننے نہ دے گی بات نزاکت کسی طرح

چاہا اگر تمہیں بہت اچھا بُرا کیا
بخشو گے بھی خطاے محبت کسی طرح

تیشہ سے کوہ کن کے نکلتی ہے یہ صدا
کٹتا نہیں زمانۂ فرقت کسی طرح

اب وہ مرے جنازے پہ رونے کو آئے ہیں
آخر کریں بھی رفعِ ندامت کسی طرح

کر لوں زبان بند تو دل بول اُٹھے ابھی
پوشیدہ ہو نہ رازِ محبت کسی طرح

اُمید اُن سے قتل کی رکھیں نہ وصل کی
دے گی نہ چین اُن کی نزاکت کسی طرح

زاہد تمہیں شراب سے انکار ہی سہی
کہنے سے میرے تھوڑی سی حضرت کسی طرح

دل میں وہ چٹکیاں نہیں لی ہیں کہ چپ رہوں
اب صبر پر نہ ہو گی قناعت کسی طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لطف اے قضا کہ جینے سے عشاق تنگ ہیں
کٹ جائے غم زدوں کی مصیبت کسی طرح

لو دل دکھاؤ اُف بھی کروں تو گناہ گار
راضی بھی ہو تمہاری طبیعت کسی طرح

کب وہ بلانے بیٹھے ہیں جب یہ سمجھ لیے
اُٹھنے نہ دے گی اُس کو نقاہت کسی طرح

وہ نازنیں ہے قتل پہ باندھے ہوئے کمر
ہم کو نہیں اُمیدِ جراحت کسی طرح

اک آہ کے قصور پہ تیروں سے چھیدیے
جائے بھی رات دن کی شکایت کسی طرح

ہر فتنہ کہہ رہا ہے کہ رفتارِ ناز سے
بڑھ کر نہ چل سکے گی قیامت کسی طرح

فصلِ گل و مغنی و ساقی بُتانِ شوخ
بھرتی ہے ان مزوں سے طبیعت کسی طرح

ان دونوں پہلوؤں میں مرے دل کو چین ہے
قسمت عدُو کی ہو میری قسمت کسی طرح

چل جائے گا پتہ دلِ گم گشتہ کا یہیں
چھن جائے خاکِ کوے محبت کسی طرح

دل ہاتھ میں ہے آنکھ جگر سے لڑی ہوئی
بھرتی نہیں حسینوں کی نیت کسی طرح

مدت ہوئی ہے ہم کو یہ کہتے ہوئے حسنؔ
ہو جائے صبح یہ شبِ فرقت کسی طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل میں آنا ہے تو آؤ مہر و اُلفت کی طرح
تم تو آفت ڈھاتے آتے ہو قیامت کی طرح

غیر یوں بے باک دیکھیں جلوہ اُن کا یا نصیب
پھوٹ جائیں اُن کی آنکھیں میری قسمت کی طرح

ہم تصدق اُن پہ ہوں وہ غیر کو چاہا کریں
یا خدا مٹ جائے دنیا سے محبت کی طرح

جانِ عاشق بن کے جاتے ہیں اگر جاتے ہیں وہ
اور آتے ہیں تو آتے ہیں قیامت کی طرح

کیا عیادت ایسی ہوتی ہے مریضِ عشق کی
بیٹھے ناوک کی طرح اُٹھے قیامت کی طرح

کہتے ہیں رنجش بھی ہے تو خاص تیری ذات سے
وہ عداوت بھی جتاتے ہیں محبت کی طرح

بس معاف اے ناصحِ مشفق کہاں تک وعظ و پند
یہ غرض ہے میں بھی کیا ہو جاؤں حضرت کی طرح

کرتے ہیں برباد لاکھوں کو ہزاروں کو تباہ
جس گلی سے وہ گزر جاتے ہیں آفت کی طرح

یہ نرالی آزمائش ہے کہ مجھ سے رنج ہے
آزماتے ہیں محبت کو محبت کی طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا تمہیں بھی بے قراری ہے کسی کی یاد میں
نکلے جاتے ہو جو قابو سے طبیعت کی طرح

مرنے والے زندگی بھر کی مصیبت بھول جائیں
دم نکل جائے اگر دشمن کی حسرت کی طرح

اے حسنؔ کل تک تم اس کو زہر فرماتے رہے
مے چڑھائے جاتے ہو کیوں آج شربت کی طرح

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف خاے معجمہ

فغان و شیونِ عاشق وہاں ہوں کیا گستاخ
کبھی نہ اُس کی گلی میں چلے صبا گستاخ

ہمیشہ تم مجھے کہتے ہو بے حیا گستاخ
دھری رہیں گی یہ باتیں جو میں ہوا گستاخ

تمہاری شانِ عطا نے قوی کیا دل کو
تمہارے مہر و وفا نے مجھے کیا گستاخ

یہ رات کون تھا دشمن کے گھر کہو تو سہی
مجھے تو کہتے ہو بے شرم بے حیا گستاخ

مقابل آئنہ ہر دم رہے تو کچھ نہ کہو
میں اک نگاہ ہی کرنے سے ہو گیا گستاخ

میں ایک بوسہ کی خواہش پہ بے ادب ٹھہروں
تمہارے غنچۂ لب سے رہے صبا گستاخ

عدُو نے ایک نہ مانی وہ با اَدب ٹھہرا
بجا درست کہا میں نے میں ہوا گستاخ

خدا نخواستہ بے دست و پا بنایا ہے
یہاں تک آپ کی خدمت میں ہے حنا گستاخ

لپٹ کے لے ہی لیے میں نے اے حسنؔ بوسے
وہ کہتے ہی رہے او بے اَدب بھلا گستاخ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف دال مہملہ

جتنا زمین سے ہے فلک ہفت میں بلند
اُس سے اُسی قدر ترے دَر کی زمیں بلند

گو قدر میں ہے رُتبۂ خلدِ بریں بلند
لیکن ترا مکان ہے اُس سے کہیں بلند

بزمِ عدُو نہیں شبِ وصلِ عدُو نہیں
اب کس طرح سے ہو نگہِ شرگیں بلند

خاموش ادب کے ساتھ کٹا دوں سر کس طرح
ہو قتل گہ میں غلغلۂ آفریں بلند

اُونچا ہو آسمان ترے دَر سے کس طرح
ہو جائے آسمان سے کیوں کر زمیں بلند

فریاد ہم سے خاک نشینوں کی کیا کرے
جب آسماں سے بھی ہو ترا شہ نشیں بلند

اُترے نہ دل سے دل میں جو اُترے وہ دل نشیں
ہوتی ہے اُس مکان سے قدرِ مکیں بلند

بیکار سر جھکانے سے کیا فائدہ مجھے
جب تجھ سے تیغ ہی نہ ہوا اے نازنیں بلند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آئے اگر ہوا بھی کبھی کوئے یار سے
شعلے کرے نہ یوں نفس آتشیں بلند

اُن کے تو جلوے عرش سے اُونچے نکل گئے
ہے مہر بھی بلند پر اِتنا نہیں بلند

چُپ چاپ دشتِ نجد سے ناقہ نکل چلے
شورِ جرس نہ ہو مرے محمل نشیں بلند

مجنوں کی رُوح خوابِ عدم سے نہ چونک اُٹھے
مرقد سے ہو نہ شورِ قیامت کہیں بلند

ہے جس کے دل میں یادِ رُخِ یار اے حسنؔ
ہو اُس کے منہ سے نور دمِ واپسیں بلند

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف ذال معجمہ

نظر بد کے لیے تو نے جو باندھا تعویذ
ڈال کر باہیں گلے سے ترے لپٹا تعویذ

عشق کے جن کا اَثر جن پہ ہوا پھر نہ بچے
اس بَلا پر نہیں چلتا کوئی گنڈا تعویذ

نہیں آتا نہیں آتا وہ کسی صورت سے
نہیں ملتا نہیں ملتا کوئی چلتا تعویذ

عاملو دردِ جُدائی بھی کہیں مٹتا ہے
مفت میں ہار گلے کا مرے ہو گا تعویذ

اُس کے جوبن پہ تصدق ہیں ہزاروں عاشق
نقشِ تسخیر ہے اے بت ترے سر کا تعویذ

مرنے والے ترے پھر کس لیے بے چین رہیں
ہو ترا نقشِ کفِ پا جو لحد کا تعویذ

دیکھنا دیدۂ بسمل کا ہنسی کھیل نہیں
باندھ لیں پہلے ذرا آپ نظر کا تعویذ

آہ پُر سوز تری شعلہ فشانی دیکھوں
غیر نے میرے جلانے کو جلایا تعویذ

نہ ہوا پر نہ ہوا آہ حسنؔ کو آرام
ہم نے دنیا میں نہ چھوڑا کوئی گنڈا تعویذ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف رائے مہملہ

آئے میری قضا اَدا ہو کر ❁ دم نکل جائے مدعا ہو کر
چھپ گیا یار خود نما ہو کر ❁ رہ گئی چشمِ شوق وا ہو کر
ہم ترے دَر سے مٹ کر اُٹھیں گے ❁ جم کے بیٹھے ہیں نقشِ پا ہو کر
مار رکھیں گی شوخیاں اُن کی ❁ جان لے گی اَدا قضا ہو کر
فخر کی جا ہے بزم دشمن سے ❁ نکلے ہم اُن کا مدعا ہو کر
نام زندہ ہے مرنے والوں کا ❁ جی گئے کشتۂ ادا ہو کر
روزِ فردا کی باندھ دی صورت ❁ تیرے پردہ نے آج وا ہو کر
قید افکار دین و دنیا سے ❁ چُھٹ گئے تیرے مبتلا ہو کر
ہم غریبوں سے لعل لب تیرے ❁ سستے چھوٹے گراں بہا ہو کر
بے قراروں سے اُن کو شرم آئی ❁ شوخیاں رہ گئیں حیا ہو کر
مر کے جی جاؤں میں جو دم میرا ❁ ٹوٹے دشمن کا آسرا ہو کر
کیا کہوں کیا ہے میرے دل کی خوشی ❁ تم چلے جاؤ گے خفا ہو کر
ہجر کے انقلاب کس سے کہوں ❁ کھائے جاتا ہے غم غذا ہو کر
دیکھوں تم کو بھی اپنے حال کو بھی ❁ سامنے آؤ آئنہ ہو کر
ہو گیا خاک نقشِ پا کی طرح ❁ تیرے قدموں سے میں جدا ہو کر
دے کے دل اُن کو ہم چھٹے دل سے ❁ ہو گیا رنج فیصلہ ہو کر
شبِ دیجورِ ہجر اور عاشق ❁ اُف یہ اندھیر مہ لقا ہو کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شورِ محشر جگانے آئے ہمیں ❁ تیری رفتار کی صدا ہو کر
ہائے وہ وقت میں ہنسوں اور وہ ❁ کوسنے دیں مجھے خفا ہو کر
رُوٹھ کر اُن سے ہم کہاں جیتیں ❁ وہ منا لیتے ہیں خفا ہو کر
منہ دِکھانا اُنھیں نہیں آتا ❁ کیا کرے گا دل آئنہ ہو کر
حُسن والوں میں ہے وہ یکتائی ❁ سایہ تک رہ گیا جدا ہو کر
پھنس گیا دل تو چھوڑ دو ہم کو ❁ اب کہاں جائیں گے رِہا ہو کر
دشمنوں نے بھرے ہیں کان اُن کے ❁ کیا کرے آہ دل رَسا ہو کر
میں تو خوش ہو کے یوں دعائیں دوں ❁ آپ کوسیں مجھے خفا ہو کر
پاؤں رکھتے نہیں زمیں پر وہ ❁ خاک پاؤں گا نقشِ پا ہو کر
کر دیا فاش پردۂ محشر ❁ چشم دلبر نے فتنہ زا ہو کر
دل سے کچھ کہہ رہی ہیں وہ آنکھیں ❁ دیکھیں کیا ٹھہرے مشورہ ہو کر
ہائے سب دل کے بھید کھول دیے ❁ تو نے اے چشمِ شوق وَا ہو کر
صورِ محشر ہے نالۂ بلبل ❁ گوشِ گل کیوں نہ اے صبا ہو کر
آہ دل بھی اَثر سے یا قسمت ❁ ہاتھ اُٹھائے مری دعا ہو کر
ہاتھ اُٹھا کر تلاش دل سے حسنؔ ❁ بیٹھ رہیے شکستہ پا ہو کر

❁

دردِ دل لب پہ نہ لائیں کیوں کر ❁ جب چھپو تم تو چھپائیں کیوں کر
ہم لگی دل کی بجھائیں کیوں کر ❁ عشق کو آگ لگائیں کیوں کر
ناتواں زندۂ جاوید ہوئے ❁ ضعف میں جان سے جائیں کیوں کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اشک پینے کو تو غم کھانے کو ❁ اُنھیں مہمان بلائیں کیوں کر
ہم کہاں لذّتِ دیدار کہاں ❁ ناتواں حشر اٹھائیں کیوں کر
دلِ مشتاق ہدف ہے دیکھیں ❁ تیر بنتی ہے ادائیں کیوں کر
جب نزاکت نے قدم پکڑے ہوں ❁ پھر مرے بس میں وہ آئیں کیوں کر
آئنہ سے بھی جو شرماتے ہوں ❁ وہ مجھے شکل دکھائیں کیوں کر
آپ نازک ہیں تو ہم نا طاقت ❁ دل سے پھر ہاتھ اُٹھائیں کیوں کر
دلِ پُر سوز کو جلنا روزی ❁ اُن کو سینہ سے لگائیں کیوں کر
آنکھ لگ جائے تو پھر نیند کہاں ❁ کوئی دم آنکھ لگائیں کیوں کر
سر دشمن ہے اور اُن کا زانو ❁ وہ مرے خواب میں آئیں کیوں کر
حسنِ حُورانِ بہشتی تسلیم ❁ پر تمہیں چھوڑ کے جائیں کیوں کر
وہ کبھی ہم سے کھلے ہیں نہ کھلیں ❁ دل کی اُمید بندھائیں کیوں کر
دردِ دل کون سنے کس سے کہیں ❁ اور چھپائیں تو چھپائیں کیوں کر
دل مرا ہاتھ میں لیں مشکل ہے ❁ بوجھ بھاری ہے اُٹھائیں کیوں کر
دیکھ کر جلوہ ہوئے ہیں خود گم ❁ مہر و مہ یار کو پائیں کیوں کر
یار دل مانگے ہم انکار کریں ❁ جان سے جان چُرائیں کیوں کر
اُلفت اور پردہ نشیں کی اُلفت ق جان اس غم سے بچائیں کیوں کر
کس طرح ضبط کریں رونے کو ❁ درد کو دل میں چھپائیں کیوں کر
نہ کہیں تو ہو کلیجہ ٹکڑے ❁ کوئی پوچھے تو سنائیں کیوں کر
نام لے لے کے پکاریں کس کا ❁ آنکھیں رو رو کے سُجھائیں کیوں کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نا ز سے جب وہ کہیں ہوش میں آ
پھر حسنؔ ہوش میں آئیں کیوں کر

نگہِ قہر ہے ہر لحظہ گرفتاروں پر
دیکھیے کیا غضب آتا ہے گنہ گاروں پر

قتل ہونے کی تمنا ہے یہ اُن ہاتھوں سے
خود گلا دوڑ کے ہم رکھتے ہیں تلواروں پر

ساقیا جامِ مئے سرخ کا پھر دَور چلے
دیکھ وہ کالی گھٹا چھائی ہے گل زاروں پر

بڑھ کے نکلے یہ قمر حسن میں تجھ سے توبہ
ایسے سو چاند تصدق ترے رُخساروں پر

بلبلو فصلِ بہاری کا بھروسہ کیا ہے
خاک اُڑ جائے گی دو روز میں گلزاروں پر

کر دے پامال ہی ظالم کہ یہ جھگڑا تو مٹے
ہاتھ رکھتا نہیں کوئی ترے بیماروں پر

تو نے اس شعلۂ عارض سے لگائی پھر لو
دلِ پُر سوز لٹاؤں تجھے انگاروں پر

پوچھنا چھوڑ دیا جب سے مری جاں تو نے
مُردنی چھائی ہوئی ہے ترے بیماروں پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے حسنؔ اُٹھو کمر باندھو چلو صبح ہوئی
بُجھ گئیں شمعیں وہ جوبن نہ رہا تاروں پر

جہان سے اُسے کیا کام جو ہو جان سے دُور
جو تم سے دُور ہے گویا ہے سب جہان سے دُور

ہوئے ہیں جب سے ہم اس دَر سے اس مکان سے دُور
ہمارے دم پہ بنی ہے تمہاری جان سے دُور

عدُو کے ہوتے کریں پاس ذلتِ عاشق
یہ بات ہے مرے نزدیک اُن کی شان سے دُور

وہ دستِ شوق کی گستاخیاں وصال کی شب
وہ اُن کا شرم سے کہنا دبی زبان سے دُور

بلائیں غیر کو میں جاؤں تو وہ فرمائیں
مری گلی سے مرے دَر مرے مکان سے دُور

ملا ہے آنکھ کے تارے سے وہ مہِ خوبی
غمِ فراق رہے یا رب اس قِران سے دُور

تلاش کر دلِ گم راہ بے نشاں ہو کر
یہی نشان ہے اُن کا کہ ہیں نشان سے دُور

یہ پاسِ اہلِ محبت کیا کہ محفل میں
رقیب کا نہ ہوا منہ تمہارے کان سے دُور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو راست باز ہیں کج رَو سے میل رکھتے نہیں
کہ تیر ملتے ہی ہو جاتے ہیں کمان سے دُور

عجب نہیں جو بُلایا ہو جَور کرنے کو
جنابِ دل نہیں کچھ میرے مہربان سے دُور

مرے نصیب کو گردش مجھے دیے چکر
پر اُن کا راہ پہ لانا تھا آسمان سے دُور

عدو کی بزم میں وہ بے بُلائے جاتے ہیں
مرے ہی پاس کا آنا تھا اُن کی آن سے دُور

خرامِ ناز کے نزدیک کوئی چیز نہیں
جو بات فتنۂ محشر کے ہو گمان سے دُور

وہیں چلا دلِ مضطر جہاں سن آیا تھا
اِسی میں خیر ہے رہنا مرے مکان سے دُور

یہ دل کا حال ہے ظالم تری جدائی میں
کہ جس طرح ہو کوئی اپنے مہربان سے دُور

نصیبِ غیر کھلا دل بھی پاس جان بھی پاس
غریبِ اہلِ وفا دل سے دُور جان سے دُور

غمِ فراق اور ایسا غمِ فراق حسنؔ
میں اُن کے دل سے، میرا حال اُن کے کان سے دُور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف زائے معجمہ

کیوں نہ ہو جلوۂ دیدار عزیز ❁ جان کس کو نہیں اے یار عزیز
کیا یوں ہی ملتے ہیں ملنے والے ❁ دوست اغیار ہیں اغیار عزیز
زندگی سے مجھے آنکھیں پیاری ❁ پیاری آنکھوں سے وہ دیدار عزیز
ہو بُرے وقت کا ساتھی نہ کوئی ❁ دوست بے فائدہ بے کار عزیز
دوست احباب ہیں دشمن اغیار ❁ دشمن اغیار تمہیں یار عزیز
حسن کو عشق سے پردہ محبوب ❁ عشق کو حُسن کا دیدار عزیز
سخت جانوں سے بچائے رہنا ❁ ہے اگر آپ کو تلوار عزیز
مجھے جنت سے وہ کوچہ پیارا ❁ تختِ شاہی سے درِ یار عزیز
رحم کر اب تو مری جاں مجھ پر ❁ ہیں مری جان سے بیزار عزیز
زندگی یہ ہے کہ اُن پر مر جائیں ❁ زندگی ہے ہمیں بے کار عزیز

کوچۂ دوست میں کیوں آئے حسنؔ
زندگی ہو جسے اے یار عزیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف سین مہملہ

تیز کرتا ہے چھری آج نگہبانِ قفس
ہائے کس نیند پڑے سوتے ہیں مرغانِ قفس

چہچہے کرتے تھے گلزار میں وہ دن تو گئے
اب کہو کیسی گزرتی ہے اسیرانِ قفس

خندۂ گل کے مزے جب اُنھیں یاد آئے ہیں
ہائے کس درد سے روتے ہیں اسیرانِ قفس

یُوں ہی کہہ دینا خدا کے لیے اُس گل سے صبا
تو جو کچھ دیکھ چلی حالِ اسیرانِ قفس

دیکھو تقدیر دکھاتی ہے تماشے کیا کیا
کوئی شایانِ چمن ہے کوئی شایانِ قفس

چھوٹ کر باغ سے آئے ہیں بچھڑ کر گل سے
اب کسے دیکھ کے بہلیں گے اسیرانِ قفس

ہم صفیرانِ چمن جی نہیں لگتا میرا
یاد آتی ہے مجھے صحبتِ یارانِ قفس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَثرِ نوحۂ بے تاب سے اللہ بچائے
ٹکڑے کرتا ہے جگر نالۂ مرغانِ قفس

اب میں بہلاؤں گا کس سے دلِ بے تاب اپنا
چھوڑے کیوں جاتے ہو تنہا مجھے یارانِ قفس

اے صبا لائی جو دو پھول تو کیا ہوتا ہے
چھوڑ کر آئے ہیں گلزار اسیرانِ قفس

اپنے صدقے میں خدا کے لیے چھوڑ اے صیاد
فصلِ گل آئی ہے بے چین ہیں مرغانِ قفس

کیوں ہمیں بھول گئے باغ بسانے والو
دیکھ تو جاؤ کبھی حالِ اسیرانِ قفس

رُخصتِ سیرِ چمن دے کہ پھر آئی ہے بہار
تیرا اللہ نگہبان نگہبانِ قفس

ہم غریبوں کے مقدر میں یوں ہی لکھا تھا
ہائے کہلائیں گے اک روز اسیرانِ قفس

ایک دن وہ تھا کہ ہم کرتے تھے سیرِ گلزار
ایک دن یہ ہے کہ ہیں قیدیِ زندانِ قفس

اے حسنؔ فصلِ بہاری کی ہے آمد شاید
پھر بنانے لگے صیاد جو سامانِ قفس

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف شین منقوطہ

غمِ اُلفت تجھے رکھے خدا خوش
خفا ہوں دل سے میں دل مجھ سے نا خوش

ستائیں بت میں خوش میرا خدا خوش
خوشی اُن کی اگر اب بھی ہوں نا خوش

جدا ہوتی نہیں اک آن کو بھی
کچھ اُن آنکھوں سے ہے اتنی حیا خوش

شبیہ یار سے میں کہہ رہا ہوں
کہو تو تم خفا ہو ہم سے یا خوش

تمہیں تو نذر میں ہم نے دیا دل
ہمیں بھی تم نے صاحب کچھ کیا خوش

نہ پوچھ اب حال او بے درد ہم سے
بلا سے تیرے ہیں غمگین یا خوش

خدا خوش رکھے تجھ کو جلوۂ یار
کہ تو نے غم زدہ دل کو کیا خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہی میری خوشی جس میں وہ خوش ہوں
خدا خوش رکھے وہ اب بھی ہیں نا خوش

اُٹھائے دیتے ہیں وہ اپنے دَر سے
دلِ بے تاب کیوں اب تو رہا خوش

تمہیں خوش پا کے میں نے کر لیا پیار
خوشی کی بات میں ہوتے ہیں نا خوش

خبر لو چل بسا بیمارِ فرقت
یہاں بیٹھے ہوئے ہیں آپ کیا خوش

ہمیں بے جلوۂ رنگینِ جاناں
نہ آئے گی بہارِ جاں فزا خوش

جو وہ دیں حُسن کی دولت کا صدقہ
نہ کیوں ہو اپنے گھر سے یہ گدا خوش

مجھے کیوں خوش نہ آئے پھر مرا غم
مرے غم سے ہے میرا دل رُبا خوش

حسنؔ ہم سے نہ چھوٹے گا وہ کوچہ
کوئی راضی ہو اِس میں یا ہو نا خوش

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف صاد مہملہ

بے وفاؤں سے نہ کر اے دلِ شیدا اخلاص
تو نے کم بخت نکالا ہے کہاں کا اخلاص

کس طرح کی یہ عداوت ہے یہ کیسا اخلاص
دوست سے رنج ہے دشمن سے تمہارا اخلاص

حُسنِ دل دار کو آنکھوں سے ہمیشہ کا رنج
شوقِ دیدار کا دل سے ہے پرانا اخلاص

جس قدر مجھ کو محبت تمہیں اُتنی رنجش
جس قدر تم کو عداوت مجھے اُتنا اخلاص

اپنے مطلب کا زمانہ ہے غرض اپنی غرض
دوستی نام ہے کس چیز کا کیسا اخلاص

جینے دیتی نہیں عاشق کو تمہاری اُلفت
چین لینے نہیں دیتا ہے تمہارا اخلاص

چاہنے والوں کو یوں قتل کیا کرتا ہے
دشمنی کہتے ہیں جلّاد اِسے یا اخلاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بےطلب جان اُنھیں دیتے ہیں دینے والے
وہ بڑھا لیتے ہیں دو روز میں ایسا اخلاص

چھوڑ کر ساتھ مرا پیار نکالا اُن سے
خوب ہی تو نے نباہا دلِ شیدا اخلاص

جان لے جائے گی اک روز تمہاری اُلفت
داغ دے جائے گا اک روز تمہارا اِخلاص

اے حسنؔ کہیے تو کیوں چھوڑ دیا وہ کوچہ
سنتے ہیں آپ میں اُن میں تو بہت تھا اخلاص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف ضاد معجمہ

ہم گدا تیرے ہمیں فرماں روائی سے غرض
ہے شہِ خوباں ترے دَر کی گدائی سے غرض

تم اِسے رِندی کہو یا پارسائی زاہدو!
یار کے دَر پر ہے ہم کو جبہ سائی سے غرض

آنکھیں جھپکیں ہوش جائیں کوئی مر جائے مگر
اُن کے حسنِ شوخ کو ہے خود نمائی سے غرض

آشیاں اُجڑا، خزاں آئی، قفس میں پر نچے
ہائے اب کس کے لیے رکھیں رہائی سے غرض

پھر چلیں شاید وہ اپنی بزم میں دے دیں جگہ
ہے دلِ مایوس قسمت آزمائی سے غرض

دل ہمارا ہم کو دو تم کو اگر ملنا نہیں
روز کے جھگڑوں سے مطلب اِس لڑائی سے غرض

جاں بلب ہو یا کوئی بے دل اُسے مطلب نہیں
ہے اَدائے دل رُبا کو دل رُبائی سے غرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان اُن کو کیا کہا جینے کے لالے پڑ گئے
ہائے وہ رکھنے لگے اب بے وفائی سے غرض

بٹ رہی ہے بادۂ اُلفت چلو رِندو چلو
حضرتِ زاہد ہی رکھیں پارسائی سے غرض

خاک ڈالے سلطنت پر تاج پھینکے خاک پر
کوچۂ جاناں میں ہو جس کو گدائی سے غرض

اے حسنؔ وہ بُت ملے تجھ سے خدا کا نام لے
یہ نہ نکلے گی تری ساری خدائی سے غرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف طاے مہملہ

قاصد میں کیا بیان کروں ماجراے خط
لکھا مرے نصیب کا ہے مدعاے خط

تجھ کو اور اُن کی بزم میں قاصد جگہ ملے
وہ اور دل لگا کے سنیں ماجراے خط

اس خط کے دیکھتے ہی مرے ہوش اُڑ گئے
اے نامہ بَر سناؤں میں کیا ماجراے خط

خط بھی نہ آئے آپ کا اور آپ بھی نہ آئیں
وہ ابتداے خط ہے تو یہ انتہاے خط

اچھا ملا جواب حسنؔ خطِ شوق کا
ہے نامہ بَر کے ہاتھ میں خنجر بجاے خط

شاید جب اُن کے مصحفِ عارض پر آئے خط
تفسیر بن کے ہم کو یہ سورت پڑھائے خط

جلاد سخت جاں ہوں میں ایسا کہ وقتِ قتل
تلواریں تو ہزار لگائے نہ آئے خط

کھل جائے گی رقیب کی اُلفت ہماری چاہ
وہ دن تو ہو کہ آپ کے عارض پر آئے خط

مدت کے بعد آج وہ آنے کو لکھتے ہیں
کیوں کر نہ اپنی آنکھوں سے عاشق لگائے خط

آتا ہے خالی ہاتھ حسنؔ نامہ بَر مرا
قسمت جواب دے تو کہو کون لائے خط

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف ظاے معجمہ

جب تک وہ بد زباں نہ ہوئے تھے کیا لحاظ
اب بد لحاظ سن کے تو ہم سے ہوا لحاظ

میں اور دشمنوں کی سنوں لن ترانیاں
کیا جانے کس لحاظ سے میں کر گیا لحاظ

وہ کہتے ہیں ملوں جو میں تم سے تو کیا نہ ہو
بس دُور ہی کا پاس ہے اور دُور کا لحاظ

کیوں کر میں جاؤں اور وہ مجھ کو بلائیں کیا
اُن کو عدو کا پاس مجھے بات کا لحاظ

اب تم بُرا کہو تو ہمیں بزمِ غیر میں
تم سے گئی جو شرم تو ہم سے گیا لحاظ

دشمن کے گھر جبھی تو شبِ وعدہ تم رہے
میرا بڑا خیال ہے تم کو بڑا لحاظ

اے دل وہ تجھ کو منہ پہ کہیں یوں بُرا بھلا
آنکھوں کی شرم بھی نہ رہی جب تو کیا لحاظ

اب بھی تمہیں لحاظ نہیں شرم چاہیے
بے شرم بے لحاظ سنا اور کیا لحاظ

تیری بھی کس قدر ہے بُری زندگی حسنؔ
دنیا کی تجھ کو شرم نہ کچھ دین کا لحاظ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف عین مہملہ

اپنی ضیا دکھائے چمک کر ہزار شمع
کیا تاب ہے کہ پائے تمہاری بہار شمع

جلتا ہے اُس کا دل بھی مرے سوزِ ہجر پر
روتی ہے میرے حال پہ کیا زار زار شمع

بے نور ہے حضور رُخِ پاکِ آفتاب
ہے بے فروغ پیش کف پائے یار شمع

کہتی ہے انجمن میں مزے گل کو دیکھ کر
اے جانِ شمع تیری ضیا پر نثار شمع

محروم و نا مراد رہیں آہ دل جلے
اور اُن کی بزمِ ناز میں یوں پائے بار شمع

ممکن نہیں کہ سامنے اُس کے فروغ پائے
جل جل کر اپنے دل کا نکالے بخار شمع

آئینہ طوطیوں میں چکوروں میں ماہ تاب
گلشن میں پھول بزم میں ہے روئے یار شمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گر صبح ہوتے اُس کو بڑھا دے وہ جانِ گل
گل ہو کے بلبلوں کو کرے بے قرار شمع

پروانے کس طرح سے نہ ہوں شمع پر نثار
قربان حسنِ یار ہے پروانہ وار شمع

وہ دل جو حُسنِ یار سے محرومِ نور ہے
تاریک گھر ہے جس میں نہیں جلوہ بار شمع

جل جل کے خاک ہو وہ حسد سے پرائے حسنؔ
پائے نہ حُسن جلوۂ روے نگار شمع

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف غین معجمہ

پوچھے کوئی ہمارے جگر سے بہاے داغ
سکہ ہے شاہِ عشق کا مہر طلاے داغ

آخر دوا ہے داغ مگر سوزِ عشق نے
افسوس چھوٹتے ہی ہمیں دی دواے داغ

مہر فلک نے پھیر لیا منہ کو شرم سے
آئی فروغ پر جو بہار ضیاے داغ

کیا لطف پائیں تیری محبت کا بوالہوس
داغ آشناے دل ہے نہ دل آشناے داغ

جس کو زمانہ بلبلِ ہندوستاں کہے
اب کون ہے حسنؔ شعرا میں سواے داغؔ

بے درد کو جھلک بھی نہ اپنی دکھائے داغ
جس دل میں درد ہو اُسے اپنا بنائے داغ

دل تم سے مل کے سوزِ جدائی سے کیوں جلے
کیوں اپنے اچھے خاصے جگر کو لگائے داغ

ہے کوئی جو تمہاری محبت میں یوں جلے
ہے کوئی جو ہماری طرح سے اُٹھائے داغ

ہنس ہنس کے تم جو کرتے ہو وعدہ وصال کا
اس وعدہ نے ضرور جگر کے مٹائے داغ

بخشے اگر عروج تجلّیِ سوزِ عشق
قندیلِ عرش پر بھی حسنؔ فخر پائے داغ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف فا

اُس رُخ پہ گیسوے رَسا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف
ہے گردِ مہ کالی گھٹا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

وہ ہم سے کچھ کھنچنے لگے ہم اُن سے کچھ رُکنے لگے
غماز ظالم کہہ گیا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

ہے کس کے آنے کی خبر چمکا ہے بختِ رَہ گزر
ہیں جمع لاکھوں مبتلا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

ہنگامہ حُسن و عشق کا ہم تم اگر کر دیں بپا
ہو جائے مخلوقِ خدا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

دشمن اُڑائیں پے بہ پے ہم یوں رہیں محروم مے
اے ساقیِ رنگیں اَدا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

اللہ دل کو کیا ہوا یا ربّ جگر کیوں دُکھ گیا
ہے پہلوؤں میں دردسا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

وہ نازنیں، میں سخت جاں، تیغ و گُلو کا اِمتحاں
احباب مصروفِ دُعا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دشمن نے جو اُن سے جڑی قاصد نے وہ ہم سے کہی
ہے بدگمانی کا مزہ کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

ملتا جو آہوں کو اَثر رہتا نہ دشمن ہی کے گھر
ہوتا خیالِ دل رُبا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

وہ آستیں اُلٹے ہوئے ہاتھوں میں تلواریں لیے
کشتے پڑے ہیں جا بجا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

جب ابتدا تھی عشق کی تھا دل کو میرا دھیان بھی
آتا رہا جاتا رہا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

سلطانِ خوباں آئے گا ہر راہ میں میلہ لگا
کاسہ لیے لاکھوں گدا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

محبوبِ جانِ زار بھی پیارا حسنؔ دل دار بھی
دل آج کل ہے آپ کا کچھ اِس طرف کچھ اُس طرف

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف قاف

آنکھیں جب پھوٹیں تو دیکھا جلوۂ زیبائے عشق
کوڑیوں کے مول ہم کو مل گیا سودائے عشق

یار کا جلوہ اگر دَیر و حرم میں دیکھتا
خاک اُڑاتا جنگلوں میں کس لیے رُسوائے عشق

جو ہوا بدنام اُلفت نام نیک اُس کا رہا
اُس کی عزت ہوگئی جو بن گیا رُسوائے عشق

پرتوِ داغِ محبت کی تجلی دل میں ہو
شمع لیلیٰ دل ہو یا رب جلوۂ لیلائے عشق

پھر بہار آئی بڑھے جوشِ جنوں کے ولولے
پھر نئے سر سے ہوا پیدا مجھے سودائے عشق

خون ہو جائے وہ کم بخت آنکھ جو پُرنم نہ ہو
خاک ہوجائے وہ دل جس میں نہ ہوسودائے عشق

شورِ محشر کیا سنے صورِ قیامت کیا سنے
شورِافگن جس کے کانوں میں رہے غوغائے عشق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں عالم سے مجھے کھو کر ملا ہے آج تو
مرحبا صد مرحبا اے جلوۂ زیبائے عشق

چاہ اُس بحرِ لطافت کی ہے دل میں موجزن
ایک کوزے میں لیے بیٹھے ہیں ہم دریائے عشق

سوزِ غم کے دل جلوں دل سوختوں کے دل کباب
بے گناہوں کا لہو ہے بادۂ مینائے عشق

بزمِ محشر میں بھی پیارے بے ترے رونق نہیں
انجمن آرا ہو اب اے انجمن آرائے عشق

داغِ دل مُرجھا گئے زخموں کے گل کمھلا گئے
کوئی جلوہ اِس طرف بھی اے چمن آرائے عشق

بزمِ جاناں میں ہوئی ذلت تو کیا شکوہ حسنؔ
آبرو سے کچھ غرض رکھتا نہیں رُسوائے عشق

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف کاف

جب ہمیں پہنچے نہ کوئے یار تک ❁ خاک کیا جائے درِ دل دار تک

موت بھی کیا جانے کچھ بیمار ہے ❁ کیوں نہیں آتی ترے بیمار تک

ہو جو وہ بے پردہ روشن ہوں ابھی ❁ دل تو دل دل کے چھپے اَسرار تک

جاں بلب ہوں پا شکستہ ناتواں ❁ کوئی پہنچا دے درِ دل دار تک

حشر سے پہلے ہو یا ہو حشر میں ❁ اور جیتے ہیں ترے دیدار تک

پُر شکستوں ناتوانوں کی خبر ❁ اُڑتے اُڑتے جائے کیا گلزار تک

دل جلوں دل سوختوں کا سوزِ دل ❁ پھونک دے گا آہ آتش بار تک

یار تجھ کو رحم کس دن آئے گا ❁ اب ترس کھانے لگے اغیار تک

تلخ کامیِ مریضِ ہجر آہ ❁ بد مزہ ہے لذّتِ آزار تک

یاد رکھ ظالم کہ ہے قدرِ ستم ❁ میرے دل تک میری جانِ زار تک

ہم ہیں وہ برگشتہ قسمت قاتلو ❁ تم تو کیا منہ پھیر لے تلوار تک

ہم تو مجنوں ہیں اگر دیکھیں وہ حُسن ❁ ہوش کھو دیں عاقل و ہشیار تک

خاک ہم سے نامُرادوں کی حسنؔ
خاک پہنچے دامنِ دل دار تک

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف لام

کہنے کو کہہ لو کہ میرا ہے وہ قاتل قاتل
سچ اگر پوچھتے ہو تو ہے یہی دل قاتل

لے خبر جلد چلا اب ترا بسمل قاتل
دو گھڑی سے کہے جاتا ہے یہ قاتل قاتل

واہ وا اے نگہِ یاس ترا کیا کہنا
آج جلاد ہے بسمل تو ہے بسمل قاتل

کیوں بگڑتا ہے نہ بیٹھیں گے چلے جائیں گے
رہے آباد ہمیشہ تیری محفل قاتل

کشتۂ ناز اس انداز سے پھڑکا تڑپا
قتل کرتے ہی ہوا آپ بھی بسمل قاتل

خون بسمل اُسے دے جائے حنا کا دھوکا
میرے اللہ شہیدوں میں ہو داخل قاتل

آستیں اُلٹے ہوئے ہاتھ میں تلوار لیے
آج خوں ریزیِ بسمل پہ ہے مائل قاتل

شربتِ دید کے پیاسوں کی یوہیں پیاس بجھے
لا پلا دے مجھے جامِ سمِ قاتل قاتل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شربت وصل تو بیماروں کو ملنے سے رہا
کاسۂ زہر کے بھی کیا نہیں قابل قاتل

ہے گرفتار عجب کشمکش ہجر میں جاں
کردے آسان خدارا میری مشکل قاتل

یا لگادے کوئی وہ ہاتھ کہ جھگڑا کٹ جائے
یا ابھی کھول کر آغوش گلے مل قاتل

جاں فزائی ہے ہر انداز سے اُس کے پیدا
اے حسنؔ پر ہے یہ بے مہریِ قاتل قاتل

زہر ہی سے میں کروں چارۂ بیماریِ دل
لاؤں اب اُن کو کہاں سے پئے غم خواریِ دل

نہ کوئی چارۂ دل ہے نہ خبرداریِ دل
ہائے بیماریِ دل وائے گرفتاریِ دل

دل لگا کر نہ سنی تم نے کبھی زاریِ دل
عاقبت جان کو بھی ہو گئی بیماریِ دل

کسے مطلب ہے سنے کون ہماری فریاد
ہاں مگر خود ہی کہیں خود ہی سنیں زاریِ دل

ناصحا سچ ہے نہیں دل کا پھنسانا اچھا
اور جو بھاتی ہو ہمیں طرزِ گرفتاریِ دل

بے حجابانہ چلے آیئے پردہ کیسا
یا میں بیمارِ غمِ ہجر ہوں یا زاریِ دل

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے کسی میری عیاں حالِ دلِ زار سے ہے
ٹپکی پڑتی ہے مری شکل سے ناچاریِ دل

عشق اور عشقِ بُتاں ہائے مصیبت میری
درد اور دردِ فراق آہ گرفتاریِ دل

شوقِ دیدار سے کھنچ آئی ہے جان آنکھوں میں
تم جو آ جاؤ تو آسان ہے دشواریِ دل

مری قسمت یہ کہاں تھی کہ دھریں دل پہ وہ ہاتھ
آ کلیجے سے لگا لوں تجھے بیماریِ دل

اے دل آزار تجھے خاک کہوں میں دل دار
جان جانے پہ بھی کی تو نے نہ دل داریِ دل

مل گئے خاک میں سب چاہ کے دعوے افسوس
بے وفاؤں نے نہ کی قدرِ وفاداریِ دل

اپنی صورت تو حسنؔ دیکھیے آئینہ میں
کوئی چھپتی ہے چھپائے سے یہ بیماریِ دل

لباس رکھیں گے ثابت کبھی نہ بھول کے پھول
ہوئے ہیں وحشیِ اُلفت ہمارے پھول کے پھول

قدم سے اُن کے لگی پھرتی ہے بہارِ چمن
نہ کیوں ہوں نقشِ کفِ پا مرے رسول کے پھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دکھائے گی یہ گراں بار یہ الم تاثیر
کہ تجھ سے اُٹھ نہ سکیں گے ترے ملول کے پھول

گلے میں ہار پہنتا ہے جب مرا گل رو
نہال ہوتے ہیں کیا کیا خوشی میں پھول کے پھول

دلِ فسردہ کو کیوں خار دیتے ہیں کہہ دو
نہ کھل کھلا کے ہنسیں تربتِ ملول کے پھول

ہمیں فروغِ کواکب سے ہو گیا روشن
چمک رہے ہیں یہ فیل فلک کی جھول کے پھول

خیال میں تری پوشاک زعفرانی ہے
رُلا رہے ہیں مجھے دشت میں ببول کے پھول

چمکتے گال ترے اُن میں لطف رنگینی
یہ آئنے کے ہیں آئینے اور پھول کے پھول

خدا اُڑا دے زمانے سے تجھ کو اے صرصر
کہ تو نے سمجھے سزاوار خاک دُھول کے پھول

یہ راہ گیروں کو رستہ بھلائے دیتا ہے
تمہارے ہار میں ہیں کیا چراغِ غول کے پھول

نسیم چلتی ہے آیا ہے جھوم جھوم کر اَبر
بہار گاتے ہیں شاخوں پر جھول جھول کے پھول

بساطِ دہر کی نَے رنگیاں بہار پہ ہیں
شمار ہو نہ سکیں اُس کے عرض وطول کے پھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہاری یاد میں دنیا سے جو اُداس گئے
چڑھائے اُن کی لحد پر نہ تم نے بھول کے پھول

ہماری نخل تمنا بھی بید مجنوں ہے
کہ پھل تو پھل نہ کبھی آئے اُس میں بھول کے پھول

جو تیری مست نگاہی کا ہے یہی عالم
تو آج کل میں اُٹھاتے ہیں رِند پھول کے پھول

قریب دورِ خزاں آ چکا ہے یاد رہے
نہ اے ہزار بہارِ چمن پہ پھول کے پھول

عیاں ہے عترتِ اطہر سے رنگ و بوے نبی
فروع کی ہیں یہ شاخیں تو ہیں اُصول کے پھول

یہ باغیوں نے دیے داغ کربلا میں حسنؔ
کہ چُن کے خاک کیے گلشن بتول کے پھول

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف میم

ہاتھ دھو بیٹھے جب اپنے سر سے ہم
پھر نہیں ڈرتے کسی خنجر سے ہم

کیوں جگر تھامے پھریں مضطر سے ہم
کیوں چلے جائیں تمہارے دَر سے ہم

غیر کی باتوں کو سن کر پی گئے
چپ رہے کیا جانیے کس ڈر سے ہم

خود پریشاں یار رُسوا غیر خوش
باز آئے اِس دلِ مضطر سے ہم

ہاتھ آئی دولتِ وصلِ صنم
خوش بہت ہیں آج اپنے گھر سے ہم

جوش پر سودائے وصلِ بت ہے آج
پھوڑتے پھرتے ہیں سر پتھر سے ہم

آئے تھے کیا جانے کیا حسرت لیے
پھر چلے محروم تیرے در سے ہم

سخت جانی کا برا ہو اے خدا
منفعل ہیں یار کے خنجر سے ہم

شیخ کو جن باتوں کی ہے آرزو
سنتے ہیں وہ سب لبِ ساغر سے ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقش پا سے شرط بد کر بیٹھے ہیں
مٹ کر اٹھیں گے تمہارے در سے ہم

دو قدم چلنے کی ایذا ہی سہی
زندہ ہو جائیں گے اک ٹھوکر سے ہم

گر یہی ہے شورِ فریاد و فغاں
تو نکالے جائیں گے محشر سے ہم

بے خودی پوچھے جو کوئی کیا کہیں
کس اِرادے پر چلے ہیں گھر سے ہم

تو مئے دیدار کا وعدہ تو کر
پیاسے اُٹھتے ہیں ابھی کوثر سے ہم

ایک جانِ بے حقیقت کے لیے
دم چُرائیں کیا ترے خنجر سے ہم

ہائے جس پر تھا پڑا رہنا ہمیں
ہائے اِتنی دور ہیں اُس در سے ہم

اے محبت تیرے صدقے جایئے
ہم سے دل نا خوش دلِ مضطر سے ہم

آہ کیسی بے کسی کا وقت ہے
جاں بلب اور دُور تیرے دَر سے ہم

جب تو آئے درس گاہِ عشق میں
اے حسنؔ فاضل تھے اپنے گھر سے ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رازِ دل لاتے ہیں زباں تک ہم ❁ دُکھ بھریں اے خدا کہاں تک ہم
آہ وہ حال جس کو ڈر سے ترے ❁ لا بھی سکتے نہ ہوں زباں تک ہم
اور وہ ہم سے کھنچے جاتے ہیں ❁ منتیں کرتے ہیں جہاں تک ہم
نہ اُٹھا فتنہ گر کہ گر پڑ کر ❁ آئے ہیں تیرے آستاں تک ہم
دیکھ کر حسن یار کہتے ہیں ❁ دل کو سمجھائیں گے کہاں تک ہم
نہ اُڑا باغباں کہ گلشن میں ❁ اور ہیں آمدِ خزاں تک ہم
اُن کے کُوچے میں رہتے ہیں مہماں ❁ دور باشِ نگاہ باں تک ہم
نہ صدائے جرس نہ نقشِ قدم ❁ خاک پہنچیں گے کارواں تک ہم
آپ کے لطف نے تو قہر کیا ❁ خوب تھے جورِ آسماں تک ہم
آسماں تک گیا ہے سیلِ سرشک ❁ دل کو رویا کریں کہاں تک ہم
بے خودی میں ترا پتا پایا ❁ گم کے پہنچے ترے نشاں تک ہم
اُن کا آنا بھی اب نہیں منظور ❁ جان سے تنگ ہیں یہاں تک ہم

تیرا پیغام بھی سنا دیں گے
اے حسنؔ پہنچیں تو وہاں تک ہم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف نون

وہ کرم کرتے ہیں ہم پر جو ستم کرتے ہیں
پر ستم کرتے ہیں غیروں پہ کرم کرتے ہیں

ستم و جور وہ عشاق پہ کم کرتے ہیں
اب تو مدت میں غریبوں پہ کرم کرتے ہیں

نامہ بر اُن سے جو تو لائے جوابِ نامہ
شرط کچھ بدتے ہیں ہم ہاتھ قلم کرتے ہیں

چشم بد دُور عجب آنکھ ہے ماشاء اللہ
سجدے جھک جھک کے غزالانِ حرم کرتے ہیں

حسرت اُس پر ہے جو کم بخت اُنھیں یاد نہ آئے
میں تو مرتا ہوں اگر جور وہ کم کرتے ہیں

اُن کو ڈر ہے کہ یہ محشر میں نہ ہو دامن گیر
ذبح سے پہلے وہ ہاتھوں کو قلم کرتے ہیں

کیا اجل غیروں میں رہتی ہے شبِ غم تو بھی
رات بھر صبر تری جان کو ہم کرتے ہیں

سامنے داورِ محشر کے دِکھا دیں گے تجھے
مرنے والے بھی مری جان ستم کرتے ہیں

بات رکھنے کو دمِ نزع یہ میں کہتا ہوں
دیکھوں کیا کیا مرے مرنے کا وہ غم کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شبِ فرقت دلِ بیمار جو دُکھ جاتا ہے
لے کے ہم نام ترا سینے پہ دم کرتے ہیں

حال اب ہے یہ حسنؔ کا کہ بقول اُستاد
رات بھر ہائے صنم ہائے صنم کرتے ہیں

ایک عندلیب کیا ہے میں کہہ دوں ہزار میں
بس ایک تو ہی پھول ہے ساری بہار میں

اٹکی رہے گی رُوح جو لب ہائے یار میں
جیتا رہے گا کشتۂ فرقت مزار میں

اب اُس نگاہِ ناز کی آنکھیں ہی وہ نہیں
اے یاس چین کر تو دلِ بے قرار میں

حُسن اُن کا جوش پر ہے یہاں عشق زور پر
وہ اختیار میں ہیں نہ ہم اختیار میں

دل میں ہے جلوہ گر لبِ جاں بخش کا خیال
آئے ہیں زندگی کو لیے ہم مزار میں

پہلے تو ضبطِ عشق پہ قابو نصیب تھا
مجبوریاں بھی اب تو نہیں اختیار میں

وہ حسن ہے کہ قبضہ کرے دو جہان پر
وہ عشق ہے کہ کچھ نہ رہے اختیار میں

دیکھوں بہار رابطۂ حسن و عشق کی
پڑ جائے میری جان جو تصویرِ یار میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم کوتو جھوٹے وعدے جگائیں گے ساری رات
سوتا رہے نصیب شبِ انتظار میں

مجبور ہو کے کوئی جیا بھی تو کیا جیا
پر کیا کروں کہ موت نہیں اختیار میں

بے موت مجھ کو مار گیا جانِ جاں مرا
بے جان جی رہا ہوں غمِ ہجرِ یار میں

اُس فتنہ گر کے بس سے نکلنے کی ہو اُمید
طاقت اب اتنی بھی تو نہیں جانِ زار میں

جس نازنیں کو ناز نہ چلنے دے دو قدم
وہ کس طرح سے آئے مرے اختیار میں

دل میں خیالِ عارضِ پُر نورِ یار ہے
ہم شمع لے کر آئے ہیں اپنے مزار میں

عکسِ جمالِ عارضِ رنگین و پُر عرق
آئینہ کو بسائے گا عطر بہار میں

جائے نہ بعد دفن ترے دیکھنے کی آس
آئے نہ موت مجھ کو مری جاں مزار میں

اے غنچہ لب کہاں سے وہ لائے مثالِ لب
کلیاں ہوں لاکھ دامنِ ابرِ بہار میں

زاہد اگر حلال ہے فردوس میں شراب
پھر کیا گناہ ہے جو پئیں بزمِ یار میں

تجھ سے گلے ملے تو مہک اِتنی بڑھ گئی
ہیں ہار جیت میں گل فردوس ہار میں

وہ مر گئے جو زندہ وہاں سے پھرے حسنؔ
وہ جی گئے جو دفن ہوئے کوے یار میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر سخن میں وہ سحر کرتے ہیں ❁ مردے جیتے ہیں زندے مرتے ہیں
ہے ستم گر کی بات بات میں چھیڑ ❁ مجھ سے کہتا ہے تم پہ مرتے ہیں
دیکھ کر مجھ کو بولے دشمن سے ❁ ایک دل بَر پہ یہ بھی مرتے ہیں
تیغِ جلاّد مشکل آساں کر ❁ دم ترا مدتوں سے بھرتے ہیں
جو جوابِ سلام اُن سے دلائے ❁ ہم اُسے سو سلام کرتے ہیں
ہے ترے چال میں مسیحائی ❁ مٹ کے نقش زمیں اُبھرتے ہیں
خانۂ دل کی دیکھیے قسمت ❁ اُن کے تیرِ نظر اُترتے ہیں
میرے صبر و سکوں سے وقتِ ذبح ❁ ہوش جلاّد کے بکھرتے ہیں
حضرتِ دل وہی ہے دشمن جاں ❁ آپ جس بت کو پیار کرتے ہیں
میری اُلفت کا حال سن کے کہا ❁ جن کی موت آتی ہے وہ مرتے ہیں
دیکھیے فتنہ کیا اُٹھائے چرخ ❁ اُن کے کوچہ میں پاؤں دھرتے ہیں
خوش ہے اُن کے بناؤ پر کیوں دل ❁ کچھ وہ تیرے لیے سنورتے ہیں
حال میرا سنا جو قاصد سے ق بولے وہ جی سے کیوں گزرتے ہیں
کیا کسی ماہوش پہ دل آیا ❁ کیوں گریبان چاک کرتے ہیں
موت سے جن کو ڈر نہیں لگتا ❁ کب خدا سے وہ لوگ ڈرتے ہیں
ہمیں کس طرح سے یقیں آئے ❁ کہ ہمارا ہی دم وہ بھرتے ہیں
جن کی تقدیر میں بگڑنا ہے ❁ کب سنوارے سے وہ سنورتے ہیں
کوئی معشوق ناز کرتا ہے ❁ تو اُسے لاکھ عیب دھرتے ہیں
بھولے کہلاتے ہیں مگر عاشق ❁ پَر فرشتوں کے بھی کترتے ہیں
اُن کے فقروں میں ہم نہ آئیں گے ❁ ہم نے ایسے ہزاروں برتے ہیں
اِس ڈراوے سے ہے غرض اتنی ❁ یا ملو ہم سے ورنہ مرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب سر راہ ملتے ہیں مجھ کو ق یہ رقیبوں سے ذکر کرتے ہیں
جانتے ہو اِنہیں یہی ہیں حسنؔ ❁ یہ مرے دشمنوں پہ مرتے ہیں

ہو گئے ہم سے خفا وہ ایک ہی فریاد میں
حسرتیں کیا کیا بھری تھیں خاطرِ ناشاد میں

اشک آنکھوں میں کلیجہ ٹکڑے دل بے اختیار
ہم نے کیا کیا لطف پائے ہیں تمہاری یاد میں

کب رہے تھے تفتہ دل اُس گل کے پابند قفس
آگ لگ جائے الٰہی خانۂ صیاد میں

منع کرتا ہے تری نازک مزاجی کا خیال
ورنہ ہے تاثیر آفت کی مری فریاد میں

دولت و نعمت کی خواہش ہم فقیروں کو نہیں
اے خدا تاثیر بھر دے کاسۂ فریاد میں

ظلم اُٹھانے پر بھی آتے ہیں ترے کوچہ میں ہم
کچھ تو لذّت پائی ہے ظالم تری بے داد میں

لے چکے دل کس لیے پھر میرے پہلو پر نظر
اب دھرا کیا ہے ہمارے خانۂ برباد میں

لو خدا کے واسطے اپنا بنا لو اب مجھے
دونوں عالم چھوڑ بیٹھا میں تمہاری یاد میں

پھیر بیٹھا منہ جو میری سخت جانی دیکھ کر
آ گئی اُن کی ادا کچھ خنجر فولاد میں

حضرتِ اُستاد کے دیکھیں قدم چل کر حسنؔ
گر خدا پہنچا دے ہم کو مصطفٰے آباد میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مزے ہزاروں اُٹھا چکے ہیں وصال کے لطف پا چکے ہیں
گلے سے اُن کو لگا چکے ہیں لگی ہم اپنی بجھا چکے ہیں

کٹی ہے کیوں عقل تیری اے دل بیاں نہ کر اُن سے شوقِ کامل
دعاؤں پر تو وہ مجھ کو غافل ہزاروں باتیں سنا چکے ہیں

وہ صورتِ نازنیں دکھاتے مراد ہم اپنے دل کی پاتے
وہ کاش پھر خاک میں ملاتے ابھی جو ہم کو ملا چکے ہیں

رہے تھے کچھ روز زیست کے جو میں بچ رہا زندہ ہم نشینو
وہ اپنی دانست میں تو مجھ کو مٹا چکے ہیں گما چکے ہیں

ہزار محشر بپا ہوں اُن پر نہ جائیں اُٹھ کر کہیں وہ دم بھر
جو دونوں عالم کو چھوڑ کر گھر تری گلی میں بنا چکے ہیں

سنائیں ایسی مجھے برابر کے آگ لگ اُٹھے دل کے اندر
وہ صورتِ شمع مجھ کو شب بھر رُلا چکے ہیں جلا چکے ہیں

نہ ٹپکے صورت سے کس طرح غم رہیں نہ کیوں اپنی آنکھیں پُرنم
کسی نگاہِ شریر کی ہم کلیجہ پر چوٹ کھا چکے ہیں

مرادِ دل وہ نہ پائیں کیونکر ملے نہ کیوں اُن کو وصل دلبر
جو راہِ اُلفت میں کھا کے ٹھوکر نصیب اپنے جگا چکے ہیں

گیا یہ پھر اُن کے پاس دیکھو کٹی ہے مَت اِس کی کیسی یارو
سنا ہے ہم نے کہ کل حسنؔ کو وہ اپنے دَر سے اُٹھا چکے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیوانے ہیں جو اپنے دلِ زار کو ڈھونڈیں
دل جس نے چُرایا اُسی دل دار کو ڈھونڈیں

مٹ جائیں جو ہم تیرے سوا اور کو چاہیں
گم جائیں اگر اور طرح دار کو ڈھونڈیں

بت خانہ و کعبہ میں پتا اُس کا نہ پایا
اب جائیں کدھر آہ کہاں یار کو ڈھونڈیں

کیوں کنج قناعت میں بسر کرتے ہو زاہد
اُٹھو کسی معشوقِ طرح دار کو ڈھونڈیں

افسوس کہ وہ جلوہ کریں دل میں ہمارے
ہم آئنہ میں عکسِ رُخِ یار کو ڈھونڈیں

جو دیکھ چکے یار کے کوچے کی بہاریں
فردوس کو چاہیں نہ وہ گلزار کو ڈھونڈیں

زاہد سے کہو اُس کو تنفر ہے خودی سے
گم جائیں دو عالم سے پھر اُس یار کو ڈھونڈیں

دنیا میں پیا چاہیں جو زاہد مے کوثر
مسجد سے اُٹھیں خانۂ خمار کو ڈھونڈیں

پھر کوچۂ دل دار کی ہم خاک کریں جمع
پھر آؤ حسنؔ اپنے دلِ زار کو ڈھونڈیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ تو نظر اُٹھا کر اِدھر دیکھتا نہیں
کیوں کر کہوں کہ درد میرا لا دوا نہیں

وہ تم کہ جان لے کے بھی کرتے وفا نہیں
یہ ہم کہ پھر بھی شکوہ نہیں کچھ گلہ نہیں

مٹ جاؤں میں اگر تجھے مجھ سے نہ رنج ہو
مر جائے غیر گر میں ترا مبتلا نہیں

گھل گھل کے جس کے ہجر میں ہم ہو گئے تمام
افسوس وہ کہے کہ میں پہچانتا نہیں

ہیں آپ اگر مسیح تو اوروں کے واسطے
میرے تو دردِ دل کی بھی ہوتی دوا نہیں

وہ حال جس پہ غیر کے آنسو نکل پڑے
تم نے تو کان دھر کے ذرا بھی سنا نہیں

دشمن عزیز بخت عدو چرخ بر خلاف
اُٹھ کر میں تیرے دَر سے کہیں کا رہا نہیں

ساقی بھی ہے عدو بھی ہے مطرب بھی مے بھی ہے
اک تیری انجمن میں ہماری ہی جا نہیں

افسانۂ درازیِ شب ہائے غم نہ پوچھ
اب طولِ روزِ حشر سے کچھ ڈر رہا نہیں

وہ کون ہے وہ میں ہی تو خانہ بدوش ہوں
جس نا مراد کی تری محفل میں جا نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ غیر جس پہ لطف و کرم بے شمار ہیں
وہ میں کہ جس پہ جَور کی کچھ انتہا نہیں

اے دل خدا کے واسطے بچ ان بتوں سے تو
یہ عالم آشنا ہیں مگر آشنا نہیں

سب دل لگی تھی دم سے دل بے قرار کے
اب لطف نالہ ہائے شبِ غم رہا نہیں

تن تن کر آپ دیکھتے ہیں مجھ کو کس لیے
بندہ حسنؔ نہیں ہے کوئی آئنہ نہیں

کیوں جان سے بیزار ہوں کیوں دل سے خفا ہوں
دیوانہ ہوں جو تم سے جفا دوست کو چاہوں

یہ کیوں کہوں اغیار بُرے ہیں میں بھلا ہوں
سودا تو نہیں مجھ کو جو میں اُن سے بُرا ہوں

شکوہ نہ ہو نالوں سے جو اب آئے قیامت
ارمان بھرا میں تیری محفل سے اُٹھا ہوں

مدت کی محبت میں مصیبت میں قلق میں
یہ نام نکالا ہے کہ بدنام ہوا ہوں

مشہور ہے جو دوست کا ہے دوست وہ ہے دوست
جی میں ہے کہ میں اب کسی دشمن ہی کو چاہوں

ہیں لائق تعزیر خطاوارِ محبت
سچ کہتے ہیں دشمن میں سزاوارِ سزا ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اے آہِ شبِ غم تجھے غیرت نہیں آتی
مر جانے کی جا ہے کہ میں مشتاقِ قضا ہوں

کیوں ہوتی ہے دشمن کی ثنا سامنے میرے
کیا تیری یہ مرضی ہے کہ میں غیر کو چاہوں

کچھ منزلت و قدر نہیں میری کسی جا
عشاق میں دل شہر حسیناں میں وفا ہوں

دیکھے تو کوئی عشق سے یہ حُسن کی شوخی
ہیں وہ مہ عید اور میں انگشت نما ہوں

کہتا ہے یہ ہر نقش قدم یار کا مجھ سے
چل غیر کے گھر تک میں ترا راہنما ہوں

اے گردشِ افلاک کبھی یوں بھی تو ٹھہرے
قربان ہوں وہ مجھ پہ میں اوروں پہ فدا ہوں

وہ دیکھنے والے ہیں حسنؔ بگڑی بنی کے
بندہ میں اُنھیں کا ہوں بُرا ہوں کہ بھلا ہوں

اے خدا تقدیر نے پھر اُن سے سنوائی نہیں
اب ترے دَر کے سوا عالم میں سنوائی نہیں

سینکڑوں ارمان ہیں کچھ فکر تنہائی نہیں
یادِ جاناں میں یہاں کب محفل آرائی نہیں

باتوں باتوں میں ہم اُن کو لا چکے تھے راہ پر
تیری جلدی نے دلِ بے تاب سنوائی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر کہو بیمارِ فرقت کس سہارے سے جیے
تم معالج تم کو فکر چارہ فرمائی نہیں

ہے تمہارے قول پر حجت جمالِ دل فریب
سچ کہا تم نے کہ میں مشتاق و شیدائی نہیں

آہیں کس اُمید پر، اے دل یہ نالے کس لیے
کہہ چکے ہم تیری اُس محفل میں سنوائی نہیں

دستِ وحشت چاک کرنا جیب وداماں سوچ کر
کیا مری رُسوائیوں میں اُن کی رُسوائی نہیں

رشک اُن آنکھوں سے ہے جن کو میسر ہے جمال
حسرت اُس دل پر ہے جو تیرا تمنائی نہیں

کیا وہ دَر جس تک غریبوں کی پہنچ ہونے نہ پائے
کیا وہ کوچہ بے کسوں کی جس میں سنوائی نہیں

آنکھیں پائی ہیں وہ آنکھیں جو رہیں رونے سے خوش
دل ملا وہ دل جسے تابِ شکیبائی نہیں

ہر طرف حد نظر تک عالم گلزار ہے
اور ابھی پردے سے باہر حسن زیبائی نہیں

پھر اجل پھڑکا کے دم لینے سے کیا حاصل تجھے
جب وہ قاتل رقصِ بسمل کا تماشائی نہیں

جانِ عالم کیا ہے تیری چاہ تیری آرزو
کس طرح جیتا ہے جو تیرا تمنائی نہیں

جان لینی ہے تو حاضر ہے مگر یہ جان لو
جاں ستانی لائقِ شانِ مسیحائی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پردہ اُٹھتے ہی گرے غش کھا کے مشتاقانِ دید
کیا تماشا ہے کہ اب کوئی تماشائی نہیں

جان سے جاتا ہے عاشق تجھ کو سوجھا ہے سنگار
اے تغافل کیش یہ وقتِ خود آرائی نہیں

بزمِ محشر، شکوۂ دردِ جدائی، اور حسنؔ
کیا یہ تیری انجمن ہے جس میں سنوائی نہیں

بھلا ہو سخت جانی کا کہ اس نسبت کے قابل ہوں
ترا دل جان ہے میری مری جاں میں ترا دل ہوں

ابھی تو جاں بلب ہوں مردہ دل ہوں نیم بسمل ہوں
ترے کشتوں میں شامل ہوں تو میں زندوں میں داخل ہوں

تمہیں پہلی نظر میں دے کے دل مسرور و خوش دل ہوں
ترس کھانا کہ انجامِ محبت سے میں غافل ہوں

نہ میں تلوار کا گھائل نہ میں خنجر سے بسمل ہوں
شہیدِ ناز قاتل کشتۂ اندازِ قاتل ہوں

گناہِ عشق پر کیوں کر میں اُس محفل میں شامل ہوں
خطا ایسی پھر اے دل آرزو جنت میں داخل ہوں

جفا کارو کلیجہ نوچ لیتے ہیں مرے نالے
میں اک حسرت بھرے سینہ میں اک ٹوٹا ہوا دل ہوں

مرا دل لے کے کہتے ہو ذرا تو دل میں شرماؤ
ذرا تو دل میں شرماؤ میں کس کے دل میں قائل ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نرالے ڈھنگ ہیں اُن کی اَداؤں کے مرے دل کے
وہ بے تلوار قاتل ہیں تو میں بے زخم بسمل ہوں

مجھے حبّ وطن کھینچے لیے جاتی ہے پھر گھر کو
مدد اے خضرِ دشتِ بے کسی گم کردہ منزل ہوں

جفائیں تم کو آتی ہیں وفائیں مجھ کو آتی ہیں
تم اپنے فن میں کامل ہو میں اپنے فن میں کامل ہوں

تمہیں رنجش سہی میں وہ نہیں جو دوستی چھوڑوں
تغافل تم کرو میں وہ نہیں جو تم سے غافل ہوں

سُنا ہے آج مقتل میں وہ قتلِ عام کرتے ہیں
اِلٰہ العالمیں کیا میں بھی اِس نعمت کے قابل ہوں

تجلی اُن کی جس ذرّہ پہ ہو جاتی ہے کہتا ہے
فروغِ مہر ہوں چشم و چراغِ ماہِ کامل ہوں

بھلا دیتا ہے تاجِ خسروی کاسہ گدائی کا
مجھے جب یہ خیال آتا ہے کس کے دَر کا سائل ہوں

اُٹھا پردہ تو یہ اُلجھن ہوئی دیدار کی مانع
ادائیں سینکڑوں ہیں ایک دل کس کس پہ مائل ہوں

یہ مجبوری تو دیکھو جس ستم گر نے ستایا ہے
اُسی ظالم سے دادِ جورِ فرقت کا میں سائل ہوں

کہے دیتے ہیں حُسن و عشق جو کچھ ہونے والا ہے
وہ ظالم ہیں میں فریادی وہ قاتل ہیں میں بسمل ہوں

کچھ ایسی آفتوں کا سامنا ہوتا ہے فرقت میں
پکار اُٹھتا ہے دل میں بھی عجب کم بخت کا دل ہوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جدائی بے کسی دل ٹکڑے ٹکڑے جان آنکھوں میں
ترے نزدیک کیا میں اب بھی دُکھ بھرنے کے قابل ہوں

یہ حسن وعشق کی باتیں ہیں اِن کو کوئی کیا سمجھے
وہ جتنا مجھ سے کھنچتے ہیں میں اُتنا اُن پہ مائل ہوں

تجھے دل دے دیا ہے اِس سے بڑھ کر کیا خطا ہوگی
ستائے جا ستم گر میں ستانے ہی کے قابل ہوں

خدا جانے اُنھیں کیا ہو گیا ہے کیوں وہ قاتل ہیں
خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے کیوں میں بسمل ہوں

خیالِ ماسوا گم ہے ہجومِ آہ و نالہ ہے
میں محفل میں ہوں تنہائی میں، تنہائی میں محفل ہوں

خدا جانے خودی مجھ کو حسنؔ ترسائے گی کب تک
نگاہِ شوق و حُسنِ یار میں میں آپ حائل ہوں

بہاریں سی بہاریں ہیں گلِ چاکِ گریباں میں
گلستاں کے مزے ہم کو میسر ہیں بیاباں میں

ادا کی شوخیاں بے تابیوں کے رنگ میں ڈوبیں
یہ کس نے بھیج دی تصویر اپنی بزمِ خوباں میں

ہمارے ہاتھ میں ہوگا گریباں دستِ وحشت کا
اگر اک تار بھی باقی رہے گا جیب وداماں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جنونِ عشق میں جو دھجیاں ہو کر نہ اُڑ جائے
وہ کس دامن میں دامن وہ گریباں کس گریباں میں

پیا ہے آبِ خنجر، روز تازے زخم کھائے ہیں
خدا رکھے نہایت چین پائے کوے جاناں میں

ہمارے زخم للچائی ہوئی آنکھوں سے تکتے ہیں
خدا جانے اُنھیں میٹھا ہے کیا ایسے نمکداں میں

جو دشمن کو کرے خوش وہ نظر جب اس طرف آئے
جگر میں تیر ناوک دل میں ہو نشتر رگِ جاں میں

نہ کیوں ہو شمع پروانہ نہ کیوں ہو گل ترا بلبل
نہ ایسی شمع محفل میں نہ ایسا گل گلستاں میں

گئے سب خوش نوا زندانیِ دام وقفس ہو کر
بہار سبز پا اچھی گھڑی آئی گلستاں میں

نہ رکھا فرقِ تسخیر خرامِ ناز دل کش نے
تمہارے نقش پا میں خاتم دستِ سلیماں میں

صفائے حسن ہے محرومیِ دیدار کی باعث
نظر آتی ہے اپنی شکل ہم کو روے جاناں میں

خیالِ آمد لیلیٰ کی تعظیم اس کو کہتے ہیں
کہ اب تک گرد باد اُٹھتے ہیں مجنوں کے بیاباں میں

پہنچ جائیں حسنؔ اس دولت بیدار تک ہم بھی
جو خوابِ بخت خفتہ گھر کرے چشم نگہباں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہ سبزی ہے نہ سبزہ خاک اُڑتی ہے گلستاں میں
رہائی ڈھونڈنے آئی ہمیں کس وقت زنداں میں

مرے مذہب میں یہ رُسوائیِ اُلفت ہے اے مجنوں
کہ دل ٹکڑے نہ ہو اور چاک ہوں جیب و گریباں میں

دلِ ایذا طلب کو چین ہی آتا نہیں ہر گز
نہ جب تک ٹوٹ کر رہ جائیں سو نشتر رگِ جاں میں

جگر کرتے ہیں ٹکڑے کاملانِ وحشت و سودا
اُلجھ رہتے ہیں ایسے ویسے دامان و گریباں میں

ہمارا آشیاں کنج قفس قسمت نے ٹھہرایا
بہار اب قید تنہائی کے دن کاٹے گلستاں میں

جنابِ عشق کے حسنِ اَدب کو کوئی تو دیکھے
زلیخا اپنے ایواں میں ہو یوسف کنج زنداں میں

ہمیشہ کہہ کر آتے ہیں کہ اب ہر گز نہ آئیں گے
مگر یہ عہد یاد آتا ہے جا کر بزم جاناں میں

بہارِ عارضِ رنگیں کے جلوے ہیں بہاروں پر
کہ غنچہ ہے ہزاروں جنتوں کا بزمِ جاناں میں

لگا دے تیر کوئی صبر کر لوں جانِ غم کش کو
ستم گر میں لگی دل کی بجھا لوں آپ پیکاں میں

تمہیں تو ایک دم کی گرمیِ صحبت سے نفرت ہے
تمہاری یاد کیوں کر رہتی ہے دل ہائے سوزاں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں ہر ذرّہ میں محمل ہے ہر محمل میں لیلیٰ ہے
جناب قیس آئے ہی نہیں دل کے بیاباں میں

مجھے تڑپا دیا ہے دردِ تو نے تو سہی ظالم
تجھے بھی چین میں لینے نہ دوں شب ہائے ہجراں میں

وہ سچ کہتے ہیں چاکِ پیرہن سے کھل گیا پردہ
خجل ہو کر حسنؔ منہ ڈالیے کس کے گریباں میں

چلو سودائیو کیا کر رہے ہو دشتِ ویراں میں
مبارکباد جنت لٹ رہی ہے کوے جاناں میں

نظر آتے ہیں کچھ کچھ تار اب تک جیب و داماں میں
ذرا منہ ڈال اے دستِ جنوں اپنے گریباں میں

گلستاں سے ہوائے عشق لائی کوے جاناں میں
خوشا تقدیر آئے ہم بیاباں سے گلستاں میں

خدا رکھے عجب رنگینیاں ہیں بزمِ جاناں میں
بہار اک غنچۂ افسردہ ہے اپنے گلستاں میں

بہارِ حسن خوباں دل میں دل بزمِ حسیناں میں
گلستاں ہے بیاباں میں بیاباں ہے گلستاں میں

جنابِ دل اُٹھو اللہ والی ہے غریبوں کا
ترس کھا کر کوئی پہنچا ہی دے گا کوے جاناں میں

ادھر بھی کوئی چُلّو دم قدم کی خیر ہو ساقی
بھلا ہو ہم بھی آ بیٹھے ہیں داتا بزمِ رنداں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہاں کا دل کسے کہتے ہیں بوسہ جان بھی دے دی
ہمیں لینے کے دینے پڑ گئے بزمِ حسیناں میں

ہنسے وہ میری وحشت پر تو وحشت سے ہوئی نفرت
کیا ہے خندۂ دنداں نما نے بخیہ داماں میں

ہوائے وصل لیلیٰ خاکِ مجنوں کی گرہ میں ہے
بگولے ڈھونڈتے پھرتے ہیں محمل کو بیاباں میں

زبانیں رُک گئیں سر جھک گئے خیرہ ہوئیں آنکھیں
نقاب اُلٹے ہوئے کون آ گیا محشر کے میداں میں

گلستاں دشتِ ویراں ہو جو تم جاؤ گلستاں سے
بیاباں باغِ رضواں ہو جو تم آؤ بیاباں میں

بہار آئی گھٹا چھائی چھکے شیشے بھرے ساغر
گھڑی بھر کو چلو ہو آئیں زاہد بزمِ رنداں میں

مرے قاتل مرے دل پر بھی کوئی زخم گہرا سا
تری تیغِ اَدا موجیں کرے خونِ شہیداں میں

چمک ہے درد کی یا دل سے آہِ آتشیں نکلی
یہ کیسی روشنی ہے کوچۂ چاکِ گریباں میں

مری وحشت سے روشن ہیں اُسی کے عشق کے جلوے
وہی خورشید رُو ہے مطلع چاکِ گریباں میں

حسنؔ اب فرقتِ دل میں عبث بے چین ہوتے ہو
کہا تھا تم سے کس نے کیوں گئے بزمِ حسیناں میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بتانِ حیلہ جو قابو سے جب باہر نکلتے ہیں
یہ دم دے کر نکلنے والے دم لے کر نکلتے ہیں

کریں جو ہی کے گل بحث نزاکت اُن کے گالوں سے
سر بازار ایسے بے ادب بندھ کر نکلتے ہیں

یہ کیسی جستجو ہے کس ادا کی جلوہ فرمائی
جنہیں دل ڈھونڈتا ہے دل ہی کے اندر نکلتے ہیں

وہ مجرم ہوں مری تعظیم کو اُٹھتی ہیں تلواریں
مری ہی پیشوائی کے لیے خنجر نکلتے ہیں

مرے گل کو ہوا ہے شوق جب سے زیورِ گل کا
ہوائے شوق میں شاخوں سے پھول اُڑ کر نکلتے ہیں

نہ ہم چھوٹے محبت کے بکھیڑوں سے نہ چھوٹیں گے
جو دل خالی ہو رونے سے تو آہیں بھر نکلتے ہیں

جو تیرا نقش پا دیکھا سرورِ بے خودی چھایا
لب عاشق سے بوسے مست ہو ہو کر نکلتے ہیں

یہ میرے خون کے پیاسے تھے کس مدت سے اے قاتل
زباں سوکھی دکھاتے میان سے خنجر نکلتے ہیں

کلیجہ منہ کو آیا دل ہوا جاتا ہے بے قابو
نکلنے والے تیری بزم سے کیوں کر نکلتے ہیں

چلے آؤ کہیں پردہ محبت کا نہ کھل جائے
کہ ضبط عشق کو اب اشک رو رو کر نکلتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چمک اُٹھتا ہے جس گھر میں وہ آ جاتے ہیں دم بھر کو
مہک جاتا ہے جس کوچہ سے وہ ہو کر نکلتے ہیں

اگر چشم حقیقت بیں ہو زاہد دیکھ لو تم بھی
یہی جام محبت ساغر کوثر نکلتے ہیں

شہیدوں کو ستائے مہر محشر کیا کہ دنیا سے
تری تلوار کے سائے میں دم لے کر نکلتے ہیں

ترے ڈر سے گلے تک آ کے رُک رُک جاتے ہیں نالے
گریباں عاشقوں کے تنگ ہو ہو کر نکلتے ہیں

بتوں کے نرم و نازک جسم میں کیا گدگدا پن ہے
مگر اُن موم کے پتلوں کے دل پتھر نکلتے ہیں

شرابِ عشق کے پیاسوں میں ملتا ہے ہمیں زم زم
اُسی کے تشنہ کاموں میں لب کوثر نکلتے ہیں

الٰہی خیر کرنا سائلانِ دید کے دم کی
کہ اُس کوچہ سے کچھ لپٹے ہوئے بستر نکلتے ہیں

نئی لذت ہے ہر دم بادۂ اُلفت کے ساغر میں
اسی سے مے اسی سے زم زم و کوثر نکلتے ہیں

دلِ مضطر ترے جذبِ محبت سے خدا سمجھے
جو پردہ میں بھی شرماتے تھے وہ باہر نکلتے ہیں

ترے آتے ہی تصویرِ قیامت بنتی ہے محفل
فدا ہونے کو عکس آئینوں سے باہر نکلتے ہیں

ترے دیدار کے پیاسوں کے بنتے ہیں جہاں مدفن
زیارت کو زمیں سے زمزم و کوثر نکلتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسابِ دوستاں در دل کہ بوسے وصل کی شب میں
کبھی ان پر نکلتے ہیں کبھی ہم پر نکلتے ہیں

حسنؔ اس آہ پر اس آہ کی تاثیر کے صدقے
مجھے در سے اُٹھانے گھر سے وہ باہر نکلتے ہیں

جی میں ہے آج تو ایسی کوئی فریاد کریں
کچھ دنوں بھولنے والے بھی ذرا یاد کریں

گلۂ جور کریں شکوۂ بے داد کریں
اور کس طور سے ظالم تجھے ہم یاد کریں

ظلم سے خوش ہوں کہ ہم جور سے دل شاد کریں
ہجر میں کون سا احسان ترا یاد کریں

وہ مجھے خاک کریں خاک کو برباد کریں
اور ابھی فکر ہے کوئی ستم ایجاد کریں

مذہبِ عشق میں ہے شکوۂ معشوق گناہ
ضبط کی تاب نہ ہو جن کو وہ فریاد کریں

وہ اگر یاد کریں ہم کو تو بھولیں کس کو
ہم اگر ان کو بھلائیں تو کسے یاد کریں

ادبِ عشق اگر ہاتھ نہ رکھ دے منہ پر
چٹکیاں لے جو کلیجے میں وہ فریاد کریں

اے تری شان ستا کر بھی وہ اچھے کہلائیں
ہم بُرے ٹھہریں اگر نالہ و فریاد کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عشق و صد گونہ الم حسن و ہزاراں غفلت
کیسے بھولوں میں اُنھیں وہ مجھے کیا یاد کریں

دے چکے دل ہی تو پھر گالیوں کا شکوہ کیا
اُن کی بن آئی ہے جو چاہیں اب اِرشاد کریں

مجھے ایسی ہی لگی ہے کہ نہ بھولوں اُن کو
اُنھیں کیا ایسی پڑی ہے کہ مجھے یاد کریں

حضرتِ عشق کے انداز و اَدا پر صدقے
وہ ہمیں دل سے بھلا دیں جنہیں ہم یاد کریں

خونِ ناحق سے بچائے تو رہے مقتل میں
اور ہم کیا ادبِ دامن جلاّد کریں

چاہنے والوں کو اندازِ تغافل ہے ستم
مہربانی ہے کسی پر جو وہ بے داد کریں

اے حسنؔ حضرت احسنؔ نے کیا ہے مجبور
ورنہ اِس بھولے ہوئے شغل کو ہم یاد کریں

سحر سے پہلے وہ پہلو سے اُٹھے جاتے ہیں
بگڑ کے کیوں مرے دم پر بُری بناتے ہیں

غضب ہے جھوٹی محبت وہ اب جتاتے ہیں
شہید ہجر کے لاشے سے لپٹے جاتے ہیں

ہنسی ہنسی میں کبھی وہ مجھے رُلاتے ہیں
رُلا کے ہنستے ہیں ہنس ہنس کے گدگداتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمجھ رکھا ہے کہ جیتا ہے دیکھ کر مجھ کو
غلط کہ شرم سے اپنا وہ منہ چھپاتے ہیں

تمہاری بزم میں کیا جانے کیا گزرتی ہے
کہ جانے والے کلیجہ ہی تھامے آتے ہیں

جو میرے پاس سے جاتے ہیں وہ نہیں آتے
وہاں سے یوں تو بہت لوگ آتے جاتے ہیں

اُنھیں کے جلوے اُنھیں کی ادائیں ہیں اس میں
مٹائیں دل کو سمجھ کر اگر مٹاتے ہیں

الٰہی خیر کہ پھر عشق رنگ لاتا ہے
غضب ہے حضرت دل پھر بُری بناتے ہیں

ہمیں بھی چاہ کے ارمان تھے کبھی کیا کیا
پر اب تو ذکر محبت سے ہوش جاتے ہیں

کچھ اُن کی بو ہے کچھ اوروں کی بو ہے ہاروں میں
خبر نہیں کسے سینے سے وہ لگاتے ہیں

ملے گی غیر سے فرصت اُنھیں وہ آئیں گے
خدا ہی جانے کہ ہم آنکھیں کیوں چھپاتے ہیں

خدا کرے مرے ناصح بھی دیکھ لیں وہ اَدا
جھکا کر آنکھیں وہ جس وقت مسکراتے ہیں

جواب دے دیں اَطبا قضا ہی آئے نہ کیوں
مگر جو درد کی دارُو ہے وہ کب آتے ہیں

وہ مسکراتے ہیں منہ پھیر کر حسنؔ کیا کیا
کبھی جو ہم اُنھیں زخم جگر دکھاتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں کہوں میرے لیے شربتِ دیدار نہیں
اتنا میٹھا تو مجھے یہ دلِ بیمار نہیں

وہ مرے ٹکڑے اڑائیں مجھے انکار نہیں
دل سے بیزار ہوں میں جان سے بیزار نہیں

برق و خورشید، تجلیِ رُخِ یار نہیں
ہوش اُسی کے ہیں ٹھکانے سے جو ہشیار نہیں

جن کو اُلفت کا مرض چاہ کا آزار نہیں
اُن سے بڑھ کر کوئی روگی نہیں بیمار نہیں

بزمِ دشمن میں مجھے دیکھ کے حیرت کیوں ہے
یہ بھی کچھ آپ کا گھر ہے کہ مجھے بار نہیں

اس 'نہیں' پر تو یہ حالت ہے جو 'ہاں' ہو کیا ہو
سینکڑوں طالب دیدار ہیں دو چار نہیں

اپنی تصویر بھی لے جایئے اغیار کے گھر
دل مرا چین سے ہے اب مجھے درکار نہیں

کیا جواب اس کا اُنھیں دیجیے وہ پوچھتے ہیں
کیا غمِ ہجر میں تم جان سے بیزار نہیں

دلِ بے درد نہ کہیے تو اُسے کیا کہیے
قیس جس چھالے کے اندر خلش خار نہیں

لاکھوں برباد ہوئے سینکڑوں پامال ہوئے
اور وہ شوخ ابھی مائل رفتار نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں پریشاں ہیں مرے قتل کی تدبیر سے آپ
سن کے حسرت مری کہہ دیجیے اک بار نہیں

مجھ سے کرتے ہیں وہ تعریف وفاے دشمن
وہ بھی اِس طور سے گویا میں وفادار نہیں

خود معالج کی ضرورت ہے معالج کو مرے
میرے نسخے میں کہیں شربتِ دیدار نہیں

اُن کو بیمار سے پرہیز ہے اغیار سے ربط
ہوتی ہے اُن کی دوا جن کو کچھ آزار نہیں

دل کا آنا تو بہت سہل ہے پر اے ناصح
وہی مشکل ہے جسے کہتے ہو دُشوار نہیں

پھر یہ کیا ہے کہ ہوئے جاتے ہیں دل کے ٹکڑے
شبِ فرقت ہے الٰہی کوئی تلوار نہیں

دادِ شوریدہ سری کس سے ملے گی یا رب
جس جگہ میں ہوں وہاں دَر نہیں دیوار نہیں

میں فدا او مرے پہلو میں تڑپنے والے!
قصر جاناں کی بلند اتنی تو دیوار نہیں

خانۂ غیر میں تم پاؤں نہ رکھنا للہ
آج قابو کی مرے آہِ شرر بار نہیں

شانِ بے رنگ میں نَے رنگ بھرے ہیں کیا کیا
کب تری دید سے حاصل مجھے گلزار نہیں

دشمنِ جاں نظر آتے ہیں مجھے سب غم خوار
جس کا تو یار نہیں اُس کا کوئی یار نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جس قدر زُلف سے چھٹ کر ہے مرا دل بے تاب
دامِ صیاد میں وہ حالِ گرفتار نہیں

طلب دل میں دیا اس نے جوابِ مُسکت
کیوں جی کیا آپ کے نزدیک میں دل دار نہیں

ارمغاں بھیجتے مجنوں کے لیے ہم بھی کچھ
پر حسنؔ جیب و گریباں میں یہاں تار نہیں

یہ ہدایت مجھے نقشِ کفِ پا کرتے ہیں
راہ محبوب میں اس طرح مٹا کرتے ہیں

پوچھتا کیا ہے غمِ ہجر میں کیا کرتے ہیں
دل کو ہم کوستے ہیں تیری دعا کرتے ہیں

اُن کے دَر پر یہ فقیرانہ صدا کرتے ہیں
خوش رہیں وہ جو ہمیں رنج دیا کرتے ہیں

چارہ گر میرے عبث فکرِ دوا کرتے ہیں
کہیں بیمارِ محبت بھی بچا کرتے ہیں

عاشقی گردشِ قسمت کو کہا کرتے ہیں
دن کہیں چاہنے والوں کے پھرا کرتے ہیں

سب حسیں ایک ہی عادت کے ہوا کرتے ہیں
پھول بھی نالۂ بلبل پہ ہنسا کرتے ہیں

کوے اغیار کے رستہ سے میں کب واقف تھا
رہبری آپ کے نقشِ کفِ پا کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس سے پوچھیں کہ ترے جلوے میں کیا عالم ہے
دیکھنے والے تو غش کھا کے گرا کرتے ہیں

اب تو راضی ہو کہ ہم جینے سے بیٹھے ہیں خفا
اب تو خوش ہو کہ تمہارا ہی کہا کرتے ہیں

تیرے ارمان بھی ہیں تیری طرح ہرجائی
کبھی آنکھوں میں کبھی دل میں رہا کرتے ہیں

بدگمانوں کو گزرتے ہیں گماں کیا کیا کچھ
مجھے پامالِ جفا دستِ دعا کرتے ہیں

بزمِ دشمن میں جو وہ پوچھتے ہیں ہنس کے مزاج
ہم بھی جھنجھلا کے یہ کہتے ہیں دعا کرتے ہیں

ایک بوسہ پہ یہ رنجش ہے الٰہی توبہ
پہلی تقصیر تو سب بخش دیا کرتے ہیں

ایک وہ آنکھیں میسر ہے جنہیں تیری دید
ایک وہ دل ہیں جو مشتاق رہا کرتے ہیں

بے خبر کچھ تجھے اُن کی بھی خبر ہے کہ نہیں
تیرے کوچہ میں جو دل تھامے پھرا کرتے ہیں

تم حسیں ہو تمہیں زیبا نہیں چہرے پہ نقاب
خوبصورت کہیں پردہ میں رہا کرتے ہیں

ہیں محبت کے خریدار عجب سودائی
دل دیا کرتے ہیں دُکھ مول لیا کرتے ہیں

ہجر بت ہے سبب ذکر خدا اے واعظ
رات دن ہائے خدا ہائے خدا کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک ہم ہیں جو خوشی اُن کی وہ اپنی مرضی
ایک وہ ہیں جو ہمیں رنج دیا کرتے ہیں

جنہیں نظارۂ دل بر ہے نہ اُمید وصال
کس سہارے پہ وہ کم بخت جیا کرتے ہیں

قہر ہوتی ہے محبت کی نظر پیار کی آنکھ
وہ اسی واسطے عاشق سے چھپا کرتے ہیں

چٹکیاں ناز سے لیجے کہ چسک لطف دکھا
آپ بیٹھے ہوئے دل میں مرے کیا کرتے ہیں

ہے جو محشر ہی پہ موقوف تمہارا دیدار
تو ابھی نالوں سے ہم حشر بپا کرتے ہیں

اعتبار اُن کو تمہارا نہیں یہ مطلب ہے
میرے دشمن جو تمہیں جان کہا کرتے ہیں

حضرتِ دل کے فریبوں میں نہ آئیں عاشق
سخت عیار ہیں مل کر یہ دغا کرتے ہیں

اپنے دشمن کو بُرا کون نہیں کہتا ہے
آپ ہر بات میں کیوں بول اُٹھا کرتے ہیں

جن پہ ہیں لطف وہی ظلم وستم سہ لیں گے
آپ اب کیوں مرے جینے کی دعا کرتے ہیں

شبِ فرقت بھی بسر کرتے ہیں اک لطف سے ہم
تیری تصویر سے ہنس بول لیا کرتے ہیں

ستم و جور کی توبہ نے کیا اور ستم
وہ مرے سامنے آنے سے حیا کرتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیر ہم حسرتِ دیدار کو سمجھا لیں گے
دل میں آئیں جو وہ آنکھوں سے حیا کرتے ہیں

واہ اُس انجمنِ ناز کی کیا بات حسنؔ
بیٹھنے والے جگر تھامے اُٹھا کرتے ہیں

یہاں آئیں کیا اُن کو فرصت نہیں
نہیں بلکہ حکم و اجازت نہیں

کہا کرتے ہیں غیر حور و پری
غرض آپ میں آدمیت نہیں

جو پہلو میں دل ہو تو اُلفت بھی ہو
مجھے اب تمہاری محبت نہیں

دمِ نزع بے لطف ہیں یہ کرم
مرے دل میں اب کوئی حسرت نہیں

خدا جانے کب ہو گا دیدارِ یار
یہاں کون سے دن قیامت نہیں

جیے کس تمنا پہ بیمارِ غم
حسینوں میں رسمِ عیادت نہیں

عنایت یہ سب حضرتِ دل کی ہے
ہمیں آپ سے کچھ شکایت نہیں

نہ دیجے مجھے بوسہ دل لیجیے
کہ میں آپ سا بے مروّت نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو ہو دوست ہی دشمنِ آبرو
تو دشمن کی پھر کچھ شکایت نہیں

ستم پر ستم جور پر جور ہے
مرے حال پر کب عنایت نہیں

وہ کہتے ہیں آئینے میں دیکھ کر
تمہاری ہماری سی صورت نہیں

مرا حال قاصد سے سن کر کہا
مری اُن سے صاحب سلامت نہیں

پھنکے صور پر نقش پائے ترے
ہمیں سر اُٹھانے کی فرصت نہیں

ہم آئے تھے کہنے کچھ اَحوالِ دل
یہاں بولنے کی اجازت نہیں

وہ لیں چٹکیاں دل میں اُس پر یہ قید
جو اُف کی تو پاسِ محبت نہیں

جو دل دے کے بوسہ کو میں نے کہا
تو ہنس کر کہا اپنی عادت نہیں

جہاں حال کہنے کو کہتا ہے دل
وہاں بات کرنے کی جرأت نہیں

حسنؔ کس طرح جائیں اجمیر کو
کہ دم لینے کی ہم کو مہلت نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرگِ عاشق کا وہ ماتم کیا کریں ❁ یہ خوشی کی بات ہے غم کیا کریں
بے خودی میں سیر عالم کیا کریں ❁ ساقیا ہم ساغر جم کیا کریں
اب بھی ظالم تجھ کو رحم آتا نہیں ❁ غیر سے کہتا ہوں اب ہم کیا کریں
مرگِ عاشق کی جو مانیں منتیں ❁ وہ مرے مرنے کا ماتم کیا کریں
تم کو شوخی ہم کو بے تابی کی خُو ❁ سچ تو ہے تم کیا کرو ہم کیا کریں
بن سنور کر نعش پر آئے تو ہیں ❁ اس سے بڑھ کر وہ مرا غم کیا کریں
اُن کو اے دل تجھ پہ رحم آتا نہیں ❁ اب تری تقدیر کو ہم کیا کریں
دل ہو اے ناصح اگر بے اختیار ❁ آپ ہی فرمایئے ہم کیا کریں
زاہدو اب ایک خم پر ہے گزر ❁ اس سے بڑھ کر اور مے کم کیا کریں
دے دیا ہے سب اَطبا نے جواب ❁ تم نہ کہہ دینا کہیں ہم کیا کریں
جو ہیں پیاسے شربتِ دیدار کے ❁ کوثر و تسنیم و زم زم کیا کریں
جن کو آتا ہو ستانے میں مزہ ❁ وہ کسی کو شاد و خرم کیا کریں
ہیں پریشاں عشق کے جنجال سے ❁ شکوۂ گیسوے برہم کیا کریں
یہ نہ دھیان آیا تمہیں وقتِ خرام ❁ پائمالیِ دو عالم کیا کریں
جانتے ہوں جو ترے اِقرار کو ❁ کھا نہ لیں گر شام سے سم کیا کریں
زلف نے تو دل کی مشکیں باندھ لیں ❁ دیکھیے اَبروے پُر خم کیا کریں
جب کہا فرقت میں مرتا ہے حسنؔ ❁ بولے وہ منہ پھیر کر ہم کیا کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو معشوقوں کو مہر و ماہ سے اچھا سمجھتے ہیں
اُنھیں جلوہ دکھا دو دیکھیں تم کو کیا سمجھتے ہیں

سمجھ والے تو بیگانوں کو بیگانہ سمجھتے ہیں
وہ کیا سمجھے ہیں جو اغیار کو اپنا سمجھتے ہیں

تحیّر میں جنہیں آئینہ ساں رکھے جھلک تیری
وہ تیرے سامنے آنے کو بھی پردہ سمجھتے ہیں

مرے لاشہ پہ وہ کس واسطے بیٹھے ہیں منہ ڈھانکے
کوئی پوچھے تو اب بھی کیا مجھے زندہ سمجھتے ہیں

اُنھیں معلوم ہے اک چُپ ہرا دیتی ہے لاکھوں کو
لبِ خاموش کی باتوں کو ہم اچھا سمجھتے ہیں

قیامت تک دلِ مضطر کو اپنے کل نہ آئے گی
اسے بھی ہم تمہارا وعدۂ فردا سمجھتے ہیں

شبِ وصل اُن کی قسمت میں اگر ہو بھی تو کیا حاصل
جو عاشق تیرے منہ کو نور کا تڑکا سمجھتے ہیں

ہمیں تو قتل ہی ہونا ہے ہاں وہ دم چُرا جائیں
ترے خنجر کو جو چلتا ہوا فقرہ سمجھتے ہیں

غمِ اُلفت کا کس ترکیب سے اُن کو یقیں آئے
کہ میرے خط کے ہر جملے کو وہ فقرہ سمجھتے ہیں

ہزاروں حسرتیں کشتہ ہوئیں فرقت میں جینے سے
ہم اس تارِ نفس کو تیغ کا ڈورا سمجھتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لگایا پار بیڑا سینکڑوں کشتوں کا دم بھر میں
تمہاری تیغ کو ہم فیض کا دریا سمجھتے ہیں

کیا پردہ جو چشمِ شوق میں حسرت نظر آئی
زبانِ حال کی باتوں کو وہ گویا سمجھتے ہیں

بَلا کے پیچ میں لائی ہے قسمت کی کجی اُن کو
ابھی تک حضرتِ دل زُلف کو سیدھا سمجھتے ہیں

لیا تو بوسہ لڑ بھڑ کر بَلا سے جان دی دل نے
ہم اس کام آنے کو بھی کام آ جانا سمجھتے ہیں

نہ ہوتے وہ اگر آگاہ تو کیوں جاتے پہلو سے
ٹھہر تو بے قراری ہم تجھے کیسا سمجھتے ہیں

نظر آتا نہیں ہم کو کسی محفل میں حسن ایسا
جمالِ عالم آرا کو ترا حصہ سمجھتے ہیں

جداہوں تجھ سے تو اسبابِ فرحت سے بھی نفرت ہو
نہ ہو جب تو تو ہم گلشن کو بھی صحرا سمجھتے ہیں

نگاہِ ناز کی پھرتے ہی بس پھر جائیں گی آنکھیں
ترے تارِ نگہ کو سانس کا ڈورا سمجھتے ہیں

ہزاروں باتیں سننے پر نہ نکلی آدھی بات اُس سے
لبِ خاموش کو ہم بات کا پورا سمجھتے ہیں

نظر پڑتے ہی لہراتی ہوئی آتی ہے بے ہوشی
تمہارے شربتِ دیدار کو صہبا سمجھتے ہیں

جنہیں مطلب نہیں اُن کو ستانے سے غرض کیا ہے
بڑے نافہم ہیں جو تم کو بے پروا سمجھتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مریں گے مرنے والے رشتۂ اُلفت نہ توڑو تم
مری جاں اس کو عاشق سانس کا ڈورا سمجھتے ہیں

الٰہی اب کروں میں دل کو خوش یا جان کا ماتم
وہ کہتے ہیں تجھے ہم دیکھ تو کیسا سمجھتے ہیں

کلیجہ ٹکڑے ہو گا سبزہ رنگوں کی محبت میں
کہ حسن سبز کو ہم زہر کی پڑیا سمجھتے ہیں

نہ کیوں کر اپنا دشمن جانیں ہم عشاق بے خود کو
کہ ہر کھوئے ہوئے کو آپ کا جویا سمجھتے ہیں

شبِ فرقت دکھائے گی برے دن ہم کو روشن ہے
سوادِ شامِ غم کو صبح آئینہ سمجھتے ہیں

حسنؔ اُن سے کسی صورت صفائی ہو نہیں سکتی
کہ اب وہ صلح کی باتوں کو بھی جھگڑا سمجھتے ہیں

تمنائیں مزے پر ہیں اِرادے گدگداتے ہیں
خدا کا نام لے کر پھر بتوں سے دل لگاتے ہیں

فقیرانہ صدا یوں اُن کے کوچہ میں لگاتے ہیں
الٰہی خوش رہیں جو ہم غریبوں کو ستاتے ہیں

مرا سر اُن کے قدموں پر ہے وہ دامن چھڑاتے ہیں
الٰہی کس طرح دنیا میں رُوٹھوں کو مناتے ہیں

ہزاروں جور سہ کر آج نالہ لب پہ لاتے ہیں
وہ ہم کو اور ہم اے چرخ تجھ کو آزماتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ کس آنے میں آنا ہے یہ کس جانے میں جانا ہے
قیامت ہو کر آئے جانِ مضطر بن کے جاتے ہیں

مثالِ نقشِ پا بستر جما بیٹھے ہیں اُس دَر پر
ہمیں بھی دیکھنا ہے آج وہ کیوں کر اُٹھاتے ہیں

لبِ خاموش پر لائے ہیں نالہ گالیاں کھا کر
ہزاروں سن چکے اُن کی اب ایک اپنی سناتے ہیں

بہارِ دل رُبا ہیں عارضِ گل رنگ کے جلوے
وہ اپنے عکس سے آئینہ کو گلشن بناتے ہیں

ہمارا زور کیا ہے کیوں بگڑتا ہے فقیروں سے
بھلا ہوائے ستم گر لے تری محفل سے جاتے ہیں

مرا دل لے چکے ہو اب تو مجھ کو چین پر چھوڑو
مری جاں بے کسوں کے حال پر سب رحم کھاتے ہیں

برابر کی بھی سن کر آئینہ سے کچھ نہیں کہتے
لبِ خاموش ہی کو سینکڑوں باتیں سناتے ہیں

شباب اُمڈا ہوا ہے مستیاں چھائی ہیں آنکھوں پر
مزے ہیں جوش پر وہ آئینہ سے لپٹے جاتے ہیں

مسافر سے دمِ رخصت کوئی رُوٹھا نہیں کرتا
خدارا اَب تو من جاؤ کہ ہم دنیا سے جاتے ہیں

اُٹھی ہے ہوک دل میں اُن کے جانے کی گھڑی آئی
سحر چمکی ستارے آسماں پر جھلملاتے ہیں

الٰہی خیر ہو اُفتادگانِ خاک کے دم کی
جنہیں سیدھی طرح چلنا نہیں آتا وہ آتے ہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہاں سے اُٹھ کے جانے کا تصور دل بٹھاتا ہے
کلیجہ دیکھیے اُن کا جو اُس محفل سے جاتے ہیں

مرے رونے پہ رحم آیا اُنھیں جب بھی ستم ڈھایا
گلے میں باہیں بھی ڈالی ہیں اور ہنستے بھی جاتے ہیں

نہ رحم آئے حسنؔ مجھ کو اگر اُن کی نزاکت پر
ابھی وہ ایک نالہ میں کلیجہ تھامے آتے ہیں

نظارۂ رُخِ جاناں کی ہم کو تاب نہیں
وہ بے حجاب ہوئے جب بھی بے حجاب نہیں

نقاب میں بھی وہ جلوہ تہِ نقاب نہیں
سحاب سے جو چھپے یہ وہ آفتاب نہیں

کب اُن کے چہرۂ پُر نور پر نقاب نہیں
عیاں نقاب سے کب لاکھ آفتاب نہیں

چھکا دیا نگہِ مست نے زمانے کو
تمہارے دَور میں کچھ حاجتِ شراب نہیں

وہ سن کے وصل کی خواہش نہ کس طرح چپ ہوں
سوال ہی یہ وہ ہے جس کا کچھ جواب نہیں

غمِ زوال ہے خورشید کو قمر داغی
وہ لا جواب ہیں اُن کا کوئی جواب نہیں

ہماری آہ سے تم پر اَثر نہ ہم کو ثمر
یہ مد وہ ہے جو کہیں داخل حساب نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ سیر دیکھ رہے ہیں قرار سے بیٹھے
یہ میرے دل کی تسلی ہے اِضطراب نہیں

سرور آنکھوں میں گھر آئے مستیاں چھائیں
شراب حسن کی مستی ہے یہ شباب نہیں

ہمارے دل پہ تو اِلزام بے قراری ہے
تری نگاہ کو کس وقت اضطراب نہیں

ہزاروں حشر کی کیفیتیں خیال میں ہیں
فروغِ چشمِ تصور ترا شباب نہیں

ہمیں بھی اچھی جگہ شوق ہے رسائی کا
وہاں تو پیکِ تصور بھی باریاب نہیں

پہاڑ چیخ اُٹھے سن کے نالۂ عاشق
پر اُن بتوں ہی سے ملتا ہمیں جواب نہیں

تمہاری بزم میں کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں
سنا تھا ہم نے کہ جنت میں کچھ عذاب نہیں

دل آتش غمِ فرقت میں جل گیا خاموش
جو تھوڑی آنچ میں رو دے یہ وہ کباب نہیں

نشیلی آنکھ رہے جانبِ دلِ بریاں
کہ بے کباب کے کیفیتِ شراب نہیں

برابری کرے آئینہ اُن سے یوں سرِ بزم
میں منہ پہ کہہ دوں کہ تو قابل خطاب نہیں

خدا ہی جانے اسے کیا ادھر نظر آیا
ازل کے دن سے ادھر روے آفتاب نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقاب ڈال کے میدانِ حشر میں آؤ
کہ دید برق تجلی کہ ہم کو تاب نہیں

بہارِ حسن کو شانِ غضب نے چمکایا
رُخِ جمال کا غازہ ہے یہ عتاب نہیں

چھپو ہزار، نظر باز دیکھ ہی لیں گے
تمہیں حجاب سہی ہم کو تو حجاب نہیں

مقامِ حیف ہے بختِ سیاہ آئینہ
ترے جمال سے مل کر بھی آفتاب نہیں

نگاہیں دوڑ پڑیں حسن خود نمائی پر
نقاب سے جو چھپے وہ ترا شباب نہیں

سنا ہے آنکھ کا لگنا ہے نیند کا آنا
یہ کیسی آنکھ لگی ایک دم کو خواب نہیں

نگاہِ شوق نے بے چین کر دیا دل کو
ٹھہر ٹھہر کے میں تڑپوں وہ اِضطراب نہیں

سنبھالنے سے جو سنبھلے نہیں وہ میرا دل
جو روکنے سے رُکے وہ ترا شباب نہیں

تمہارے چہرے میں ہم دیکھتے ہیں اپنی شکل
صفائے عارضِ پُر نور کیا حجاب نہیں

تڑپ جو برق میں ہے گر یہی رہے اے شوخ
تو میں یہ جانوں مرے دل کو اِضطراب نہیں

جو مجرمانِ محبت میں ہو چکے ہیں شمار
وہ نبٹے بیٹھے ہیں اُن کو غمِ حساب نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نگاہِ شوق سے کہہ دو کہ اپنی خیر منائے
جمالِ یار، تجلّیِ آفتاب نہیں

حسنؔ درازیِ شب ہائے غم ہے برسوں سے
ہمارے دَور میں تحویلِ آفتاب نہیں

لوگ کہتے ہیں عدو سے دوستی اچھی نہیں
کیا یہ عادت آپ کے نزدیک بھی اچھی نہیں

دل بٹھائے ہیں تمہارے اُٹھتے جوبن نے بہت
اس کو سمجھا دو کہ ایسی سرکشی اچھی نہیں

توبہ کر زاہد شرابِ عشق کی توہین سے
توبہ توبہ اب نہ کہنا مے کشی اچھی نہیں

یہ درِ دل دار ہے یہ آستانِ یار ہے
اے سر شوریدہ ایسی خود سری اچھی نہیں

بے قراری ہجر میں بے اختیاری وصل میں
ہائے ظالم دل کی عادت کوئی بھی اچھی نہیں

دیکھ اے دل پردہ اُٹھتا ہے جمالِ یار سے
اب تو آنکھیں کھول غافل بے خودی اچھی نہیں

وہ کہیں کیوں چپ لگی ہے تو نہ بولے منہ سے کچھ
اے لبِ خاموش یہ باتیں تری اچھی نہیں

سو بُری مجھ کو سنائیں وہ تو سو اچھی بتائیں
میں جو سو اچھی کہوں تو ایک بھی اچھی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم سے چھپ کر دشمنوں سے دوستی کی آپ نے
دوستی کے پردہ میں یہ دشمنی اچھی نہیں

سو کی سو اچھی اگر سو خواہشیں ہوں غیر کی
میری لاکھوں حسرتوں میں ایک بھی اچھی نہیں

موت اچھی ہے جو دَم نکلے تمہارے سامنے
آنکھ سے اوجھل ہو تم تو زندگی اچھی نہیں

پیش دشمن تو نہیں مجبور گو مہجور ہوں
بے کسی اچھی ہے ظالم بے بسی اچھی نہیں

اے دلِ غمگیں کبھی ہنس بول بھی لے ہجر میں
روتی شکل آٹھوں پہر چونسٹھ گھڑی اچھی نہیں

دستِ نازک تیغ و سر کا فیصلہ ہے نا تمام
دست کش ہوتا ہے یہ نا منصفی اچھی نہیں

کیوں پھنساتے ہو بلا میں حضرتِ دل جان کو
گیسوے دل دار سے دل بستگی اچھی نہیں

درد تھک کر بیٹھ جاتا ہے تو کہہ اُٹھتا ہے دل
اُٹھ مرے ہمدرد اتنی کاہلی اچھی نہیں

بے کسوں کی دل لگی ہے تیرے دم سے ہجر میں
بے کسی کے یار یہ پہلو تہی اچھی نہیں

وصل میں جب ہاتھ گھونگھٹ کو لگایا اے حسنؔ
شرم بولی منہ چھپا کر یہ ہنسی اچھی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عشق اچھا ہے دل اچھا دل لگی اچھی نہیں
حُسن اچھا ہے حسیں اچھے ہنسی اچھی نہیں

تو مسیحا اور بیمارانِ فرقت جاں بلب
اے لبِ جاں بخش یہ باتیں تری اچھی نہیں

جی بھرا آتا ہے اب آغوشِ خالی دیکھ کر
حضرتِ دل اس قدر پہلو تہی اچھی نہیں

یہ مزے کا درد ہے ظالم مزے کا درد ہے
چارہ گر دردِ محبت میں کمی اچھی نہیں

آج دل میں ہیں تو کل وہ محفل اغیار میں
حالت عاشق کبھی اچھی کبھی اچھی نہیں

وہ بگڑ کر چل دیے اب ضبط نالہ کس لیے
بن گئی دم پر تو پھر اے دل گئی اچھی نہیں

زلف ٹیڑھی ہو مگر عاشق سے تم ٹیڑھے نہ ہو
زلف میں اچھی طبیعت میں کجی اچھی نہیں

ان کے دل میں گدگدی کی جب شبابِ حسن نے
جھینپ کر بولی حیا ایسی ہنسی اچھی نہیں

کیا مزے کی بات ہے دل چھین لو بوسہ نہ دو
دل تو اچھا ہے مگر دل کی خوشی اچھی نہیں

دیکھ ظالم کشمکش میں دم ہے تیغِ ناز کا
سخت جانی اس قدر گردن کشی اچھی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیراپنے پیارےاپنے دوست اپنے دوست غیر
ایسے بھولے جانتے ہی کچھ بری اچھی نہیں

اب تو آنکھیں کھولنے دے دیکھنے آئے ہیں وہ
ہوش میں آبے خودی ایسی خودی اچھی نہیں

ہنستے ہنستے زخمِ دل آخر لہو رونے لگے
خنجر جلاد اتنی گدگدی اچھی نہیں

منع کر اشکوں کو وقتِ جلوۂ مہرِ جمال
دیدۂ تر دیکھ بے موقع ہنسی اچھی نہیں

ہاتھ قاتل کا پڑا اوچھا چھری کا کیا قصور
زخمِ دل منہ بند کر ایسی ہنسی اچھی نہیں

کوئی کب تک انتظارِ قتل میں بیٹھا رہے
لو اٹھاؤ تیغ ایسی نازکی اچھی نہیں

اے وفا دشمن عدو کی دوستی سے فائدہ
اے جفا جُو دوستوں سے دشمنی اچھی نہیں

آمد عمر جوانی سے ہیں اُلجھن میں حسیں
بھولے بالے جان سکتے کچھ بُری اچھی نہیں

خود نمائی کا تقاضا ہے کھلے بندوں پھرو
شرم کہتی ہے چھپو بے پردگی اچھی نہیں

نازِ پردہ ضد پر آئینہ سے بھی منہ پھیر لو
حسنِ جلوہ ہٹ پر ایسی بے رُخی اچھی نہیں

اُٹھتے جوبن نے کہا دوہری تہیں بے کار ہیں
جھکتی گردن بولی اتنی سرکشی اچھی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چشم تر پر مسکرائے لب تو کہہ اُٹھی حیا
رونے والوں سے تمہاری یہ ہنسی اچھی نہیں

آہ اُس عیار کا انجان بن کر پوچھنا
اے حسنؔ کب سے طبیعت آپ کی اچھی نہیں

کیا کریں ضبط ہمیں ضبط کا یارا ہی نہیں
کیا کہیں حال ہمارا کوئی سنتا ہی نہیں

غیر اپنے ہیں کہ بے پردہ وہ ہوتا ہی نہیں
غیر اپنے ہیں کسی بات کا پردہ ہی نہیں

دل بھی معشوق ہے یا رب کہ بنادی دم پر
دم بھی ارمان ہے دل کا کہ نکلتا ہی نہیں

دوشریروں کو وہ قابو میں کریں گے کیوں کر
خیر سے ایک دوپٹہ تو سنبھلتا ہی نہیں

چشمِ عشاق کو مشتاق بنانا کیا تھا
جب تمہیں جلوۂ دیدار دکھانا ہی نہیں

بے کسی آ کہ گلے مل کے تجھی سے رو لیں
عید کا روز ہے ہم سے کوئی ملتا ہی نہیں

شب وعدہ ہی پہ موقوف نہیں اے ظالم
تیرے آنے کا تصور کبھی جاتا ہی نہیں

کس مصیبت میں ہیں اللہ مریضانِ فراق
دم نکلتا ہی نہیں حال سنبھلتا ہی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چارہ گر پوچھتے ہیں چارہ گروں سے کیا کام
حال کہنا ہے ہمیں جس سے وہ سنتا ہی نہیں

درد و غم ضبط کریں ہم تو جگر پھٹتا ہے
اور کہیں بھی تو کہیں کس سے وہ سنتا ہی نہیں

آہ اچھی جو کبھی دل سے نکل جاتی ہے
درد ظالم تو کلیجہ سے نکلتا ہی نہیں

الفت غیر کا مذکور ہے میرے آگے
وہ بھی اس ڈھب سے کہ میں چاہنے والا ہی نہیں

جان قربان اس اندازِ مسیحائی پر
دم نکلتا ہے مرا آپ کو پروا ہی نہیں

کوئی آ جائے تو للہ خبر کر دینا
بے خودی آپ میں آنا ہمیں آتا ہی نہیں

وصل کیسا نہ رہی قتل کی اُمید ہمیں
کہ نزاکت سے اُنھیں تیغ پہ قبضہ ہی نہیں

مانعِ دید نہ ہو چشم تصور کو حجاب
دیکھنے والوں کو تم نے ابھی دیکھا ہی نہیں

التجاؤں سے مرا عرضِ تمنا کرنا
اُن کا جھنجلا کے یہ کہنا کہ میں سنتا ہی نہیں

چشم بسمل کو خدا جانے تمنا کیا تھی
آہ جلاد نے منہ پھیر کے دیکھا ہی نہیں

غیر بڑھ بڑھ کے مرے سامنے باتیں مارے
ایسی باتوں کی تو سرکار کو پروا ہی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکوۂ رسم و رہِ غیر پہ ملنا چھوڑا
سچ کہا تم نے کہ میں غیر سے ملتا ہی نہیں

ہم ترا حال کہیں کس سے خدا رحم کرے
دلِ بیمار ہماری کوئی سنتا ہی نہیں

دل گیا جان بھی رُخصت ہے غمِ فرقت میں
ساتھ بگڑی میں کسی کا کوئی ہوتا ہی نہیں

جان گھٹ گھٹ کے غمِ ہجر میں رہ جاتی ہے
کیا اجل وقت پر آنا تجھے آتا ہی نہیں

اُن کی اُلفت نے عجب تفرقہ پردازی کی
دل کو ہم سے تو ہمیں دل سے علاقہ ہی نہیں

یہ گھٹا کیوں نہ بڑھا دے مرے دل کی الجھن
جب مرے پاس مرا گیسوؤں والا ہی نہیں

لیے چلتا ہوں میں لے چلنے کو پر حضرتِ دل
بزم میں غیر نہ ہوں یہ کبھی ہوتا ہی نہیں

دل نکلتے ہوئے سینہ سے تو اکثر دیکھا
دل سے ارمان نکلتے کبھی دیکھا ہی نہیں

مست دیدار ہے بے ہوش پڑا رہتا ہے
رُخِ دل دار کا پردہ کبھی اُٹھتا ہی نہیں

برقِ دیدار دکھایا یہ تماشا کیسا
اُس نے دیکھا مجھے میں نے اُسے دیکھا ہی نہیں

فرقت و یاس میں کیا لطفِ محبت ظالم
سینہ میں دل ہی نہیں، دل میں تمنا ہی نہیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شہرتِ حسن کہ بے دیکھے ہوئے کہتے ہیں
دیکھنے والے کہ ایسا کوئی دیکھا ہی نہیں

لاکھ تم باندھ کے رکھو مگر اُٹھتا جوبن
کھل ہی کھیلے گا کہ چھپنا اسے آتا ہی نہیں

حسرتِ دید پہ پھر کیوں نہ قیامت ٹوٹے
دل نہ کیوں حشر کرے حشر تو ہوتا ہی نہیں

اب تو بے پردہ رہو تم کہ ہوئے ہم بے خود
تم نے دیکھا کہ ہمیں دیکھنا آتا ہی نہیں

دے کے دم موت کو خوش خوش میں عدم سے پھرتا
نام لے لے کے مرے غم میں وہ رویا ہی نہیں

خاک میں مل گئی افسوس یہ حسرت بھی حسنؔ
قبرِ عشاق پہ آنا اُنھیں آتا ہی نہیں

عکس افگن ہو جوان کا روے روشن آب میں
جلوہ آرا ہو جمالِ دشتِ ایمن آب میں

جب ہوا وہ حسن رنگیں عکس افگن آب میں
دامنِ گل چیں بنے موجوں کے دامن آب میں

جب پڑی وحشت زدوں کی خاک مدفن آب میں
ٹکڑے ٹکڑے کر دیے موجوں نے دامن آب میں

میرے رونے سے یہ حالت ہے فلک کی جس طرح
نیلوفر ڈوبا ہوا ہوتا بگردن آب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب بھی اے قاتل مرے دل کی لگی بجھتی نہیں
گو ہوں آبِ تیغ سے میں تا بگردن آب میں

بعدِ مردن گر یہی ہے گریۂ فرقت کا جوش
آبِ مدفن میں ہے اب پھر ہوگا مدفن آب میں

سیرِ دریا کو وہ گل جائے تو بلبل کی طرح
بلبلے ہوں مدرِحِ عارض میں نوا زن آب میں

آپ ہی بیڑے ڈبوئیں آپ ہی پھر حکم دیں
ڈوبتو ہشیار ہاں تر ہو نہ دامن آب میں

جب وہ آئے گوہر دنداں کا صدقہ بانٹنے
دوڑ کر پھیلا دیے موجوں نے دامن آب میں

ہو اگر تر دامنوں پر مہر اے مہر کرم
خشک ہوتے ہیں ابھی موجوں کے دامن آب میں

دل سُلگ اُٹھا جو یاد آئی تری چین جبیں
آگ بھڑکانے لگے موجوں کے دامن آب میں

موج کے دامن میں جو عکس اُس شمعِ رُخ کا وقت شب
آئنہ خانے چراغاں سے ہوں روشن آب میں

سوزِ غم سے پانی پانی دل ہے دل میں سوزِ غم
آبِ آتش میں ہے پیدا آگ روشن آب میں

باغ میں وہ گل لبِ جُو رنگ وعکسِ حُسن سے
آبِ گلشن میں ہے پیدا آگ روشن آب میں

غیر سے بے حس بھی یوں شیر وشکر ہوتے نہیں
دیکھ لو تم ڈال کر تھوڑا سا روغن آب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس گھٹا میں کیوں گھٹاتے ہو مرا لطفِ وصال
اَبر کھلنے کے لیے ڈالو نہ روغن آب میں

چشمِ گریاں میں وہی ہے آب و تابِ حسن دوست
کوئی رہ سکتا ہے قائم رنگ و روغن آب میں

ہجر میں رویا تو بھڑکی اور بھی دل کی لگی
وائے قسمت آ گئی تاثیرِ روغن آب میں

بلبلوں کا لطف نہروں نے دوبالا کر دیا
عکس گلشن آب میں عکس نشیمن آب میں

رات دن ڈوبا ہی رہتا ہے غمِ فرقت میں دل
یہ وہ طائر ہے کہ ہے اس کا نشیمن آب میں

چشمِ گریاں میں بسی ہے اُن کی مہندی کی بہار
طائرِ رنگِ حنا کا ہے نشیمن آب میں

صحبتِ اہلِ صفا سے ہوں مکدر تیرہ دل
اور میلا ہو اگر رہ جائے آہن آب میں

صاف باطن سے منافق ہو کے ملنا قہر ہے
آبداری اپنی کھو دیتا ہے آہن آب میں

تابِ دنداں کے مقابل پانی پانی میں گُہر
چمپئی رنگت کے آگے ماند کندن آب میں

حسنِ رنگیں سے لبِ دریا اُلٹ تو دو نقاب
میں دکھا دوں گا تمہیں پھولوں کے خرمن آب میں

قطرہ قطرہ میں حیات جاوداں کا جوش ہو
گر لبِ جاں بخش کا پڑ جائے دھوون آب میں

دیکھیں وہ مژگانِ تر، رحم آئے ٹھنڈا ہو جگر
خس کی ٹٹی ہو اگر بھیگے یہ چلمن آب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے مشبک دل میں سوز و گریۂ فرقت کا گھر
کوئی روزن آگ میں ہے کوئی روزن آب میں

انقلابِ دہر ہے ساوہ سماوہ سے عیاں
آب بَن میں ہو گیا جاری بنا بن آب میں

اشک کہتے ہیں کہ دیکھیں کتنے پانی میں ہے موج
بحث کر لے باندھ کر دامن سے دامن آب میں

گر ہوائے یار میں بھڑکے دل وحشی کی آگ
خاک مجنوں کے بگولے ڈھونڈیں مسکن آب میں

بارِ گل سے جھک چلیں شاخیں لبِ جُو کیا عجب
بلبلے ہوں ڈال پر بلبل کا مسکن آب میں

میرے اَشکوں سے ملے دریا تو ڈوبے شرم سے
کیا ہو قطرہ کی حقیقت سینکڑوں من آب میں

یادِ رُخ میں گر لبِ جُو سوزِ دل ظاہر کروں
ہو حبابوں کے کنول میں شمعِ روشن آب میں

کون دریا سے گیا ہے کس کے جانے کا ہے غم
رنجِ فرقت میں تلاطم سے ہے شیون آب میں

دیدۂ گرداب میں حلقے پڑے ہیں ضعف سے
صورتِ بسمل ہیں موجیں دست و پا زن آب میں

شاخِ خامہ سے ہوئے بحرِ غزل رشکِ چمن
طبعِ رنگیں نے جمایا رنگِ گلشن آب میں

ذوقؔ کے شاگرد کے شاگرد کا دیکھیں کلام
با حیا ہیں اب بھی گر ڈوبیں نہ دشمن آب میں

ماہیِ بے آب جیسے خاک پر تڑپے حسنؔ
اشک بارِ ہجر ہیں یوں دست و پا زن آب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمیں غرض جو کسی کا ہم اعتبار کریں
جنابِ دل ہی شب وعدہ انتظار کریں

خفا ہیں آپ تو ہوں ماننے کی بات نہیں
کہ ایسی موہنی مورت کو ہم نہ پیار کریں

ابھی سزا نہیں پائی ہے جرمِ الفت کی
ابھی وہ اور مرے دل کو بے قرار کریں

ہمیں تو اپنی کہانی اُنھیں سنانی تھی
وہ اعتبار کریں یا نہ اعتبار کریں

سوالِ بوسہ پہ منہ پھیر کر جواب دیا
کہ ایسے ویسے مرے دشمنوں کو پیار کریں

ستارے چھپ گئے شمعوں کے منہ سپید ہوئے
جنابِ دل کہو کچھ اور انتظار کریں

ہنسی کی بات تھی وہ ایک دل بھی کچھ شے ہے
ہزار دل ہوں تو ہم آپ پر نثار کریں

کوئی مرے دلِ مایوس کی دعا تو سنے
خدانخواستہ وہ پھر اُمیدوار کریں

جنابِ دل ہمیں کیا کام ان بکھیڑوں سے
وہ جھوٹے وعدے کریں آپ اعتبار کریں

جو تیغ ناز کشیدہ نہ ہو تو اے قاتل
گلے لگا کر اُسے آج خوب پیار کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں توبہ کرتا ہوں زاہد یہ آپ کا ذمہ
کہ فصلِ گل کے مزے پھر نہ بادہ خوار کریں

ہمارے نالہ و فریاد پر یہ شکوے ہیں
وہ اپنے ظلم و ستم تو ذرا شمار کریں

ہزاروں آنکھیں ہیں مشتاقِ دید سینکڑوں دل
کہیں وہ اپنی تجلی تو آشکار کریں

یہ کیا کہ بوسہ پہ منہ پھیر کر وہ بیٹھ گئے
جو پیار میں ہے برائی تو مجھ کو پیار کریں

خرامِ ناز سے محشر ہوا تو کچھ نہ ہوا
ابھی وہ چال کو آشوبِ روزگار کریں

رقیب دوست ہے اُن کا کہ ہے وفا دشمن
ہمیں وہ چاہنے والوں میں کیوں شمار کریں

اگر سنے کوئی بے رحم بے وفا جلاد
ہمارے نالہ و فریاد کیوں پکار کریں

بُرا کہا ہے مئے عشق کو بُرا سن کر
جنابِ شیخ ہمیں کیوں گناہ گار کریں

وہی فغاں وہی نالے ہیں کوے غیر میں بھی
جنابِ دل مری مٹی نہ آپ خوار کریں

اگر ہزار کہے دو ہزار جھوٹی ہوں
عدو کی بات کا سرکار اعتبار کریں

جو کچھ بھی چاہنے والوں کی قدر ہو اُن کو
وہ میرے دل کو جگر سے لگا کے پیار کریں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جوآنکھیں ہیں تو ہیں بے نور دل ہے تو ویراں
کہیں تو اپنی تجلی وہ آ شکار کریں

جگر سے آہ تو دل سے نکل گئے نالے
کوئی بتائے کہ اَب کس کو راز دار کریں

حسؔن جو دل ہی نے بچپن کا ساتھ چھوڑ دیا
کہو زمانہ میں پھر کس کا اِعتبار کریں

ہم جاں بلب ہوں جب بھی رہیں وہ حجاب میں
اے برقِ آہ آگ لگا دے نقاب میں

کھل جائے حال دل نہ کہیں اِضطراب میں
ہم کو بھی اپنے ساتھ چھپا لو حجاب میں

حسرت کا کام کیا دلِ نا کامیاب میں
اے عشق تو نے ڈال دیا کس عذاب میں

ہیں خود نمائیوں پر اُمنگیں شباب میں
اب دیکھنا ہے چھپتے ہو کیوں کر حجاب میں

تنگ آ کر آہ کرتے ہیں اب اضطراب میں
تم کو قسم ہے بیٹھے ہی رہنا حجاب میں

یہ اَبر یہ گھٹا یہ چمن اور ایک جام
ہم کو ڈبو دے آج تو ساقی شراب میں

تدبیر وصل یہ ہے عدو کو بُرا لکھوں
جھنجلا کر آپ آئیں گے خط کے جواب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اِقرار کر کے رکھتے ہیں ہر رات منتظر
مطلب یہ ہے کہ دیکھ نہ لے مجھ کو خواب میں

بوسے ہمارے کم ہیں زیادہ ہیں گالیاں
پھر جانچ لو اگر غلَطی ہے حساب میں

پارہ کو آگ بجلیوں کو اَبر چاہیے
دل منتظر مدد کا نہیں اضطراب میں

تم چھپ گئے تو وجہِ ندامت ہوئی جلا
ڈوبے ہیں سر سے پاؤں تک آئینے آب میں

چل باد پائے نازکی باگیں لیے ہوئے
مجھ ناتواں کی خاک ہے تیری رکاب میں

اے شیخ ہم سے پوچھ مئے عشق کے مزے
تیرے لیے تو زہر گھلا ہے شراب میں

ظالم نے دل پہ ہاتھ تسلی کو رکھ دیا
جب ہم کو لطف ملنے لگا اِضطراب میں

کیا دل کے ساتھ سارے مزے بھی وہ لے گئے
کیف و سرور مے میں نہ لذت کباب میں

یادِ حبیب ہم کو جگاتی ہے رات بھر
یہ رت جگے نہ دیکھے ہوں دشمن نے خواب میں

سب طالبانِ دید ہیں بے خود پڑے ہوئے
اب کیوں چھپے تمہاری تجلّی نقاب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اک آہ بھی تو کرنے نہ پائے تھے دل جلے
ہے داغ ماہ میں تو جلن آفتاب میں

تم نے عتاب میں جو نہ کہنا تھا کہہ لیا
رہ جائے کتنی گر میں کہوں کچھ جواب میں

میں نے سوالِ بوسہ کیا بلکہ لے لیا
اب کوسنے سناتے رہیں وہ جواب میں

اس نازکی پہ غیر کے گھر سے نکل چکے
دُکھ جائیں اُن کے پاؤں جو آئیں وہ خواب میں

اے دل تجھے قرار نہیں اُن پہ بس نہیں
کم بخت تو نے ڈال دیا کس عذاب میں

اُن کے کرم کو خاص توجہ ہے اس طرف
خوبی ہے کوئی تو مرے حالِ خراب میں

یہ چاہتی ہیں عفو و شفاعت کی لذتیں
سب کے گناہ کاش ہوں میرے حساب میں

ساقی شرابِ عشق کہ زاہد نہیں حسنؔ
اُلجھا رہے جو فکر ثواب و عذاب میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف واؤ

ہمدمو کیا پوچھتے ہو عشق کے آزار کو
کوسنے دیتا ہوں رو رو کر دل بیمار کو

سچ کہو تسکین دوں میں اپنی جانِ زار کو
سچ کہو سچا ہی سمجھوں وعدۂ دیدار کو

چشم تر پر لے کے عکسِ عارضِ دل دار کو
دیکھیے جَنّٰت تَجْرِی تَحْتَهَا الاَنْهَار کو

عاشقوں کے ہوش کھوتا ہے یہ اندازِ خرام
دَورِ ساغر جانتا ہوں میں تری رفتار کو

حالِ شوریدہ سری میں کیا کہوں اے سنگ دل
کچھ ہے دَر کو آگہی کچھ علم ہے دیوار کو

بے ترے دیکھے جو دم بھر چین آیا ہو کبھی
عمر بھر آنکھیں مری ترسیں ترے دیدار کو

تو چلا کیا پاس سے اُٹھ کر خدائی پھر گئی
گردشِ قسمت کہوں گا میں تری رفتار کو

گر ترے وحشی ثنائے عارضِ رنگیں کریں
دامن گل چیں بنا دیں دامن کوہسار کو

ہاں اُٹھادے پردۂ رُخ ہاں دکھادے حسنِ گرم
سرد کر دے آفتابِ حشر کے بازار کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کہوں میں کس قیامت کے مزے ہیں چال میں
بس چلے تو دل میں ٹھہرا لوں تری رفتار کو

ہم کو دنیا سے گما کر آپ نے کچھ پا لیا
سر ہمارا کاٹ کر کچھ پھل ملا تلوار کو

صبح ہونے آئی چین اس کو کسی پہلو نہیں
کروٹیں کب تک بدلواؤں دلِ بیمار کو

ہائے رو رو کر کفِ افسوس ملیے تا بکے
ہائے کیوں چھوڑا تھا ہم نے دامنِ دل دار کو

دیکھنا ہو گر نگاہِ مستِ ساقی کا کمال
شیخ لے آئیں کسی ہشیار سے ہشیار کو

پیاس سے دم بھی نکلتا ہو تو وہ منہ پھیر لے
حور دے گر جامِ کوثر تشنۂ دیدار کو

آنکھ جب لگ جائے تو پھر آنکھ لگنا ہے محال
دیکھوں کیوں کر خواب میں اس دولتِ بیدار کو

ہجر کی راتیں ہیں میں ہوں اور میری بے کسی
دے خدا توفیقِ خیر اُس بے سبب آزار کو

وہ چلے ہم پس گئے کیسا جنازہ کس کی گور
ان بکھیڑوں سے غرض کیا پائمالِ یار کو

دونوں ہاتھوں سے کلیجہ تھامے بیٹھا ہے حسنؔ
یا خدا اب کون پکڑے دامنِ دل دار کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو دم بھر دیکھ لوں میں عارضِ رنگیں کے جوبن کو
تو دامانِ نظر پر رشک ہو گل چیں کے دامن کو

دمِ گلگشت رنگِ تازہ بخشا تو نے گلشن کو
ترے جلوہ نے پھولوں سے بھرا پھولوں کے دامن کو

ترے وحشی نے چھوڑیں یادگاریں دشت میں کیا کیا
کہیں ڈالا گریباں کو کہیں پھینکا ہے دامن کو

عداوت سے محبت ہے محبت سے عداوت ہے
وہ دشمن دوست کو سمجھے ہوئے ہیں دوست دشمن کو

کریں گے شوق پیدا دل میں تجھ سے قتل ہونے کا
لگائیں گے تری تلوار کے ڈورے پہ گردن کو

وہ میرا وقت رُخصت اُن سے رو رو کر قسم لینا
وہ اُن کا منتیں کر کے چھڑانا اپنے دامن کو

بہار آئی اُڑائے پھرتی ہے عشاق کو وحشت
کبھی گلشن سے صحرا کو کبھی صحرا سے گلشن کو

کسی کی یادِ عارض کام دے جائے گی دونوں کا
نہیں کچھ اِحتیاجِ شمع و گل عاشق کے مدفن کو

بہار آیا کرے اُن کی گلی سے ہم نہ اٹھیں گے
کسے ہے اتنی فرصت کون جائے سیر گلشن کو

لگی ہے خاک اس میں خاکسارانِ محبت کی
نہ ٹھکراتے چلو دیکھو سنبھالو اپنے دامن کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو عاشق ہے وہی اس رمز کے مطلب کو پہنچے گا
کہ دل سے کیوں زیادہ چاہتا ہوں اپنی گردن کو

تبسم لب پہ خنجر کُند ڈھیلا ہاتھ منہ پھیرے
بڑی بے دردیوں سے کاٹتے ہو میری گردن کو

نہ ٹھہرا وہ شہِ خوباں کہاں کی خاک عاشق کی
ذرا او جانے والے روک لینا اپنے توسن کو

رقیبوں کی نہ سنتے ایک بھی وہ اے حسنؔ ہرگز
جو سن لیتے کس دن دل لگا کر میرے شیون کو

حالِ مرگِ بے کسی سن کر اَثر کوئی نہ ہو
سچ تو یہ ہے آپ سا بھی بے خبر کوئی نہ ہو

جلوہ کر تو دیکھیے بے پردگی کیسی حضور
لطف یہ ہے بزم میں سب ہوں مگر کوئی نہ ہو

پردۂ دل دار ہی تک ہیں یہ ساری تابشیں
جب نقاب اُٹھ جائے تو شمس و قمر کوئی نہ ہو

واہ رے قسمت اُدھر وہ ہوں عدو ہو بزم ہو
میں ہوں میری بے کسی ہو اور اِدھر کوئی نہ ہو

کب تحمل ہو سکے محرومیِ دیدار کا
کیوں کہوں میں کشتۂ تیغِ نظر کوئی نہ ہو

ہاں مصیبت ہی سے کھلتے ہیں محبت کے مزے
لطفِ اُلفت کیا اگر بیداد گر کوئی نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا وہی آ جائیں گے یا جان سے جاؤں گا میں
وہ مرا نالہ نہیں جس میں اَثر کوئی نہ ہو

کیوں ہوں یہ رُسوائیاں گر آپ ہرجائی نہ ہوں
خاک بر سر، آہ بر لب، در بدر کوئی نہ ہو

وہ اگر آ جائیں مشتاقِ لقا کے سامنے
جس میں سو لالچ نہ ہوں ایسی نظر کوئی نہ ہو

دیکھ کر جلوہ کسی کا عالم رویا میں آہ
جب اُٹھوں خوش ہو کے تو پیشِ نظر کوئی نہ ہو

ہائے دشمن دیکھیں اُن کے اُٹھتے جوبن کی بہار
ہائے میں کوئی نہ ہوں میری نظر کوئی نہ ہو

کیا مزے کی آرزو ہے کیا مزے کی جستجو
یار کے گم کردہ رَہ کا راہبر کوئی نہ ہو

سرگزشتِ عاشقاں کا حال کچھ کُھلتا نہیں
عشق ہے وہ مبتدا جس کی خبر کوئی نہ ہو

رشک کہتا ہے کہ خود ہی جاؤں لے کر خطِ شوق
نامہ بَر کوئی نہ ہو پیغام بَر کوئی نہ ہو

کیوں کوئی واقف ہو راہِ منزلِ محبوب سے
میری ہمراہی میں اے گردِ سفر کوئی نہ ہو

وہ اگر بے پردہ ہو جائیں تو عالم ہو تباہ
اُس گلی میں ہو زمانہ اپنے گھر کوئی نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

زُلف کے سودے میں دل دے کر نہ پچتائے کوئی
نفع کی کیا قدر ہو جب تک ضرر کوئی نہ ہو

وائے قسمت توڑ لے سب کو ترا تیر نظر
اس میں دل ہو یا جگر اپنا جگر کوئی نہ ہو

اب تو سودائے محبت کا ضرر ہی نفع ہے
اب کہاں وہ دن کہ ڈرتے تھے ضرر کوئی نہ ہو

اِس تمنا پر کٹے مرتے ہیں مشتاقانِ قتل
یار پر قربان ہم سے پیشتر کوئی نہ ہو

کیوں کروں رُسوا کسی کو کیوں کہوں میں حالِ دل
جان جائے یار ہے پر چارہ گر کوئی نہ ہو

عاشقِ مہجور کی صورت پہ ہے کیا بے کسی
مہرباں جیسے کسی کے حال پر کوئی نہ ہو

عاشقوں سے حال ملتا ہے کچھ اُس کم بخت کا
دل میں جس کے درد ہو اور چارہ گر کوئی نہ ہو

وہ قیامت کی گھڑی ہے طالبِ دیدار پر
جب اُٹھے پردہ تو پردے کے اُدھر کوئی نہ ہو

وہ نہ آئیں میرے گھر وہ جائیں میرے پاس سے
جذبۂ دل ایسی شام ایسی سحر کوئی نہ ہو

عشق میں بے تابیاں ہوتی ہیں لیکن اے حسنؔ
جس قدر بے چین تم ہو اس قدر کوئی نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو نے منہ پھیر لیا چھوڑ کے بسمل مجھ کو
یہ تو اُمید نہ تھی خنجر قاتل مجھ کو

یادِ جاناں میں عجب لطف ہے حاصل مجھ کو
اے خدا اور اک ارمان بھرا دل مجھ کو

آج برسوں میں نظر آئی ہے اُس کی صورت
دم تو لینے دے ذرا خنجر قاتل مجھ کو

اس عنایت کا میں کیا شکر کروں اے ظالم!
تو نے سمجھا تو سہی جَور کے قابل مجھ کو

کس نے دُزدیدہ نگاہی سے مجھے دیکھ لیا
نظر آتا نہیں پہلو میں مرا دل مجھ کو

رنگ پر شوقِ شہادت کی بہاریں آئیں
کہ ہے پھولوں کی چھڑی خنجر قاتل مجھ کو

جلوۂ شاہد تنزیہ نظر آ جائے
میری ہستی نہ ہو گر پردۂ حائل مجھ کو

پیار کرتا ہے مرا دل تو تجھے اے ظالم
لطف تو جب ہے کرے پیار ترا دل مجھ کو

دیکھ لے میرے تڑپنے کا تماشا لیکن
اس طرح چھوڑ نہ جانا مرے قاتل مجھ کو

لیے جاتا ہے غبارِ پس محمل اے قیس!
آسرے آسرے میں سینکڑوں منزل مجھ کو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یا الٰہی یہ امانت میں خیانت کیسی
کیا غضب ہے نہیں دیتے وہ مرا دل مجھ کو

ہائے اے حسرت دیدار تری مایوسی
ذبح منہ پھیر کے کرتا ہے وہ قاتل مجھ کو

ایک پتّی بھی ہو گل کی جو قفس میں صیاد
یوں نہ بے چین رکھے شورِ عنادِل مجھ کو

میرے نالوں سے وہ اور اُس کی تپش سے میں تنگ
کوستا ہوں میں کبھی دل کو کبھی دل مجھ کو

دل کے بدلے میں نہ دو بوسۂ رُخ بھیک میں دو
نہیں عاشق نہ سہی جان لو سائل مجھ کو

ہائے مجبوریِ اُلفت کہ مرے دشمن نے
پاؤں پڑتے ہوئے دیکھا سر محفل مجھ کو

کالے کوسوں حسنؔ اُس زلف کا سودا لے جائے
پاؤں پڑ پڑ کے نہ روکے جو سلاسل مجھ کو

حسین و نازنیں ہو خوش اَدا و دل رُبا تم ہو
ہزاروں میں تمہیں تم ہو جو کچھ بھی با وفا تم ہو

کہوں گا تو یہی اب مجھ سے خوش ہو یا خفا تم ہو
مرے بس میں ہے جب تک دل جبھی تک آشنا تم ہو

مرے اغیار سے تم کو محبت سی محبت ہے
مرے نزدیک مجھ سے بھی زیادہ مبتلا تم ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جگر کا درد وہ کچھ بے قراری دل کی ایسی کچھ
اگر اب بھی نہ پوچھا کس مرض کی پھر دوا تم ہو

نہ دیتا دل کبھی خوش ہوتے مجھ سے یا خفا رہتے
اگر معلوم ہو جاتا کہ ایسے بے وفا تم ہو

ابھی کا ماجرا ہے دل مرا میری بغل میں تھا
کوئی آیا ہو تو میں نام لوں یا میں ہوں یا تم ہو

یہ دردِ عشق ہے یہ ان طبیبوں سے نہ جائے گا
مجھے آرام کیا ہو میرے دُکھ کی تو دوا تم ہو

نرالی خودنمائی ہے کہ اک عالم سے پردہ ہے
نئی پردہ نشینی ہے کہ عالم آشنا تم ہو

تمہارے حسنِ رنگیں کی بہاریں ہیں بہاروں پر
وہی فردوس ہے جس بزم میں رونق فزا تم ہو

محبت حضرتِ دل ایک دن دم پر بنا دے گی
قضا آئی ہے جو یوں مائل حسن اَدا تم ہو

مرا دل لے چکے ہو بوسہ دینے میں تأمل ہے
کہو اب خودغرض میں ہوں کہ مطلب آشنا تم ہو

شرابِ عشق سے پرہیز کیسا حضرتِ ناصح
مبارک ہو یہ تقویٰ تم کو ایسے پارسا تم ہو

حسنؔ کیوں ہم نہ کہتے تھے محبت سخت آفت ہے
پشیماں دل لگانے سے کہو اب ہم ہیں یا تم ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکیبِ جاں ہو قرارِ دلِ حزیں تم ہو
ہمارے درد کی دارُو تو بس تمہیں تم ہو

عدو کے رونق محفل ہو یا کہیں تم ہو
بس ایک آہ میں اے مہرباں یہیں تم ہو

نہ مہر کی یہ تجلی نہ ماہ کا یہ فروغ
ہمارے دل سے جو پوچھو تو بس تمہیں تم ہو

نشانہ تیر نظر کا بناؤ دل کو مگر
اُٹھا کے پردہ ذرا دیکھ لو یہیں تم ہو

مزے چکھاؤں تمہیں بھی نگاہِ حسرت کے
خدا کرے کہ یہاں وقتِ واپسیں تم ہو

عدو کی بزم ہے اور رات دن کے جلسے ہیں
مجھے گماں تھا کہ میرے ہی دل نشیں تم ہو

یہ بارِ تیغ یہ مجھ سخت جاں کو کرنا قتل
یہ کیا غضب ہے کہ اس پر بھی نازنیں تم ہو

یہ میرے سامنے اغیار سے ہنسی کیسی
پھر اُس پہ کہتے ہو بے باک میں نہیں تم ہو

اُنھوں نے خواب میں آنے سے بھی اُٹھایا ہاتھ
بُرا کیا جو کہا میں نے نازنیں تم ہو

خدا خودی کو مٹائے دوئی اُسی کی ہے
جو یہ نہ ہو تو تمہیں ہم ہیں اور ہمیں تم ہو

حسنؔ کے عشق کا تم کو نہ اعتبار ہوا
کسے خبر تھی کہ اِس درجہ بے یقیں تم ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پردے سے گر تجلّیِ یار آشکار ہو ❁ پروانہ بزم میں نہ چمن میں ہزار ہو

کب تھا ہمیں نصیب کہ پہلو میں یار ہو ❁ دنیا ہو اور جذبِ دلِ بے قرار ہو

کچھ سوزِ عشق دل سے اگر آشکار ہو ❁ بادِ بہار تک نفسِ شعلہ بار ہو

بیدادِ چرخ اُس کے لیے مشغلہ بنے ❁ جلاد جس کے دل پہ تجھے اختیار ہو

کہتے نہ تھے کہ کوئی بُرا مان جائے گا ❁ لے اور بے قرار دلِ بے قرار ہو

جب اپنی جان آپ کو سارا جہاں کہے ❁ کہیے پھر آپ کا ہمیں کیا اعتبار ہو

اللہ اب تو داد کو پہنچیں یہ حسرتیں ❁ وہ پوچھتے ہیں کس کے لیے بے قرار ہو

پہلو میں ایک دَم نہیں رہتے قرار سے ❁ میرے لیے تو تم بھی دلِ بے قرار ہو

جو کچھ عدو نے مجھ کو کہا میں اگر کہوں ❁ تم کیوں خفا ہو تم کو وہ کیوں ناگوار ہو

جب اپنی ضد پر آتے ہو پھر مانتے نہیں ❁ تم آدمی ہو یا دلِ بے اختیار ہو

دشمن مجھے بُرا نہ کہیں گر تو کیا کہیں ❁ شکوہ یہ ہے کہ دوست کو کیوں اعتبار ہو

اظہار حالِ ہجر سے اُمیدِ وصل ہے ❁ یہ کون چاہتا ہے کہ تم شرم سار ہو

تم دل میں آ گئے تو بنے دردِ جاں گزا ❁ جب چل کھڑے ہوئے تو شکیب و قرار ہو

دل اختر عدو کے چمکنے سے جل گیا ❁ ہاں اب شریکِ آہ دمِ شعلہ بار ہو

زحمت کشِ فراق ہیں وہم و خیال بھی ❁ اب کس اُمید پر کوئی اُمیدوار ہو

اچھا کیا جو تم نے حسنؔ چھوڑ دی شراب
یہ ذکر میرے سامنے کیوں بار بار ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں شوخیاں وہاں تو یہاں اضطراب ہو
اب اُن کی بات بات کا اے دل جواب ہو

تم ہو چمن ہو میں ہوں شبِ ماہ تاب ہو
باہیں گلے میں دَور میں جامِ شراب ہو

چھپ کر ہزار پردوں میں جو آفتاب ہو
کیسی قیامت آئے اگر بے حجاب ہو

گو سینکڑوں حجاب ہیں پر بے حجاب ہو
ذرّے بتا رہے ہیں کہ تم آفتاب ہو

جس کی نقاب روکشِ صد آفتاب ہو
کیا ہو جو دفعۃً وہ صنم بے حجاب ہو

ہو کر غبار اُن کی گلی میں اُڑا کروں
مٹی میں مل کے کیوں مری مٹی خراب ہو

قابو سے نکلے جاتے ہو کن شوخیوں کے ساتھ
میری بغل میں تم دلِ پُر اضطراب ہو

در کارِ خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست
ساقی بہار آئی ہے دَورِ شراب ہو

عاشق کے قلب وچشم میں رہتی ہیں حسرتیں
تم کس کے دل کے چین کن آنکھوں کے خواب ہو

فرقت میں کچھ تو لطف دکھائیں مصیبتیں
دم کھنچ کے مے ہو جل کے مرا دل کباب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہنگامہ گرم کن ہوں جو محشر میں حسن و عشق
تیرا جواب ہو نہ ہمارا جواب ہو

دو دن مزے دکھا کے بلا میں پھنسا گئے
تم موسمِ بہار ہو عہدِ شباب ہو

اُن کی گلی سے دشتِ مصیبت میں لا دھرا
اے وحشتِ جنوں تیرا خانہ خراب ہو

اے برق دم میں منہ سے کلیجہ نکل پڑے
تجھ میں ہمارے دل کا اگر اضطراب ہو

عرضِ گنہ کو طُولِ قیامت تو بس نہیں
شاید شبِ فراق میں میرا حساب ہو

دَورِ جہاں اشارے پہ چلتا ہے رات دن
پھیریں نہ آپ آنکھ نہ یہ انقلاب ہو

بے ہوش ہے زمانہ یہ رفتار دیکھ کر
تم اس خرامِ مست سے دورِ شراب ہو

کہتے ہیں ذرّے خاک نشینوں کی خاک کے
پھیرو ہمارے دن بھی اگر آفتاب ہو

محشر میں دادخواہ ہیں بے خود پڑے ہوئے
کس نے کہا تھا تم سے کہ تم بے حجاب ہو

روشن اگر کرو نہ مرا گھر تو مجھ کو کیا
تم چودھویں کے چاند ہو یا آفتاب ہو

ہم خاک ہو گئے ہیں فقط اس اُمید پر
شاید کبھی وہ نقشِ قدم دستیاب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غفلت نے کر دیا دلِ مشتاق کا یہ حال
اب وہ ستم بھی ڈھائیں تو اُن کو ثواب ہو

بے مہریوں سے تم نے تو اندھیر کر دیا
ہم نے سنا تھا مہر میں تم آفتاب ہو

دیکھے تو کوئی چرخِ بد اختر کا انقلاب
آنکھوں میں تو نہ ہو مرے طالع میں خواب ہو

حیرت ہو چشمِ شوق کو جس کے جمال سے
پردے سے باہر آ کے وہ کیا بے حجاب ہو

بے چین ہیں وہ میری شبِ وصل بے طرح
مر جاؤں میں جو ہجر میں یہ اضطراب ہو

افسوس ہے کہ آپ کے دامن کے دور میں
یوں خاکِ پائمال کی مٹی خراب ہو

محرم بنائے جلوۂ رنگیں ترا جسے
وہ آئنہ بہشت بریں کا جواب ہو

ہم جاگ جاگ کر شبِ فرقت سحر کریں
سوئے ہوئے نصیب کی آنکھوں میں خواب ہو

کیوں کر نہ چشمِ شوق کی حسرت پہ جی دُکھے
جب وہ ہوں بے حجاب تو دل کو نہ تاب ہو

عاشق کے دل سے لطف و کرم کو غرض نہیں
کچھ مہربان ہو تو نگاہِ عتاب ہو

ہم بھی ستائیں دل کو ہمیں بھی بتایئے
بے کس پہ ظلم کرنے میں گر کچھ ثواب ہو

پردے اٹھا دے محفل طور و کلیم کے
او منہ چھپانے والے ذرا بے حجاب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب پیشِ حسن تنگ ہو وسعت جہان کی
پھر آئنہ کے گھر میں ترا کیا جواب ہو

دشمن پہ لطف کیجیے مجھ کو ستایئے
جس پر عنایتیں ہوں اُسی پر عتاب ہو

شوقِ لقا میں آپ سے باہر ہے اک جہاں
او چھپنے والے ذوق سے اب بے حجاب ہو

تم جس کے دل کے چین ہو وہ مضطرب رہے
تم جس کی جان ہو اُسے جینا عذاب ہو

کچھ بھی نہ ہو تو دل کی تسلی ہو کس طرح
خوے کرم نہیں نہ سہی کچھ عتاب ہو

سن کر سوالِ وصل نہ نکلا زباں سے کچھ
تم کو تو لوگ کہتے تھے حاضر جواب ہو

عاشق کے ہوش کھوتی ہوں جن کی تجلیاں
وہ بے حجاب ہو کے بھی کیا بے حجاب ہو

ہر چشمِ کور چشمۂ آبِ بصر بنے
اندھوں میں جلوہ گر جو مرا آفتاب ہو

بے چینیوں کا اُن کو یقین اب نہ آئے گا
جب دل نہ ہو بغل میں تو کیوں اضطراب ہو

اُس کے جمال کی کوئی کیا تاب لا سکے
جس کی نقابِ رُخ کا لقب آفتاب ہو

خواہش ہے آبرو کی تجھے گر تو اے حسنؔ
جا کر نجف میں خاکِ دَر بو تراب ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جورِ تازہ سے خفا اے دلِ ناشاد نہ ہو
وہ تو معشوق نہیں جو ستم ایجاد نہ ہو

مجھ سے تم کہتے ہو تم شاکیِ بیداد نہ ہو
دل جو دُکھ جائے تو ممکن ہے کہ فریاد نہ ہو

میں تمہیں یاد کروں تم کو مری یاد نہ ہو
اور پھر کہتے ہو مضطر نہ ہو ناشاد نہ ہو

دل خفا، یار خفا، دستِ عدو، چرخِ خلاف
مجھ سا بدبخت کوئی عاشقِ ناشاد نہ ہو

پھیر دو شوق سے دشمن کے گلے پر خنجر
کون کہتا ہے کہ تم بانیِ بیداد نہ ہو

چٹکیاں لے کے مرا دل وہ دکھا دیتے ہیں
اُس پہ یہ قید کہ بس نالہ و فریاد نہ ہو

پھوٹے وہ آنکھ نہیں شوقِ نظارہ جس کو
خاک ہو جائے وہ دل جس میں تری یاد نہ ہو

اور کیا چاہیے وہ آپ مناتے ہیں مجھے
اب بھی گر چین نہیں تو دلِ ناشاد نہ ہو

ایک دم چین سے ٹھہرا ہو جو دل ہجر کی شب
آپ کے وصل سے کم بخت کبھی شاد نہ ہو

لطف اِن سُست مضامیں میں کہاں سے آئے
اے حسنؔ گر کرمِ حضرتِ اُستاد نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فدائے مے کدہ کو بھی عنایت اک پیالا ہو
مرے ساقی ترا دونوں جہاں میں بول بالا ہو

نقاب اُلٹے ہوئے تشریف لے آئیں وہ پہلو میں
مرے ظلمت کدے میں بھی کبھی یارب اُجالا ہو

ٹھکانا دونوں عالم میں نہیں اُس خانہ ویراں کا
جسے اے دوست تو نے اپنے کوچہ سے نکالا ہو

نہ اُلجھے سخت جانی نازکی کی شرم رہ جائے
الٰہی مرتے دم قاتل سے میرا منہ اُجالا ہو

جہاں غش دل پھڑکتے سر جھکے آنکھیں جھپکتی ہیں
کہیں ایسا نہ ہو پردے سے اُس نے منہ نکالا ہو

خبر سن کر وہ میری نزع کی ہنستے ہوئے آئیں
مبارک یا الٰہی مجھ سے بگڑے کا سنبھالا ہو

فقیروں کو بھی اک بوسہ خدارا اپنے صدقہ میں
فروغِ حسن تیرا روز دُونا ہو دوبالا ہو

نہ کیوں کر اشک بھر آئیں دلِ مجروح کے دُکھ پر
اسے یوں خاک وخوں میں دیکھیں جو نازوں کا پالا ہو

حسنؔ تقدیر پر اُس کے ہزاروں رِند صدقے ہوں
جسے چھکتے ہوئے گرنے میں ساقی نے سنبھالا ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یہ اپنے چاہنے والوں کا حال کرتے ہو
کمال کرتے ہو صاحب کمال کرتے ہو

تمہاری چال میں انداز ہے قیامت کا
قدم قدم پہ مجھے پامال کرتے ہو

انہوں نے دیکھیے کیا کیا جواب سوچے ہیں
وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کیا سوال کرتے ہو

ذرا سے حرفِ تمنا پر اس قدر غصہ
ذرا سی بات کا اِتنا ملال کرتے ہو

جو میں نے بوسہ لبوں کا لیا بگڑ بیٹھے
اسی زبان سے عہد وصال کرتے ہو

تمہارے ہجر کے بیمار روز مرتے ہیں
کسی مریض کی بھی دیکھ بھال کرتے ہو

میں اور چاہوں کسی اور کو نہیں ممکن
خدا کے واسطے کیا اِحتمال کرتے ہو

غضب ہے قہر خدا سے بھی تم نہیں ڈرتے
خدا کے بندوں کو یوں پائمال کرتے ہو

تم اور وصل کی خواہش پھر ایسے ظالم سے
حسنؔ خدا کے لیے کیا سوال کرتے ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کون کہتا ہے کہ آ کر دیکھ لو ❁ حال عاشق کا بُلا کر دیکھ لو
دم ہے آنکھوں میں مریض ہجر کا ❁ جھوٹ کہتا ہوں تو جا کر دیکھ لو
مرنا جینا ہے تمہارے ہاتھ میں ❁ دل سے جا کر دل میں آ کر دیکھ لو
جھوٹ سچ کا حال ابھی کھل جائے گا ❁ دشمنوں کو آزما کر دیکھ لو
پوچھتے کیا ہو کہ دل میں کون ہے ❁ لو یہ آئینہ اُٹھا کر دیکھ لو
کس طرح غش کھا کے گرتا ہے کوئی ❁ یہ تماشا منہ دکھا کر دیکھ لو
ایک آئینہ میں بجلی بند ہے ❁ وقتِ شوخی دل میں آ کر دیکھ لو
اس نزاکت پر یہ دعوی قتل کے ❁ پہلے خنجر تو اُٹھا کر دیکھ لو
کیوں بتائیں یادگارِ وصلِ غیر ❁ آپ آئینہ منگا کر دیکھ لو
پوچھنا یہ ہے کہ پوچھو مجھ سے حال ❁ دیکھنا یہ ہے کہ آ کر دیکھ لو
ہے سیہ بختوں سے زینت حُسن کی ❁ سرمہ آنکھوں میں لگا کر دیکھ لو
غیر سے بے سوچے سمجھے میل جول ❁ پہلے کچھ دن آزما کر دیکھ لو
ہاتھ سے جاتا رہے گا دل ابھی ❁ میرے دل سے ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو
امتحانِ غیر پر رنجش عبث ❁ خیر جی تم منہ لگا کر دیکھ لو
دیکھنے والے کی آنکھیں پھوٹ جائیں ❁ اب تو تم پردہ اُٹھا کر دیکھ لو
حضرتِ دل پھر چلے دشمن کے گھر ❁ آپ کے وہ منہ چھپا کر۔ دیکھ لو

وہ اگر دیکھے تو آنکھیں پھوٹ جائیں
تم حسنؔ کو چھپ چھپا کر دیکھ لو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وقتِ جلوہ بے خود و مدہوش شیدا کیوں نہ ہو
یہ تماشا ہو تو پھر ایسا تماشا کیوں نہ ہو

جب ترے جلوے کو طرزِ خود نمائی ہے پسند
سینکڑوں پردوں میں چھپ کر عالم آرا کیوں نہ ہو

ایک ہی جلوہ نے روشن کر دیے دونوں جہاں
کیوں نہ ہو اے آفتاب عالم آرا کیوں نہ ہو

خواہشیں اپنی فدا کر دے رضائے دوست پر
پھر میں دیکھوں چاہنے والے کو چاہا کیوں نہ ہو

جس گھڑی تک وہ رہیں وہ کس طرح دیکھوں اُنھیں
جس گھڑی تک میں رہوں میں مجھ سے پردہ کیوں نہ ہو

مجھ سے میں جب تک گما ہوں اُن کو پا سکتا نہیں
ڈھونڈ لوں مجھ کو اگر میں اُن سے ملنا کیوں نہ ہو

بے خودی کا قول ہے گمنے میں ملنا ہے نہاں
ہوش کہتے ہیں کہ ملنا ہو تو گمنا کیوں نہ ہو

آپ کے نقشِ قدم کو خاک سے کیوں ربط ہے
دل کا ٹکڑا کیوں نہ ہو آنکھوں کا تارا کیوں نہ ہو

دیکھنے والے کی آنکھیں بند ہونی چاہئیں
پھر میں دیکھوں پردہ والوں کا نظارا کیوں نہ ہو

گرنے والی بجلیاں آنکھ اُٹھنے دیں ممکن نہیں
بے حجابی جلوۂ جاناں کا پردہ کیوں نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان اگر ہو جان تو کیوں کر نہ ہو تجھ پر نثار
دل اگر ہو دل تری صورت پہ شیدا کیوں نہ ہو

تیرے جلوے ہیں زمانہ سے نرالے اے حسیں
تیرے جلوؤں پر فدا سارا زمانہ کیوں نہ ہو

ناصیہ سا ہیں درِ دلبر پہ اللہ رے نصیب
اب تو سر اُٹھتا نہیں محشر ہی برپا کیوں نہ ہو

موت اور اُن کی گلی کی، صدقے ایسی موت پر
زندگی کا لطف اس مرنے سے پیدا کیوں نہ ہو

اپنی ہستی سدّ راہِ وصلِ جاناں ہے حسنؔ
ہم اگر گم جائیں تو پھر اُن سے ملنا کیوں نہ ہو

بے خودِ دیدار کی تربت پہ میلہ کیوں نہ ہو
اُن کے جلوہ کا تماشائی تماشا کیوں نہ ہو

چوٹ جب دل پر لگے فریاد پیدا کیوں نہ ہو
اے ستم آرا جو ایسا ہو تو ایسا کیوں نہ ہو

دلبر آنکھیں ہوں تو پھر دل کیوں ٹھکانے سے رہے
دل نشیں صورت ہو تو دل میں ٹھکانا کیوں نہ ہو

آپ ہی فرمایئے دل مفت دیتا ہے کوئی
آپ ہی انصاف کیجئے پھر تقاضا کیوں نہ ہو

جائے حیرت ہے عدوے غیر سے تم خوش نہیں
جو بُرے کا ہو بُرا اچھے کا اچھا کیوں نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو وہ چاہیں گے وہ ہوگا اب وہ جو چاہیں کریں
دل ہی جب چاہے اُنھیں پھر اُن کا چاہا کیوں نہ ہو

حسرتِ پابوسِ جاناں میں ہوئے ہیں خاک ہم
ذرّہ ذرّہ محشرستانِ تمنا کیوں نہ ہو

تم سوالِ وصل سن کر ڈال دو ممکن نہیں
چھوڑ دوں پاسِ نزاکت میں تو پھر کیا کیوں نہ ہو

جب کرم ہو حسن کا جب مہربانی عشق کی
پھر وہ میری کیوں سنیں پھر اُن کا کہنا کیوں نہ ہو

دل کا تنگ آ کر دعا کرنا نہ ہو ایسوں سے میل
اُس ستم آرا کا جھنجلا کر یہ کہنا کیوں نہ ہو

حسن کی سرکار کا اِنصاف تو دیکھے کوئی
ضبط کر لینے سے مطلب دل کسی کا کیوں نہ ہو

جب دیت ہو جلوۂ جاناں قتیلِ عشق کی
زندۂ جاوید اُن کا مرنے والا کیوں نہ ہو

اُن کے دل کو کچھ بھی گرمائے جو آہِ آتشیں
سوزِ فرقت سے کلیجہ دل کا ٹھنڈا کیوں نہ ہو

جب چھکا کر مست کر دے گردشِ چشمِ حبیب
رِند مے آشام کا پھر دَور دورا کیوں نہ ہو

چارۂ آزارِ اُلفت سے ہے پرہیز اے حسنؔ
چارہ گر اپنے زمانے کا مسیحا کیوں نہ ہو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف ہائے رموز

جو جگر تھامے چلے آتے تھے فریاد کے ساتھ
رنگ لائے ہیں وہی اب دلِ ناشاد کے ساتھ

آگ سینے میں بھڑک اٹھتی ہے فریاد کے ساتھ
کیا گزرتی ہے مزے ہیں دلِ ناشاد کے ساتھ

کچھ بھی تاثیر جو آ جائے تو اِن شاء اللہ
دوڑتے آپ چلے آئیں گے فریاد کے ساتھ

آنکھ وہ آنکھ جسے ہجر میں روتے گزرے
دل ہے وہ دل جو گزر جائے تری یاد کے ساتھ

عندلیبانِ چمن بندۂ بے دام بنے
ہو لیے چھوڑ کے گلشن مرے صیاد کے ساتھ

جاں کنی سینہ دری ہو تو قرار آ جائے
فتنہ گر لاکھ بکھیڑے ہیں تری یاد کے ساتھ

کیوں چلے آتے ہو بے تاب کلیجہ تھامے
تم کو کچھ ضد ہے مرے نالہ و فریاد کے ساتھ

سینہ میں خاک جگہ دوں ترے اَرمانوں کو
چین سے کوئی رہا ہے دلِ ناشاد کے ساتھ

اُن کا پردہ سے نکلنا کہ فدائی تھا جہاں
رابطہ عشق کو ہے حُسنِ خدا داد کے ساتھ

کس سے ملتے ہو حسنؔ خیر ہے کیا کرتے ہو
کچھ عداوت ہے تمہیں کیا دلِ ناشاد کے ساتھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مے سے میں نے کب کی توبہ
توبہ توبہ کیسی توبہ

شیخ نہ جنت میں بھی پیے مے
جب جانیں، ہے پکی توبہ

میں اور عشق بتوں کا ناصح
تو اور جھوٹ الٰہی توبہ

زاہد کی کم فہمی دیکھو
مے تو نہ کھینچی کھینچی توبہ

کیوں دل عشق نہ چھوڑا تو نے
ہم نے دیکھی تیری توبہ

دے اے ساقی جامِ لبالب
فصلِ گل میں کیسی توبہ

شیشہ اُٹھا کر طاق سے ہم نے
طاق پہ ساقی رکھ دی توبہ

جو صہبائے وِلا سے روکے
ایسے زُہد سے اپنی توبہ

توبہ کرو اے حضرتِ واعظ
عہد شباب میں کیسی توبہ

پیر مُغاں کے ہاتھ پہ زاہد
آج حسنؔ نے توڑی توبہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ردیف یائے تحتانی

صدقے ہو کر یہ مرے شوخ پہ کیا آتی ہے
فتنہ کے عطر میں ڈوبی جو صبا آتی ہے

قلق و درد و سوزشِ دل نالہ و آہ
شبِ غم آتی ہے یا کوئی بَلا آتی ہے

ذبح کرنے کو جو بیٹھے تھے تو کچھ شرم نہ تھی
اب مری لاش پر آنے سے حیا آتی ہے

کس طرح قافلۂ اہلِ عدم کو ڈھونڈیں
نقشِ پا ہی ہے نہ آوازِ درا آتی ہے

تیرا کوچہ ہے عجب گلشن دلچسپ اے بت
دُور تک خلق خدا رُو بہ قضا آتی ہے

دلِ بے تاب اس اُمید کو بھی رو کہ وہاں
داستاں گو کو بلایا ہے حنا آتی ہے

دل اور اُس زُلف میں پھنس جائے خدا کی قدرت
عقل کٹ جاتی ہے جب سر پہ بَلا آتی ہے

یاد میں ساقیِ کوثر کی چڑھاؤ خم مے
مے کشو مژدہ کہ گھنگور گھٹا آتی ہے

سنیے تو آپ کو عشاق کا کچھ دھیان بھی ہے
کہیے تو آپ کو یادِ غربا آتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غیر کی چاہ نے ناراض کیا مجھ سے اُنھیں
اُلٹی سیدھی یہی دو چار ملا آتی ہے

صرصر اُڑ جائے الٰہی کہ کسی کے دَر سے
جب نہ تب خاک غریبوں کی اُڑا آتی ہے

ناصحا مجھ سے اور اُس بت سے تعلق کیا خوب
کچھ تجھے شرم بھی اے مردِ خدا آتی ہے

ہو نہ ہو آج حسنؔ اُن کی گلی میں پہنچا
سن لو وہ درد بھرے دل کی صدا آتی ہے

یا نگاہِ منتظر کا آئینہ میں گھر بنے
یا مرا دل جلوہ گاہِ عارض دلبر بنے

جانے والے ہم کو بھی پامال کرتا جا ذرا
فتنہ جو اُٹھے تری رفتار سے محشر بنے

جو جفا کو دوستی سمجھے لڑائی کو ملاپ
ایسے ظالم سے کہو کیوں کر نبھے کیوں کر بنے

وہ چلے آئیں پریشاں حال دل تھامے ہوئے
اُن پہ بھی بن جائے کچھ ایسی مرے دم پر بنے

تم رہو آباد ہم نے پا لیا انعامِ عشق
خانماں برباد ٹھہرے لٹ گئے بے گھر بنے

گر یہی جلوے ہیں تو عالم ہوا ویراں تمام
دیکھ لینا اُن کے کوچے میں ہزاروں گھر بنے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شکوہ تیرا حال اپنا غیر کی بے باکیاں
خط میں گر میں کم سے کم لکھوں تو اک دفتر بنے

عکسِ رُخ گردن پہ میرے چاند کا ٹھہرا قمر
خاکِ رہ سے ذرّے جو اُڑ کر اُٹھے اختر بنے

خشک ہو جائے وہ پانی جو بنے سیلابِ اشک
خاک ہو جائے وہ مٹی جو دلِ مضطر بنے

چین سے وہ شوخ بیٹھا ہے کنارِ غیر میں
ہم پڑے پھرتے ہیں دل تھامے ہوئے مضطر بنے

ایک مدت سے یوں ہی بنتے بگڑتے ہیں حسنؔ
غیر سے بگڑے پھر اُن کی بزم میں جا کر بنے

اللہ رے بے کسی کہ نہ دل ہے نہ یار ہے
اک جانِ زار ہے بھی تو وہ جانہار ہے

یہ جانِ زار ہے یہ دلِ بے قرار ہے
آگے تری پسند تجھے اختیار ہے

کس درجہ گل فشاں دہنِ تنگ یار ہے
اس غنچہ میں ہزار چمن کی بہار ہے

بے باکیاں ہیں دل میں نظر شرم سار ہے
ایسوں کی بات کا ہمیں کیوں اعتبار ہے

دل دے کر اُس سے بات کرے کوئی کیا مجال
جب تک بغل میں دل ہے وہ یاروں کا یار ہے

وہ لکھتے ہیں کہ یاد بھی آتے نہ ہوں گے ہم
ہر لحظہ یاس پاس ہے غم غم گسار ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم کو خیالِ چارہ گری چاہیے ضرور
دشمن کے دل میں میری طرف سے بخار ہے

پہلو تہی کروں جو نہ دل سے تو کیا کروں
دشمن ہے یہ مرا مرے دشمن کا یار ہے

ہر دم ہے تجھ کو ابروے جلاد کا خیال
اے دل مگر قضا ترے سر پر سوار ہے

وہ کہتے ہیں کہ مکر تو عاشق کے دیکھیے
جب دل نہیں بغل میں تو کیا بے قرار ہے

بھولے جو قبر غیر کو وہ وقتِ فاتحہ
غُل ہر لحد میں تھا یہ وہی تو مزار ہے

جلاّد اک نظر کی بھی مہلت نہیں مجھے
بے ڈھب تری چھری مرے دم پر سوار ہے

جب سے بنے ہیں آپ مسیحاے روزگار
کوئی ہے جاں بلب تو کوئی دل فگار ہے

پہلے وہ میرے دل میں تھے اب بزمِ غیر میں
سچ کہتے ہیں کہ جان کا کیا اعتبار ہے

کوئی تو بات دل میں ہے جو اُن کو ہے پسند
کوئی تو اُن میں آن ہے جو دل نثار ہے

اقرار یار بھی ہے عجب چیز ہم نشیں
سب جھوٹ جانتے ہیں مگر اعتبار ہے

بس میں کسی کے رہ نہیں سکتا کسی طرح
معشوقِ دوسرا دلِ بے اختیار ہے

اک اک کے منہ کو تکتا ہے کیوں نزع میں حسنؔ
کیا جانے کس کی دید کا اُمیدوار ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتے ہو ہمیں ملنے کی فرصت نہیں ملتی
فرصت نہیں ملتی کہ اجازت نہیں ملتی

کوچہ میں ترے کون سی نعمت نہیں ملتی
صدمہ نہیں پاتے کہ اَذیت نہیں ملتی

کب محفل دشمن سے اُٹھایا نہیں جاتا
کب آپ کے گھر سے مجھے عزت نہیں ملتی

کس منہ سے وہ اَب جان طلب کرتے ہیں مجھ سے
اُن سے ابھی اک دل ہی کی قیمت نہیں ملتی

کیوں زندۂ جاوید نہ ہوں اہل محبت
اس کام میں مرنے کی بھی مہلت نہیں ملتی

آخر کوئی پامالیِ عشاق کی حد بھی
خود ڈھونڈھ رہے ہو مری تربت نہیں ملتی

میں تو دل وسر جان وجگر دے کے خریدوں
بکتی ہوئی اچھی کوئی قسمت نہیں ملتی

ایسا تری اُلفت نے مرے دل کو نچوڑا
کیا خون کہیں خون کی رنگت نہیں ملتی

میں وصل کی تدبیر میں وہ فکر ستم میں
اُلفت میں کسی شخص کو راحت نہیں ملتی

دیکھوں مرے سینہ میں بھی دل ہے کہ نہیں ہے
اُن آنکھوں میں اب مجھ کو مروّت نہیں ملتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ کو تو ستایا ہے میں دنیا سے مٹا دوں
پر وصل کے دن یہ شبِ فرقت نہیں ملتی

کیا جانے عدو لطف جو ہے اُن کے ستم میں
ایسوں کو یہ تقدیر یہ قسمت نہیں ملتی

یہ حسن نرالا ہے ادا اور ہی کچھ ہے
آج آپ کی تصویر سے صورت نہیں ملتی

کیا بات کروں کش مکشِ نزع میں اُن سے
افسوس کہ دم لینے کی مہلت نہیں ملتی

وہ شکوۂ آزار پہ بولے تو یہ بولے
ہم کو بھی ترے نالوں سے فرصت نہیں ملتی

دل بیچ کے لیں ہم تری آنکھوں کے لیے مول
دنیا میں کہیں جنس مروّت نہیں ملتی

ہر ایک سے سائل نہیں ہوتا ہے زمانہ
ہر ایک کو یہ حسن کی دولت نہیں ملتی

دل کا کبھی رونا ہے کبھی جان کا ماتم
اُلفت کے بکھیڑوں سے فراغت نہیں ملتی

گر آپ اُٹھاتے ہیں مزے لطف و کرم کے
کیا ظلم و ستم میں ہمیں لذّت نہیں ملتی

نشتر سے بھی کچھ تیز ہیں قاتل کی نگاہیں
رَگ کوئی کلیجہ کی سلامت نہیں ملتی

کیا یار کی صورت سے حسنؔ چاند کو نسبت
ایسوں کو یہ طلعت یہ نزاکت نہیں ملتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ابرِ بہار زور اٹھا کوہ و راغ سے
پھر دل نے لو لگائی شراب و ایاغ سے

اُس شمعِ انجمن کی تجلی کہاں نہیں
پروانے کیوں لپٹتے ہیں آ کر چراغ سے

کیا جانے کیا گزرتی ہے فرہاد و قیس پر
ماتم کی آ رہی ہے صدا کوہ و راغ سے

بلبل تڑپ رہی ہیں گریبانِ گل ہے چاک
فصل بہار آج بچھڑتی ہے باغ سے

اے عاشقو نوید کہ سنتے ہیں آج وہ
افسانہ دل جلوں کا زبانِ چراغ سے

اے گل نہ جاؤں گا ترے کوچہ سے میں کبھی
بلبل وہ کیا ہے سیر ہو جو سیرِ باغ سے

بل کھا رہے ہیں چہرہ پہ گیسوے پُر شکن
مارِ سیاہ کھیل رہے ہیں چراغ سے

ہو میرے گل کو زیورِ گل کی جو اِحتیاج
اُڑ کر ہوا میں پھول چلے آئیں باغ سے

چمکی ہے میرے عشق سے تقدیر آپ کی
روشن چراغِ حسن ہوا دل کے داغ سے

اُس کی تلاش عالم اسباب میں نہ کر
ملتا نہیں کسی کو نشان و سراغ سے

یہ گل فشانیاں تو نہ ہوتیں کبھی حسنؔ
تم نے چنے ہیں پھول یہ گلزارِ داغؔ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

باڑھ بنوائی ہے جلاد نے تلواروں کی
یا خدا خیر ہو اُلفت کے گرفتاروں کی

فصلِ گل آئی ہے گلشن میں گھٹا چھائی ہے
سیر اَب دیکھیے میخانے میں مے خواروں کی

زاہدو جوشِ عطا پر وہ کریم آیا ہے
شکل اب دید کے قابل ہے گناہ گاروں کی

بے وفا خواب میں بھی تو نے تو آنا چھوڑا
یوں ہی ہوتی ہے دوا ہجر کے بیماروں کی

صحن گلشن سے وہ صیاد کا باہر لانا
ہائے وہ درد سے فریاد گرفتاروں کی

دمِ رفتار کٹے جاتے ہیں خوبانِ جہاں
چال اڑائی ہے تری چال نے تلواروں کی

سخت جاں ہوں میں وہ جلاد ہے آمادۂ قتل
دیکھیے کیسی ہنسی اڑتی ہے تلواروں کی

نہ رہا کنجِ قفس تک آ کر
کچھ تو سن لے مرے صیاد گرفتاروں کی

شام نزدیک، عدو گھات میں ہے، منزل دُور
مشکل آسان کرے اللہ تھکے ہاروں کی

کیا سمائی ہے ترے دل میں بتا تو ظالم
نیم جانوں پہ یہ بوچھار ہے تلواروں کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ تو چاٹا ہے مرا خونِ جگر اے جلاد
سرخ بے وجہ زبانیں نہیں سوفاروں کی
جو کہا حالِ حسنؔ اُن سے وہ اُلٹا ہی کہے
مجھے لینی ہے خبر اُن کے خبرداروں کی

پلا دے آج جو ہوں شیشہ و سبُو باقی
رہے نہ ساقیِ مے نوش آرزو باقی
خدا کے واسطے کچھ رحم جانِ بسمل پر
نہ چھوڑ خنجر قاتل رگِ گلو باقی
دکھاؤ پھر بھی جھلک اپنے روے روشن کی
ابھی ہے دل میں مری جانِ آرزو باقی
زبانِ حال سے گویا ہے بے ثباتیِ دہر
فنا ہے سب کے لیے اک رہے گا تو باقی
کہو کلیم سے دیکھیں جو دیکھنا چاہیں
ابھی تجلیِ ایمن ہے چار سُو باقی
دکھا دے پردہ سے اک بار تو وہ جلوۂ حسن
تری بلا سے جو پھر بھی ہو آرزو باقی
وہ ایک بار کا جلوہ بھی کیا قیامت تھا
ازل سے آنکھوں کو ہے جس کی جستجو باقی
ٹھکانا کیا ہے پھر اُس نامراد کا یا رب
جو دل کی دل ہی میں رہ جائے آرزو باقی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نمک نہ چھڑکو مرے زخم پر لگاؤ ہاتھ
مزہ یہ ہے کہ نہ رہ جائے آرزو باقی

نہ چھیڑ ہولِ قیامت کا ذکر اے واعظ !
ابھی ہے نشۂ صہبائے مشک بو باقی

دکھا دو آج تم اپنے خرام کا انداز
رہے نہ فتنۂ محشر میں گفتگو باقی

قفس میں کہتی تھی بلبل تڑپ تڑپ کے حسنؔ
ابھی ہے دید گلستاں کی آرزو باقی

وہ مجھ سے بے خبر ہیں اُن کی عادت ہی کچھ ایسی ہے
میں اُن کو یاد کرتا ہوں محبت ہی کچھ ایسی ہے

ہم اُس کو دیکھ کر ایمان و دل کیوں کر نہ کھو بیٹھیں
مسلمانو بت کافر کی صورت ہی کچھ ایسی ہے

میں دل کیوں کر تمہیں دوں وصل کی کیوں کر نہ خواہش ہو
یہ دولت ہی کچھ ایسی ہے وہ نعمت ہی کچھ ایسی ہے

جہاں دیکھا اُسے بے سر جھکائے پھر نہیں بنتی
تمہارے نقشِ پا میں شان وعزت ہی کچھ ایسی ہے

کسی پہلو نہیں ہوتی دلِ بے تاب کو تسکیں
تری اُلفت میں اے ظالم مصیبت ہی کچھ ایسی ہے

جسے دیکھا پھر اُس کا دل نہیں رہتا ٹھکانے سے
تری ترچھی نگاہوں میں شرارت ہی کچھ ایسی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں وقت صبح اُن کے روکنے کو اُن سے کہتا ہوں
کوئی جاتا نہیں اُس میں یہ ساعت ہی کچھ ایسی ہے

چمن کیسا بہار ہشت جنت اُس پہ قرباں ہو
تمہارے عارضِ رنگیں کی رنگت ہی کچھ ایسی ہے

میں آؤں وعظ میں سو بار جب یہ دل بھی آنے دے
کروں کیا واعظو رندوں کی صحبت ہی کچھ ایسی ہے

میں کس گنتی میں ہوں اور اک مرے دل کی حقیقت کیا
ہزاروں جان دیتے ہیں وہ صورت ہی کچھ ایسی ہے

ہمارے زخم منہ کھولے ہوئے ہیں زخم کھانے کو
تمہاری تیغ کے چرکوں میں لذّت ہی کچھ ایسی ہے

کوئی آئے یہ آتی ہے کوئی جائے یہ جاتا ہے
مرا دل ہی کچھ ایسا ہے طبیعت ہی کچھ ایسی ہے

ہمارا کیا بگڑ جاتا حسؔن تیری سفارش میں
ہماری اُن کی اب صاحب سلامت ہی کچھ ایسی ہے

دل میں پھر درد اُٹھا پھر وہی ساعت آئی
پھر مرے سر پہ بَلائے شبِ فرقت آئی

ہم تو آئے تھے اُنھیں حال سنانے اپنا
وہ خفا ہو گئے لو اور قیامت آئی

اُن کی زُلفوں سے اُلجھنے کو کہا تھا کس نے
دیکھ اے دل کوئی دم میں تری شامت آئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور تو کوئی نہ تھا میرے جنازے پہ مگر
بے کسی روتی ہوئی تا سر تربت آئی

حضرتِ عشق سلامت رہیں آباد رہیں
ساری آفت انھیں مرشد کی بدولت آئی

ترے بیمار کو پوچھا نہ کسی نے غافل
آئی تو ایک غشی بہر عیادت آئی

منہ بنائے ہوئے غصے میں جبیں پر سو بل
آپ کیا آئے مرے گھر کوئی آفت آئی

شکر ہے کشتۂ فرقت کے تڑپنے پر آج
اس قدر اُن کو ہنسی آئی کہ رقت آئی

جی میں شرمندہ ہوا کاٹ کے سر عاشق کا
ہائے جلاد کو کس وقت ندامت آئی

اُس کو ہیں شکل دکھانے میں بھی لاکھوں انکار
ہائے کس شرم کے پتلے پہ طبیعت آئی

میرے رونے پہ تو اب ہنستے ہو لیکن تم بھی
جان جاؤ گے کسی پر جو طبیعت آئی

چاہنے والوں کو بھی بھول گئے یا اللہ
دشمنوں پر تمہیں اس درجہ محبت آئی

اے حسنؔ شکر کرو زندہ وہاں سے آئے
دل کو جانا تھا گیا جان سلامت آئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُٹھاؤ پردہ دکھاؤ صورت کہو تو عذرِ وصال کیا ہے
تمہیں فقیروں سے رنج کیوں ہے بلا کشوں سے ملال کیا ہے

جو چاہتا ہے کسی کو کوئی تو دل سے رکھتا ہے فکر اُس کی
مریضِ غم سے کبھی نہ پوچھا یہ تو نے ظالم کہ حال کیا ہے

اگر وہ منہ سے نقاب اُٹھائیں تمام عالم کے ہوش اُڑائیں
رہیں کسی کے حواس قائم جنابِ موسیٰ مجال کیا ہے

تجلیاں ہیں نثار اُس پر خدا نما ہے ضیاے دل بر
یہ مہر کیا ہے یہ ماہ کیا ہے یہ آئنہ کا جمال کیا ہے

مریض غم کی نہ پوچھو حالت جو تم کو ملنا ہے جلد آؤ
پھری ہیں آنکھیں چھٹی ہیں نبضیں بتاؤں کیا تم کو حال کیا ہے

نہ ہٹ کرو، آؤ مل بھی جاؤ نہ مرنے والوں سے منہ چھپاؤ
یہ نیم جانوں سے رنج کیوں ہے مسافروں سے ملال کیا ہے

مریضِ فرقت پہ لے کے خنجر چڑھائیں کیوں تم نے آستینیں
اجل نصیب آپ مر رہا ہے اب اُس میں دیکھو تو حال کیا ہے

ہم اپنے غفلت شعار کے گھر ابھی گئے تھے فقیر بن کر
وہاں نہ پوچھا کسی نے اتنا کہ شاہ صاحب سوال کیا ہے

نہ باغِ جنت کی آرزو کر نہ جامِ کوثر کی جستجو کر
شرابِ اُلفت حرام ٹھہری پھر اور زاہد حلال کیا ہے

نہ پاے رفتن نہ جاے ماندن، عجیب آفت میں مبتلا ہوں
لگاتے تو دل لگا دیا پر نہ سمجھا اِس کا مآل کیا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ترا بھی ایسا ہی حال ہو گا
رقیب اُس کی گلی سے مجھ کو نکال کر تو نہال کیا ہے

لگا یہ تیر نگاہ کس کا یہ کس نے بسمل تجھے بنایا
نہیں جو تجھ کو قرار دم بھر بتا تو اے دل یہ حال کیا ہے

علاجِ بیمارِ عشق کیوں ہو بتو اب اس کو خدا پہ چھوڑو
ملا دیا جس کو خاک وخوں میں پھر اُس کی اَب دیکھ بھال کیا ہے

یہ ناز و انداز ہیں قیامت اور اُس پہ یہ شوخیاں بَلا ہیں
زمانہ پامال ہو رہا ہے غضب ہے آفت ہے چال کیا ہے

رقیب تسکین کو تمہاری سناتے ہیں آ کر اچھی خبریں
حسؔن کو ہم دیکھنے گئے تھے وہی ہے صورت بحال کیا ہے

کعبے کوئی گئے کوئی بیت الصنم چلے
اُن کی گلی میں خاک اُڑانے کو ہم چلے

منزل ہے دُور پاؤں میں رعشہ ہے دل ضعیف
للہ کوئی ہاتھ پکڑنا کہ ہم چلے

وحشت نے بیٹھنے نہ دیا دل کو چھیڑ کر
کیا جانے اُٹھ کے گھر سے کدھر آج ہم چلے

بزم عدو میں کھینچ کے دل لے چلا ہمیں
بیٹھے بٹھائے رنج اُٹھانے کو ہم چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پایا اشارہ ابروے سفاک کا جو کچھ
آنکھوں کے بل حرم سے غزالِ حرم چلے

اُس شعلہ خُو سے قطع تعلق کریں گے آج
دل کی لگی کو آگ لگانے کو ہم چلے

دعویٰ ہمارا کیا ہے بگڑتا ہے کس لیے
لے دشمنِ وفا تری محفل سے ہم چلے

ساقی اشارہ کر دے تو مے خانہ کی طرف
مستوں کی شکل جھوم کر ابرِ کرم چلے

ہے اک جہان تجھ پہ فدا شکلِ عندلیب
اے گل نہال ہو کہ ترے رنگ جم چلے

وہ نا مراد ہوں جو کبھی زہر کھاؤں میں
دم بن کے میرے سینہ میں تاثیر سم چلے

جلوہ نما ہو کعبۂ حاجات تو اگر
تیرے طواف کے لیے بیت الحرم چلے

جیتی ہمیں نے بازیِ میدانِ امتحاں
گھٹ گھٹ گئے رقیب جو بڑھ بڑھ کے ہم چلے

وہ سنگ دل کبھی تو ادھر کھنچ کے آئے گا
ہم آہ کھینچے جائیں گے جب تک کہ دم چلے

فضلِ خدا نے بارے حسنؔ کو بچا لیا
کم ہو گیا وہ دردِ جگر اشک تھم چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانتے تھے کہ ہمیشہ یہی ساماں ہوں گے
کیا خبر تھی کہ اسیرِ غمِ ہجراں ہوں گے

جانتا یہ تو نہ کہتا میں کبھی حالتِ دل
کہ وہ سن کر اسے جھیپیں گے پشیماں ہوں گے

جن کی فرقت میں یہاں دم ہے لبوں پر اپنا
دلِ ناشاد وہاں اور ہی ساماں ہوں گے

ہائے وہ دن کہ تمنا تھی فدا ہونے کی
یہ سمجھتے ہی نہ تھے ہو کے پشیماں ہوں گے

ہائے وہ آنکھ جو دیدار کی طالب ہو گی
ہائے وہ دل کہ جسے چاہ کے ارماں ہوں گے

صدمۂ ہجر میں کیا خوب نباہی اس نے
آج اپنے دلِ بے تاب کے قربان ہوں گے

عاشقوں سے جو چھپے گا تو جُوں اُچھلے گا
چاک کیا کیا ترے پردہ پہ گریباں ہوں گے

ایک ہم ہیں کہ ستم ہوتے ہیں ہم پر کیا کیا
ایک وہ ہوں گے کہ جن پر ترے اِحساں ہوں گے

سن کے سودہ زدۂ زُلف کا حالِ ابتر
کیا غرض اُن کی بَلا کو جو پریشاں ہوں گے

مژۂ یار کو کیا دیکھتے ہو حضرتِ دل
ایک دن پار جگر کے یہی پیکاں ہوں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چیر کر تم دلِ بسمل کو نہ دیکھو دیکھو
جن سے نفرت تھی تمہیں اُس میں وہ ارماں ہوں گے

تھوڑی تکلیف اٹھائی ہے حسنؔ فرقت میں
اب نہ دل دیں گے بتوں کو جو مسلماں ہوں گے

تم بھی ہو خنجر خوشاب بھی ہے ❁ اور یہ خانماں خراب بھی ہے
وہ بھی ہیں ساغر شراب بھی ہے ❁ چاند کے پاس آفتاب بھی ہے
دیکھیں اب اُٹھتی ہیں کدھر آنکھیں ❁ آج تم بھی ہو ماہتاب بھی ہے
بولے وہ بوسہائے پیہم پر ❁ ارے کم بخت کچھ حساب بھی ہے
پوچھتے جاتے ہیں یہ ہم سب سے ❁ مجلسِ وعظ میں شراب بھی ہے
دیکھ آؤ مریضِ فرقت کو ❁ رسمِ دنیا بھی ہے ثواب بھی ہے
اک سوالِ وصال پر یہ جَور ❁ غور تو کیجے کچھ حساب بھی ہے
ایسے جلسے کہاں کہاں مے کش ❁ مدرسہ میں کہیں شراب بھی ہے
رد نہ فرمایئے سوالِ وصال ❁ نام کی بات ہے ثواب بھی ہے
برقِ دیدار دیدنی ہے کلیم ❁ ہیں وہ بے پردہ بھی حجاب بھی ہے
تم جو آؤ تو رنگ جم جائے ❁ موسم گل بھی ہے شراب بھی ہے
تیرے ہی دم کی روشنی ہے سب ❁ چاند بھی ہے تو آفتاب بھی ہے
کیوں نہ تجھ پر نظر پڑے سب کی ❁ تو دو عالم کا اِنتخاب بھی ہے
توبہ نبھتی نظر نہیں آتی ❁ وہ بھی ہیں باغ بھی شراب بھی ہے
ان کی باتوں کی تہ نہیں کھلتی ❁ ملتے ہیں اور اجتناب بھی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وعدۂ وصل بھی کیا جھوٹا ❁ دل کے لینے میں اضطراب بھی ہے
کیوں نہ اس بزم کو کہوں جنت ❁ حور بھی ہے وہاں شراب بھی ہے
ان کے وعدے سے کشمکش میں ہوں ❁ کچھ ہے تسکیں کچھ اضطراب بھی ہے
اب کسی کی خبر وہ کیوں رکھیں ❁ نشۂ مے بھی ہے شباب بھی ہے
آج گاڑھی چھنے گی رندوں میں ❁ مے بھی ہے ریزشِ سحاب بھی ہے
پوچھو اس بزم میں حسنؔ کو یوں ❁ وہ یہاں خانماں خراب بھی ہے

شکایت کیا کریں ہم آسماں سے ❁ کہ جی ڈرتا ہے یارِ بدگماں سے
اگر غفلت کروں اشکِ رواں سے ❁ اٹھے طوفانِ نوح اس خاک داں سے
چھپاتا ہوں جو غم ضبطِ فغاں سے ❁ برس جاتا ہے چشم خوں فشاں سے
تجھے نفرت ہے گر عشقِ بُتاں سے ❁ تو حوریں آ چکیں زاہد جناں سے
بلا سے چاک ہوں جیب و گریباں ❁ مگر پردہ تو اُٹھے درمیاں سے
کہاں تک ضبط چلیے حضرتِ دل ❁ لپٹ کر روئیں اُن کے آستاں سے
کہاں تک پاسِ رُسوائی کہاں تک ❁ کلیجہ پک گیا سوزِ نہاں سے
جو پتھر کے جگر میں چٹکیاں لے ❁ اُنھیں نیند آتی ہے اُس داستاں سے
جو ان سات آسمانوں سے نہ سنبھلا ❁ وہ اُٹھوایا ہے بوجھ اک ناتواں سے
وہاں پھر لے چلی ہے بے قراری ❁ جہاں سن آئے تھے اُٹھ جا یہاں سے
ترس کھانا کہ سب تم کو سنا دیں ❁ چھپائی تھیں جو باتیں راز داں سے
شبِ فرقت بھی جلسے میں کٹے گی ❁ بلائیں آ رہیں گی آسمان سے
شبِ وصل اُن سے حالِ دل کہیں گے ❁ اُچٹ جاتی ہے نیند اس داستاں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سسکنا کس لیے دم توڑنا کیوں ❁ کبھی پوچھو تو اپنے نیم جاں سے
مزے جاتے رہے درد و اَلم کے ❁ دل گم گشتہ کو لاؤں کہاں سے
تمہیں تم دونوں عالم میں نظر آؤ ❁ اگر اُٹھ جائے پردہ درمیاں سے
میں کہہ آتا ہوں اُن سے دل کی باتیں ❁ وہ ہو جاتے ہیں بڑھ کر راز داں سے
سرِ شوریدہ کے ہیں عزم بے ڈھب ❁ الگ بیٹھا ہوں اُن کے آستاں سے
شبِ وعدہ حسنؔ کی بے کسی آہ ❁ وہ کیا کوئی نہیں آتا وہاں سے

خدا سمجھے غمِ ہجرِ بُتاں سے ❁ کہ ٹکراتے ہیں نالے آسماں سے
وہ دل یوں لے گئے ہم سے کہ گویا ❁ اُٹھا لائے تھے ہم اُن کے یہاں سے
اُسی کو بھید دیتے ہیں وہ اپنا ❁ جو فارغ ہو خیال این و آں سے
مٹا جھگڑا، گیا سودا، کٹا سر ❁ ہوئے ہلکے ہم اس بارِ گراں سے
رہِ اُلفت میں برسوں کھا کے چکر ❁ وہیں پہنچے چلے تھے ہم جہاں سے
جو ہے کچھ پاس رُسوائی تو آؤ ❁ عیاں ہے حالِ دل دردِ نہاں سے
پریشاں حال رنگ رو پریدہ ❁ کہو تو کچھ تم آتے ہو کہاں سے
شکایت کو گئے تھے شکر کر آئے ❁ یہ کیا تھا کچھ کا کچھ نکلا زباں سے
نہ سمجھا اُس نے عاشق آزما کر ❁ ہم آگے ہیں مقامِ امتحاں سے
جو دشمن نے کہا تم کو سرِ بزم ❁ اُسے دہراؤں کیا اپنی زباں سے
نہ ٹھہرے منہ بنا کر چل دیے وہ ❁ یہ پوچھا تھا کہ آتے ہو کہاں سے
شکایت ہائے فرقت پر نہ ہنسیے ❁ نکل جائے نہ کچھ میری زباں سے
غم فرقت کے صدمے سہنے والے ❁ بہل جائیں گے مرگِ ناگہاں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل پُر سوز تو مدت سے ہے گم ❁ یہ شعلے اُٹھ رہے ہیں اب کہاں سے
دمِ آخر نہ دُکھ پہنچاؤ مجھ کو ❁ وہیں جاؤ تم آئے ہو جہاں سے
گئے گزرے ہیں کیا دربان سے ہم ❁ اُٹھاتے ہو جو ہم کو آستاں سے
ابھی مجھ پر کیے جاؤ یوں ہی جَور ❁ مزا ملنے لگا ہے امتحاں سے
نہیں اچھا غریبوں کا ستانا ❁ کوئی کہہ دے مرے نا مہرباں سے
حسؔن چپ چپ پڑے ہیں مدرسہ میں ❁ کھلیں گے بیعتِ پیر مغاں سے

جو خاص جلوے تھے عشاق کی نظر کے لیے
وہ عام کر دیے تم نے جہان بھر کے لیے

ہمیں تو دیکھیے دل دینے سے نہ منہ پھیرا
نگاہ پھیر گئے آپ اک نظر کے لیے

گما ہے کوچۂ دلدار میں دلِ گمراہ
گئے ہوئے ہیں قرار و خرد خبر کے لیے

ہماری وصل کی رات اُن کی ہجر کی شب ہے
وہ آج شام سے بے چین ہیں سحر کے لیے

نہ مغز کھاتے جو ناصح کو یہ سمجھ ہوتی
معاملہ کوئی کرتا نہیں ضرر کے لیے

میں چاہتا نہیں فرق اُن کی وضع میں آئے
وہ آج اور نہ آئیں مری خبر کے لیے

درازیِ شبِ فرقت نہیں قیامت ہے
ہماری رات بنی ہی نہ تھی سحر کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تمہارے تیر کی جانب سے کیوں نہ دل میں ہو گھر
کہ زخم و درد پہ لایا مرے جگر کے لیے

میں اُن کے سامنے کیوں جاؤں گالیاں کھانے
غمِ فراق بہت ہے مری گزر کے لیے

بلا سے اک دلِ مضطر اگر گیا تو گیا
مزے تو ہم نے تری شوخیِ نظر کے لیے

اُبھارتی ہے اُنھیں یوں نگاہِ شوق مری
نقاب خوب نہیں حسنِ پردہ دَر کے لیے

مریضِ عشق کے سایہ سے بھی خدا کی پناہ
دعائیں مانگ رہا ہوں میں چارہ گر کے لیے

دعاے وصل جو کی چرخ سے صدا آئی
یہ التجا تو بنی ہی نہیں اَثر کے لیے

تمہارے جلوے میں ہر جا نئی ہے کیفیت
سرور دل کے لیے، نور ہے نظر کے لیے

طریقِ منزلِ اُلفت میں ہیں کچھ ایسے پھیر
کہ رہنما کی ضرورت ہے راہبر کے لیے

شبِ فراق نہیں شورِ نالہ و فریاد
دعائیں ہیں یہ کسی شوخ فتنہ گر کے لیے

وہ مجھ بلا کشِ فرقت سے پھر بھی بہتر ہیں
جو لوگ دیکھتے رہ جائیں اک نظر کے لیے

کیا ہے طولِ شبِ ہجر نے عجب اندھیر
گرا ہے سجدہ میں خورشید بھی سحر کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہمارے خون کا پیاسا تھا کب سے سوزِ فراق
کہ ایک بوند بھی چھوڑی نہ چشمِ تر کے لیے

دعاے وصل کی جلدی ہے کیا دلِ مضطر
دعائیں مانگ تو لیں پہلے کچھ اَثر کے لیے

ترے مکان کے رستہ میں کیا تھی حاجتِ خلد
مگر یہ روک بنا دی نظر گزر کے لیے

کہو تو ہم سے بھی خط کا جواب کیا آیا
حسنؔ جو آج قدم تم نے نامہ بر کے لیے

❁

جس کو میں کہتا تھا میرے دل میں ہے ❁ آج وہ اغیار کی محفل میں ہے
عاشقِ مہجور اَب مشکل میں ہے ❁ کچھ کہو تو کیا تمہارے دل میں ہے
ہائے کیا تاثیر جذبِ دل میں ہے ❁ وہ بتِ جلوہ نشیں محفل میں ہے
خیر وہ رنج و عداوت ہی سہی ❁ کچھ تو میرا دھیان تیرے دل میں ہے
کیوں سنائیں جو سنا ہے ہم نے آج ❁ کیوں بتائیں جو ہمارے دل میں ہے
سیر کرتے پھرتے ہیں ارماں ترے ❁ کوئی آنکھوں میں ہے کوئی دل میں ہے
عشق پر مخفی نہیں اَسرارِ حسن ❁ میرے لب پر ہے جو اُن کے دل میں ہے
ایک ہی نالہ میں تم گھبرا گئے ❁ دل ہلیں جس سے ابھی وہ دل میں ہے
کیوں نہ آہوں سے قیامت ہو عیاں ❁ فتنۂ محشر حجابِ دل میں ہے
کیا خبر مجھ کو تمہارے تیر کی ❁ دل کہاں ہے جو کہوں میں دل میں ہے
بے خودی تھی صرف پردے کے لیے ❁ پہلے جو آنکھوں میں تھا اب دل میں ہے
دیکھ کر آنا بتِ پردہ نشیں ❁ فرش آنکھوں کا تری محفل میں ہے
کیوں نہ ہوں بے ہوش سب شکلِ کلیم ❁ جلوۂ ایمن تری محفل میں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاسبانوں کا نہیں ملتا مزاج ❁ اُس کا کیا کہنا جو اُس محفل میں ہے
تیرے جلوؤں سے ہے بےخوداک جہاں ❁ تو اکیلا اس بھری محفل میں ہے
پردہ در ہے پردہ و بے پردگی ❁ مبتلا تیرا عجب مشکل میں ہے
رشکِ دشمن، پندِ ناصح، ہجرِ یار ❁ جان عاشق کی عجب مشکل میں ہے
اُن کے جھنجلانے میں آتا ہے مزا ❁ لطفِ صحبت شکوۂ باطل میں ہے
مشکلاتِ عشق کا تو ذکر کیا ❁ ہے وہ آسانی میں جو مشکل میں ہے
دل میں آنکھوں میں تجلی ہے تری ❁ تو وہ اختر ہے جو ہر منزل میں ہے
رات دن ہے زُلف و عارِض کا خیال ❁ دل وہ رہرو ہے جو ہر منزل میں ہے
کہہ رہی ہے یاس آلودہ نگاہ ❁ اب بھی کچھ حسرت دلِ بسمل میں ہے
آہ سن کر بھی یہی کہتے ہو تم ❁ داغ یہ کیسا مہِ کامل میں ہے
دیکھ کر ناقہ ہی کو غش میں ہے قیس ❁ صاحب محمل ابھی محمل میں ہے
موت ہے ترکِ ہوائے سوزِ عشق ❁ یہ تو ناصح میرے آب وگل میں ہے
بسمل اپنے دم سے رکھتے ہیں عزیز ❁ کچھ تو جوہر خنجر قاتل میں ہے
بن گئی جب دم پہ پھر کیسا لحاظ ❁ اے حسنؔ کہہ ڈالیے جو دل میں ہے

وہ خرامِ ناز ہے چلتا ہوا جادو مجھے
دل کے بچنے کا نظر آتا نہیں پہلو مجھے

ناصحِ ناداں عبث دق کر رہا ہے تو مجھے
دل کے قابو میں ہوں میں دل پر نہیں قابو مجھے

رات دن کی آہ و زاری ہر گھڑی کا اِضطراب
کیا دلِ بے تاب اب جینے نہ دے گا تو مجھے

دشمنوں پر رازِ غم رونے سے ظاہر ہو گیا
واہ رے تقدیر لے ڈوبے مرے آنسو مجھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دونوں عالم میں کہیں میرا پتہ ملتا نہیں
جلوۂ جاناں کہاں گم کر گیا ہے تو مجھے

ہم سے وہ کھٹکے جو ظاہر ہو گیا عشقِ مژہ
خوب کانٹوں میں گھسیٹا اے دلِ بدخو مجھے

زندگی سے دم ہے اُلجھن میں پریشانی میں دل
اک نہ اک دن مار رکھیں گے ترے گیسو مجھے

بیخودی چھائے سرور اُمنڈیں بہک جائیں حواس
اور بھی اے ساقیِ مے کش کوئی چُلّو مجھے

حسرتیں پوری ہوں مِٹ جائیں مہینوں کے گلے
دو گھڑی کو اُن پہ مل جائے اگر قابو مجھے

جس طرف میں دیکھتا ہوں تیرے جلوے ہیں عیاں
دونوں عالم میں نظر آتا ہے تو ہی تو مجھے

میں جسے خلوت میں دیتا ہوں دعائیں اے حسنؔ
کوستا ہے وہ سرِ محفل مرے بر رو مجھے

ہم ہیں اور تیری یادگاری ہے
کچھ تجھے بھی خبر ہماری ہے

دل کی خاطر یہ آہ و زاری ہے
بھولے بچھڑے کی یادگاری ہے

آ کہ وقت آ چکا ہے جانے کا
آ کہ ہنگامِ دم شماری ہے

اُس میں کوئی تو بات ہے ناصح
اُس کی جو بات ہے وہ پیاری ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سب جسے کہتے ہیں شبِ فرقت
گور کی رات سے بھی بھاری ہے

دل لگی ساری دل کے ساتھ گئی
اب تو ہم ہیں فغان و زاری ہے

دُور باشِ نگاہ باں اور ہم
کیا کہیں کس کی پاسداری ہے

نیم جاں چھوڑ کر چلے مجھ کو
تیغ میں خاک آبداری ہے

کس نے دیں ہم کو ذلتیں اُس نے
رشکِ عزت ہماری خواری ہے

دل گیا تو یہ جانے جان گئی
دل نہ دے جس کو جان پیاری ہے

خوش رہو خیر کیا کہوں تم سے
رات کس طور سے گزاری ہے

وہ ہوں، میں ہوں، سحاب ہو، مے ہو
بس یہی موسمِ بہاری ہے

وہ ہیں اور اُن کے روکنے والے
ہم ہیں اور بے کسی ہماری ہے

دل دیا جس نے جان دے کے چھٹا
وہ گنہ یہ گناہ گاری ہے

دل پہ قبضہ نہ جان پر قابو
ہے تو اک بے کسی ہماری ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل کی راحت ہے بے قراری کو
چین کرنے کو بے قراری ہے

ابر برسے کبھی کبھی تھم جائے
یہ بھی کیا میری اشکِ باری ہے

راز کھل بھی گیا حریفوں پر
اور یہاں فکرِ پردہ داری ہے

روحِ سیماب ہے ہماری جان
زندہ جب تک ہیں بے قراری ہے

اک دن آنکھوں کو روئے بیٹھا ہوں
گر یہی جوشِ اشکباری ہے

کیا عجب قتل ہو اگر عاشق
مجرمِ جُرم جاں نثاری ہے

رشکِ دشمن ہے اور جفائے حبیب
یہ سزائے وفا شعاری ہے

ہاتھ جانے لگا گریباں تک
آمد موسمِ بہاری ہے

اس تغافل کو میں سمجھتا ہوں
یہ بھی ایک اُن کی ہوشیاری ہے

مہ و خورشید کو میں کیا جانوں
رات دن روشنی تمہاری ہے

وہی دل محوِ جستجو پائے
جن دلوں میں جگہ تمہاری ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ساری دنیا ہے کیا تری عاشق
سب یہ کہتے ہیں جان پیاری ہے
کیا اُسے احتیاج دشمن کی
تیری اے عشق جس سے یاری ہے
آپ جب سے ہوئے ہیں جانِ جہاں
جان سے اک جہان عاری ہے
چاند جس سے زمانہ روشن ہو
حُسنِ عارض کا اک بھکاری ہے
بس گیا جب تری مہک سے وہ
ہار جیتا بہار ہاری ہے
یوں حسنؔ ان بتوں پہ صدقے ہو
واہ کیا شانِ کِردگاری ہے

درد مند ہجر کا اب چارہ فرما کون ہے
جان لینے والے تم ٹھہرے مسیحا کون ہے
صبر کر نالے وہاں ایسوں کی سنتا کون ہے
بے کسی میں پوچھنے والا کسی کا کون ہے
برق آسا کر لیا پردہ دکھا کر اک جھلک
دیکھنے والوں نے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے
سینکڑوں پردوں سے بڑھ کر ہے تری بے پردگی
وقفِ حیرت ہے جہاں محوِ تماشا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دردِ دل اُٹھ اُٹھ کے کس کا راستہ تکتا ہے تو
پوچھنے والا مریضِ بے کسی کا کون ہے

اُف رے استغنا وہ اک جلوہ دکھا کر چھپ رہے
کیا غرض اُن کو کہ اب عالم میں رُسوا کون ہے

مہر کا طالب نہ یہ حسنِ قمر کا خواست گار
دیدۂ مشتاق کی آنکھوں کا تارا کون ہے

آستانِ دل پہ دستک دی غمِ فرقت نے جب
جان سے کہنے لگے ارمانِ جانا کون ہے

جس کا دامن چھوڑ کر ہم خاک پر تڑپا کیے
اُس نے پیچھے پھر کے یہ بھی تو نہ دیکھا کون ہے

شوق سے جا درِ فرقت شوق سے جا جانِ زار
بے کسوں کا غمزدوں کا چارہ فرما کون ہے

تو عبث کہتا ہے ناصح تم مری سنتے نہیں
میں تری سنتا ہوں لیکن میری سنتا کون ہے

اس سے کہہ دو اب کیا جاتا ہے پردہ کس لیے
میت عاشق پہ یہ منہ ڈھکنے والا کون ہے

میں تو ہنستا تھا ترے دشمن کڑھیں دل کے لیے
دل مرا تجھ پر تصدق تجھ سے پیارا کون ہے

کیا تعجب ہے شہیدانِ ادا پھر جی اٹھیں
یاد آ جائے اگر قاتل ہمارا کون ہے

ہائے کیا کہتے ہو ہم کو تجھ سے کچھ مطلب نہیں
تم کو کچھ مطلب نہیں تو پھر ہمارا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گل فسردہ شمعِ سوزاں مہر و مہ آوارہ گرد
اے دلوں میں رہنے والے تجھ سے اچھا کون ہے

جس کے دَر پر ہم سرِ شوریدہ ٹکرا کر مرے
اُس تغافل کیش نے یہ بھی نہ پوچھا کون ہے

اس قدر یک رنگ ہوں ہم تم کہ کچھ کھلنے نہ پائے
جلوہ فرما کون ہے محوِ تماشا کون ہے

شوق وارماں، دردوغم جتنے تھے سب موجود ہیں
آہ نالے کے سوا دل سے نکلتا کون ہے

جی جلانے کو ہیں آہ و نالۂ آتش فشاں
جو جدائی میں بنے دل سوز ایسا کون ہے

وہ کرے ہمدردیاں جس کو کسی کا درد ہو
بے کسوں کے دردِ دل کا چارہ فرما کون ہے

تیرے ظلم و جور سے گھبرا کے میں چاہوں کسے
اے برائی کرنے والے تجھ سے اچھا کون ہے

سچ تو ہے وہ کس لیے آئیں عدو کو چھوڑ کر
سچ تو ہے میں کون ہوں میری تمنا کون ہے

آپ کیا فرما رہے ہیں مجھ سے دیکھوں گا تجھے
دیکھنے والا مریضِ بے کسی کا کون ہے

اے حسنؔ عاصی ہوں خاطی ہوں سیہ رُو ہوں مگر
میں بُرا جس کا ہوں اُس اچھے سے اچھا کون ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرے مرنے سے تم کو فکر اے دلدار کیسی ہے
تمہاری دل لگی کو محفل اغیار کیسی ہے

کوئی پامال ہوتا ہے کوئی دشنام پاتا ہے
تری رفتار کیسی ہے تری گفتار کیسی ہے

اَدائیں شوخیوں کی جس کے نقش پا سے ظاہر ہوں
خدا جانے کہ ایسے شوخ کی رفتار کیسی ہے

مزے پامالیوں کے ٹھوکروں کے لطف پائے ہیں
مرے دل سے کوئی پوچھے تری رفتار کیسی ہے

ہمارے گھر سے جانا مسکرا کر پھر یہ فرمانا
تمہیں میری قسم دیکھو مری رفتار کیسی ہے

رگِ گردن رگِ خار انہیں پھر یہ رکاوٹ کیوں
غضب رُک رُک کے چلتی ہے تری تلوار کیسی ہے

وہ مجھ سے پوچھتے ہیں غیر سے اور تم سے کیوں بگڑی
ذرا ہم بھی سنیں آپس میں یہ تکرار کیسی ہے

شبابِ حسن خود بر لائے گا دل کی تمنائیں
تری عادت میں جلدی طالبِ دیدار کیسی ہے

کیا سرگشتہ مہر و ماہ کو جس کی تمنا نے
خدا جانے تجلی رُخِ دلدار کیسی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں بجھتی کسی صورت لگی دل کی نہیں بجھتی
یہ تیری اشکباری چشمِ دریا بار کیسی ہے

محبت سب کو ہوتی ہے محبت کرنے والوں کی
ہمیں اُلفت ہے تم سے تم کو ہم سے عار کیسی ہے

معاذ اللہ برقِ حُسن کس کی آنکھیں اُٹھنے دے
تماشائی نہیں واقف کہ شکل یار کیسی ہے

فسردہ کی فسردہ ہی رہی دل کی کلی اَب تک
یہ تیری تازگی اے موسمِ گلزار کیسی ہے

دوا کو زہر سمجھوں زہر کو اپنی دوا جانوں
جو وہ پوچھیں طبیعت تیری اے بیمار کیسی ہے

حسنؔ جام مے گل رنگ لے کر سوچتے کیا ہو
اگر قیمت نہیں قیمت میں یہ دستار کیسی ہے

عجب انداز سے تلوار زیبِ دستِ قاتل ہے
گلے سے کیا کلیجہ سے لگا لینے کے قابل ہے

الٰہی کس کی تیغِ ناز سے مخلوق گھائل ہے
کوئی مقتل میں بسمل ہے کوئی سینے میں بسمل ہے

کہیں ملتا ہے دم دینے سے دل بوسہ عطا کیجے
اگر اب بھی نہ مانیں آپ تو یہ آپ کا دل ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے گا خونِ ناحق مرثیہ خواں صبحِ محشر تک
نہیں مقتل، شہیدانِ محبت کی یہ محفل ہے

ترا محوِ رضا میں، تیرا مطلب میری ناکامی
اگر مطلب نہ نکلے جب بھی تو مقصود حاصل ہے

خدا ہی جانے چرچا ہو گیا کیوں کر زمانے میں
محبت تیری میرے دل میں ہے اور سینہ میں دل ہے

وہاں عذرِ نزاکت، ناتوانی کی یہاں شدت
وہ آئیں کس طرح میں جاؤں کیا مشکل ہی مشکل ہے

کسے رکھتے ہیں اب تو جان تیری دلبری جانے
محبت ہے جبھی تک سینہ میں جس وقت تک دل ہے

وہ مجھ سے کہتے ہیں کیا حال ہے دردِ مصیبت کا
کہاں کا حال کہنا سانس لینا اب تو مشکل ہے

نظر میں کیوں نہ رکھیں شعلۂ برقِ تجلی کو
دلِ پُر سوز کی کشتِ تمنا کا یہ حاصل ہے

اگر میں ڈھونڈھ بھی لوں اُن کو تو دل کو گما بیٹھوں
مری مشکل کی آسانی میں بھی اک سخت مشکل ہے

دل و دلبر نہ آئے تو نہ آئے موت ہی آتی
ہمارے حال سے اے بے کسی دنیا ہی غافل ہے

حسنؔ بس میں جو دل تھا اب کہاں ہے ہم نہ کہتے تھے
ذرا سنبھلے ہوئے جانا یہ محفل اُن کی محفل ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو میری لاش خاکِ کوچۂ قاتل میں رہ جاتی
یہ بے چینی نہ ہوتی یوں نہ دل کی دل میں رہ جاتی

اگر دم بھر تری تابش مہِ کامل میں رہ جاتی
تمنا داغِ حسرت بن کے پھر کیوں دل میں رہ جاتی

ہماری بات سن لینے میں تیرا کیا بگڑتا تھا
ہماری بات ظالم غیر کی محفل میں رہ جاتی

نقابِ رُخ اُٹھا کر دیکھیے عالم منور ہے
تجلی آپ کی کیا ایک ہی منزل میں رہ جاتی

اگر جذبِ محبت آپ کا کچھ بھی اَثر رکھتا
جنابِ قیس لیلیٰ پردۂ محمل میں رہ جاتی

تجلی سے چمک پر ہے مقدر، چشم و دل روشن
تمہاری روشنی کیا ایک ہی منزل میں رہ جاتی

اگر میں آج اُن کو دل نہ دے دیتا تو اے ناصح
ہمیشہ کے لیے یہ بات اُن کے دل میں رہ جاتی

خدا جانے یہ اچھی شکل والے کیا غضب کرتے
جو تھوڑی سی وفا ان ظالموں کے دل میں رہ جاتی

نہ پڑتی سخت جانی سے گرہ ابروے قاتل پر
جہاں لاکھوں ہیں یہ بھی قسمتِ بسمل میں رہ جاتی

مزا ملتا جبھی کچھ زندگی کا حضرتِ ناصح
جگر میں چوٹ رہ جاتی تمنا دل میں رہ جاتی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر اُٹھ کر نزاکت سے نہ رُکتا ہاتھ میں خنجر
تڑپ کر رُوح اے قاتل تنِ بسمل میں رہ جاتی

ہزاروں تیر مارے ایک بھی ٹھہرا نہ پہلو میں
ترے ہاتھوں کی کوئی تو نشانی دل میں رہ جاتی

اگر بحر مصیبت سے اُترنا چاہتے عاشق
ہمیشہ کی طرح یہ آرزو بھی دل میں رہ جاتی

زباں سے بھی نہ کہنے پاتے بسم اللّٰہ مجریھا
کہ ناکاموں کی کشتی ڈوب کر ساحل میں رہ جاتی

قمر کا داغِ ناکامی حسنؔ روشن ہے عالم پر
تجلی اُن کی کیا بحث مہِ کامل میں رہ جاتی

اپنے معشوق کی اُلفت سے جسے کہنا ہے
ایسے خوش بخت کی تقدیر کا کیا کہنا ہے

گلشن خلد کی کیا بات ہے کیا کہنا ہے
پر ہمیں تیرے ہی کوچے میں پڑا رہنا ہے

طلب وصل ہی پر آپ کو چپ رہنا ہے
لبِ خاموش کی کیا بات ہے کیا کہنا ہے

حسن والوں کی ہوئی زیورِ گل سے زینت
زیورِ گل کے لیے حسن ترا گہنا ہے

ان کے تیروں سے سوا زخم ہیں ان تیروں کے
کہ عدو کہتے ہیں کیا بات ہے کیا کہنا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بے قراری ہے تو وہ کچھ ہے قلق ایسا کچھ
دلِ مضطر مرے پہلو میں تجھے رہنا ہے

ایک کہہ کر جسے سنتی ہوں ہزاروں باتیں
وہ کہے اُن سے مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے

تیرے پامال کہاں جائیں ترے کوچہ سے
نقش پا ہیں انھیں مٹ کر بھی یہیں رہنا ہے

لے گیا غیر مرے پاس سے یہ کہہ کر انھیں
آپ تکلیف کریں آپ سے کچھ کہنا ہے

عشرتِ وصل سے کیا واسطہ ناکاموں کو
عیش کیوں کر ہو مقدر میں تو دُکھ سہنا ہے

گریۂ ہجر ہی کو روتے ہیں رونے والے
اور آنکھوں سے ابھی خونِ جگر بہنا ہے

آپ کہتے نہیں کچھ ہم کو یہی سننا تھا
آپ سنتے نہیں کچھ ہم کو یہی کہنا ہے

فکرِ عقبیٰ سے حسنؔ بیٹھے ہو ایسے فارغ
جیسے دنیا میں ہمیشہ ہی تمہیں رہنا ہے

اُلفت ہو کسی کی نہ محبت ہو کسی کی
پہلو میں نہ دل ہو نہ یہ حالت ہو کسی کی

دل تم نے لیا، ہجر نے دم، عشق نے راحت
برباد نہ اس طرح بھی دولت ہو کسی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب دیکھیے قابو سے ہوئی جاتی ہے باہر
ایسی تو نہ بے چین طبیعت ہو کسی کی

ہم یوں دلِ مظلوم کو بہلائے ہوئے ہیں
شاید کہ ستانے ہی کی عادت ہو کسی کی

اے ناصحِ ناداں ہمیں یہ پند و نصیحت
اللہ کرے تجھ کو بھی اُلفت ہو کسی کی

دشمن ہی کی آئی مجھے آ جائے الٰہی
پوری کہیں مانی ہوئی منّت ہو کسی کی

قابو میں ہمارے نہ ٹھہرنا تھا نہ ٹھہرے
تم بھی کوئی بے چین طبیعت ہو کسی کی

تاثیر ابھی جذبِ محبت کی دکھا دیں
مانع نہ اگر ہم کو نزاکت ہو کسی کی

آنے میں جو تم دل کے لیے ہو غم و اندوہ
جانے میں یہ لازم ہے کہ حسرت ہو کسی کی

آئینہ میں کیا دیکھنے دوں حسنِ اَدا کو
ڈرتا ہوں کہ میری سی نہ صورت ہو کسی کی

اے دل مجھے کیا تو نے ستایا جو ستاؤں
ظالم نہ اگر تجھ میں محبت ہو کسی کی

پامالیِ عشاق سے آگاہ ہے عالم
کیا خاک ترے کوچہ میں تربت ہو کسی کی

ناصح ستمِ یار سے کیا خوف دلانا
گر جور اٹھانے ہی کی نیت ہو کسی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل دے کے کریں چاہ کے رُتبہ سے غرض کیا
کیوں کر ہمیں پھر دل سے محبت ہو کسی کی

کیوں دل سے نکلتے نہیں اے ہجر کے صدمو!
ارمان ہو تم یا کوئی حسرت ہو کسی کی

جب دیکھو حسنؔ کو ہے وہی ذکر وہی فکر
اتنی بھی کسی کو نہ محبت ہو کسی کی

شبِ ہجر ہے یادِ جانی تمہاری ❁ سناتے ہیں دل کو کہانی تمہاری
ہمیں پیار کی آنکھ نے مار رکھا ❁ ستم کر گئی مہربانی تمہاری
سبب کیا جو قبضہ نہ بیٹھے دلوں پر ❁ یہ کہہ کر اُٹھی ہے جوانی تمہاری
مجھے لائقِ جور تو تم نے جانا ❁ تمہارا کرم قدر دانی تمہاری
سرِ بزم جوبن تمہیں کھینچ لایا ❁ گئی اب کہاں لن ترانی تمہاری
نشیلی ہیں آنکھیں رسیلا ہے جوبن ❁ قیامت ہے جانی جوانی تمہاری
کسی کا کبھی دل بھی آنے نہ پائے ❁ اگر ہم کریں پاسبانی تمہاری
دیا ہم نے دل تم نے ہم کو ستایا ❁ اجی دیکھ لی قدر دانی تمہاری
بگڑتے ہو جب تم مرے بس میں آ کر ❁ مزا دیتی ہے بد زبانی تمہاری
تمہیں کیوں دِکھائیں تمہیں کیوں بتائیں ❁ ہمیں کچھ ملی ہے نشانی تمہاری
غضب اُبھرے سینہ پہ چھایا ہے جوبن ❁ قیامت کرے گی جوانی تمہاری
حسنؔ کیا اُنھیں ان بکھیڑوں سے مطلب ❁ سنیں کس لیے وہ کہانی تمہاری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہے جوانی جوش پر گیسو ہیں بَل کھائے ہوئے
آج کل ہیں دونوں عالم کو وہ اُلجھائے ہوئے

بن پڑی ہے اُن کو دیکھا ہے جو شرمائے ہوئے
آج ہیں شوق و تمنا ہاتھ پھیلائے ہوئے

ہم جدائی میں بھی لطفِ وصل سے خالی نہیں
داغِ فرقت کو کلیجہ سے ہیں لپٹائے ہوئے

کیا مزے زُلفِ پریشاں نے دکھائے صبحِ وصل
آئنہ دیکھا ہے بیٹھے ہیں وہ شرمائے ہوئے

جن کے ہاتھوں شب مجھے سرگشتگی میں کٹ گئی
چین سے وہ سو رہے ہیں پاؤں پھیلائے ہوئے

اک دلِ پُر آرزو ہے ذرّہ ذرّہ خاک کا
کون جاتا ہے مری تربت کو ٹھکرائے ہوئے

جس نگہ نے کر دیا صبر و سکوں کو بے قرار
بے قراری کو مرے دل میں ہے ٹھہرائے ہوئے

آہیں لب پر، آرزوئیں دل میں، یوں اس در پہ ہم
بیٹھے ہیں دُھونی رمائے چھاؤنی چھائے ہوئے

کم نہیں ہوتیں تصور میں بھی اُن کی شوخیاں
پھر رہے ہیں میری آنکھوں میں وہ اٹھلائے ہوئے

تیری آنکھوں سے تری زلفوں سے دل کو ربط ہے
چار پریوں کے ترے دیوانہ پر سائے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ناخنِ تدبیر سے کیوں کر کھلے اپنی گرہ
ہم ہیں اے زُلفِ پریشاں تیرے اُلجھائے ہوئے

رُوح تازہ کر جنازہ کو مرے جنت بنا
ڈال دے اپنے گلے کے ہار مرجھائے ہوئے

سرد مہری پر بھی جو بھرتے نہیں ہم آہِ سرد
سوزِ اُلفت ہے ہمارے دل کو گرمائے ہوئے

بزمِ جاناں، ساغرِ مے، نغمۂ نے، فصلِ گل
اے حسنؔ جاتے تو ہو پر دل کو سمجھائے ہوئے

سنا کیا کہہ رہی ہے آہ دل کی ❁ خبر لیتے رہو للہ دل کی
وہ سن کر مسکرائیں آہ دل کی ❁ ذرا سن لے مرے اللہ دل کی
چڑھی ہے چادرِ خونِ تمنا ❁ عجب درگاہ ہے درگاہ دل کی
ترس کھانا نہ کھانا پر ستم گر ❁ کہانی سن تو لے للہ دل کی
شبِ ہجر و ہجومِ یاس و حرماں ❁ نہیں کٹتی مصیبت آہ دل کی
کرم فرماؤ ترچھی نظروں والو ❁ بہت سیدھی بنی ہے راہ دل کی
نہیں سنتا کوئی سوزِ دروں کو ❁ کہاں دُھونی رمائے آہ دل کی
جو پہلے اُن کا رستہ دیکھتے تھے ❁ وہی اب تک رہے ہیں راہ دل کی
خدا جانے تمنا کو ہوا کیا ❁ گئی سر پیٹتی کیوں آہ دل کی
اگر دل کو نہیں ہم سے تعلق ❁ ہمیں بھی کچھ نہیں پرواہ دل کی
ہنسی سمجھو نہ مظلوموں کا رونا ❁ کلیجہ نوچ لے گی آہ دل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نگاہیں ان بتوں کی برچھیاں ہیں ❁ بچانا جان اے اللہ دل کی
حسنؔ اُن کی گلی کی خاک چھانو ❁ ملے شاید خبر گمراہ دل کی

کہیں تو مل رہے گی داد دل کی ❁ کہ یہ فریاد ہے فریاد دل کی
نہیں سنتا کوئی ناشاد دل کی ❁ الٰہی تجھ سے ہے فریاد دل کی
کروں ہر ایک سے فریاد دل کی ❁ کوئی تو دے ہی دے گا داد دل کی
وہ پھر کچھ مسکراتے آ رہے ہیں ❁ الٰہی خیر ہو ناشاد دل کی
کہاں میں اور کہاں یہ جَور سہنا ❁ مرے دم پر ہے یہ بے داد دل کی
کوئی ٹوٹا ہوا شیشہ جو دیکھا ❁ مجھے یاد آ گئی ناشاد دل کی
مچل جانا کبھی فریاد کرنا ❁ ہوا کرتی ہیں باتیں یاد دل کی
گل پژمردہ پر آتا ہے رونا ❁ کہ یہ تصویر ہے ناشاد دل کی
سرشکِ عشق و سوزِ غم کے ہاتھوں ❁ عبث مٹی ہوئی برباد دل کی
ملا کرتے تھے پہلے دل سے صدمے ❁ ستاتی ہے ہمیں اب یاد دل کی
ترس کھا سننے والوں پر ستم گر ❁ نہ کہہ بات اے لبِ فریاد دل کی
نکل جائیں اسی رستے سے ارماں ❁ کوئی رَگ کھول دے فصّاد دل کی
تمہارے رنج دینے سے بھی خوش ہوں ❁ قسم ہے مجھ کو اس ناشاد دل کی
ہوئے ہیں بے کسی میں دوست بھی غیر ❁ نہیں کرتا کوئی امداد دل کی
اسے اُس جلنے والے کی خبر ہے ❁ سنو تم شمع سے رُوداد دل کی
تجھے بھی جان ہی کھوتے بن آئی ❁ نہ اُٹھی چوٹ اے فرہاد دل کی
کسی کے ظلم ہیں آثارِ محشر ❁ الٰہی کچھ نہیں بنیاد دل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہلا دے عرش تیرا دل تو کیا ہے ❁ قیامت آہ ہے ناشاد دل کی
یہی ہے اُس ستم آرا کا کوچہ ❁ یہیں مٹی ہوئی برباد دل کی
جو وہ بھولا تمہیں تم بھی بھلا دو ❁ حسنؔ کیوں کر رہے ہو یاد دل کی

جسے میں دیکھتا ہوں بے خود و مستانہ آتا ہے
بہار آتی ہے یا رب یا مرا جانانہ آتا ہے

تبسم کر رہی ہے چپکے چپکے میرے رونے پر
تری تصویر کو بھی نازِ معشوقانہ آتا ہے

کسی کے ہوش کھو دینا کسی کو خاک کر دینا
تجھے کچھ اور بھی اے جلوۂ جانانہ آتا ہے

تصور دل میں آنے کو ہے اُس کی چشم میگوں کا
ہمارے واسطے کعبہ میں بھی پیمانہ آتا ہے

بہاروں میں ہوں یہ رنگینیاں پھولوں میں یہ جوبن
مگر پردہ میں چھپ کر جلوۂ جانانہ آتا ہے

اَدائے شوخ نے بے چین کر رکھا ہے عالم کو
تری محفل سے جو آتا ہے بے تابانہ آتا ہے

نہیں بے وجہ یہ سوز و گداز و گریۂ حسرت
مرے دل کا زبانِ شمع پر افسانہ آتا ہے

نظر آتی ہیں آنکھیں یا خدا کس مستِ خوبی کی
کہ چشم شوق کھولے بزم میں پیمانہ آتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلِ وحشی کے آنے میں ہے اُن کی چال کا عالم
ہمیں پامال کرتا ہے جو یہ دیوانہ آتا ہے

یہاں تک تو لگا لائے ہیں ہم رستہ پہ زاہد کو
کہ سمجھاتا ہوا اب تا درِ مے خانہ آتا ہے

دکھایا کس نے جلوہ انجمن میں چشم و گیسو کا
کوئی مستانہ آتا ہے کوئی دیوانہ آتا ہے

خدا ہی جانے کیا گزری حسنؔ پر اُن کی محفل میں
کلیجہ پر ہیں دونوں ہاتھ بے تابانہ آتا ہے

آئی کیا جی میں تیغِ قاتل کے ❁ کہ جدا ہو گئی گلے مل کے
گھٹ گئے زور نالۂ دل کے ❁ رہ گئے آسمان ہل ہل کے
بے کسی سے مری تمہیں کیا کام ❁ تم مزے لو عدو کی محفل کے
کس کے چہرے سے اُٹھ گیا پردہ ❁ جھلملائے چراغ محفل کے
باغِ جنت کے رہنے والوں میں ❁ ذکر ہوتے ہیں اُن کی محفل کے
فصلِ گل کو خزاں سمجھتا ہوں ❁ رنگ دیکھے ہیں کس کی محفل کے
بے کسوں کی کوئی نہیں سنتا ❁ واہ کیا کہنے تیری محفل کے
نہ چھپو مجھ سے اِک نظر کے لیے ❁ منہ نہ تکواؤ ساری محفل کے
اپنے بے کس کی بھی خبر ہے تجھے ❁ جانے والے عدو کی محفل کے
دونوں عالم سے کھو دیا تو نے ❁ او دغا دینے والے مل مل کے
تیرے دَر سے کوئی پھرا ہو گا ❁ رہ گئے ہم تو خاک میں مل کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیوں کیا چشمِ شوق سے پردہ ❁ کیوں چھپے مجھ سے تم گلے مل کے
یہ بھی دیکھا نہ تم نے وقتِ خرام ❁ رہ گیا کون خاک میں مل کے
ہے کمر باندھے قتل پر قاتل ❁ کھل گئے ہیں نصیب بسمل کے
آنکھیں کچھ کہہ رہی ہیں اے قاتل ❁ سن لے ارمان اپنے بسمل کے
نظر آنے لگے ہزاروں قیس ❁ پردے اٹھتے ہیں کس کے محمل کے
کیوں نکلتے نہیں ہو اے نالو ❁ تم بھی ارمان بن گئے دل کے
کیوں نہ ارمان ہوں عزیز مجھے ❁ نام لیوا ہیں یہ مرے دل کے
ان کی یکتائی کا خدا حافظ ❁ توڑتے ہیں جو آئنے دل کے
چھپ گیا حسنِ یار پردے میں ❁ منہ تکیں کس کا آئنے دل کے
حسنِ یکتائے یار ہے بے عکس ❁ آنکھ کھولیں نہ آئنے دل کے
سخت ہے راہِ عشق اُس پر ضعف ❁ ہر قدم سامنے ہیں منزل کے
سخت جانو ذرا ترس کھاؤ ❁ ہاتھ شل ہو گئے ہیں قاتل کے
یادِ عارض کھٹکتی ہے دل میں ❁ خار دیتے ہیں پھول کھل کھل کے
عشق گیسو کہاں حسنؔ کے بعد ❁ قطع ہیں سلسلے سلاسل کے

اے دل ستا رہے ہیں بیداد کرنے والے
کس سوچ میں ہے میرے فریاد کرنے والے
گر آہ لب پہ لائیں فریاد کرنے والے
سب ظلم بھول جائیں بیداد کرنے والے
تو نے جھلک دکھا کر برپا کیا ہے محشر
چپکے پڑے ہوئے تھے فریاد کرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جو میری آہ سن لیں اور پھر ترس نہ کھائیں
دیکھوں وہ کون سے ہیں بیداد کرنے والے

دل گیسوؤں میں پھانسا گیسو میں گرہیں ڈالیں
ایسے ہی ہوتے ہیں کیا آزاد کرنے والے

سن کر فغانِ بلبل ہنستے ہو صورتِ گل
دیکھے نہیں ہیں تم نے فریاد کرنے والے

دل لے کے پھر ستانا یہ ظلم کس نے مانا
اب کون ہوتے ہو تم بیداد کرنے والے

ہم شکلِ نقشِ پا ہیں مہمان کوئی دم کے
کیا خاک پائیں گے پھر بیداد کرنے والے

اُس نے تو گیسوؤں میں پھانسی ہیں سب کی جانیں
کیا ہو گئے الٰہی آزاد کرنے والے

پامالیوں نے لُوٹی خاک اُن کے عاشقوں کی
یا رب ہیں کس ہوا میں برباد کرنے والے

دیدار اُس کا ہو گا کس حشر میں خدایا
سو حشر کر چکے ہیں فریاد کرنے والے

دامن اُٹھا کے چلنا کس نے تجھے سکھایا
او عاشقوں کی مٹی برباد کرنے والے

حسن اور جوشِ غفلت عشق اور دردِ فرقت
وہ بھول جانے والے ہم یاد کرنے والے

دل اپنے بے کسوں کا بربادیوں کو سونپا
او محفل عدو کے آباد کرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دل نارِ غم سے پھونکا، پانی کیا کلیجہ
اب مجھ پہ خاک ڈالیں برباد کرنے والے

اُس کو ہو اے حسنؔ کیا خوفِ سگانِ دنیا
شیر خدا ہوں جس کی اِمداد کرنے والے

بچ بچ کے چل رہے ہیں وہ میرے غبار سے
اب تک کدورتیں نہ گئیں خاکسار سے

یوں دُھوم ہو جہاں میں فصلِ بہار سے
پردہ اُٹھا نہیں ہے ابھی روے یار سے

تم کیا اُٹھے کہ بیٹھ گئے عاشقوں کے جی
تم کیا چلے کہ دل ہی چلے اختیار سے

آئے کلیجہ تھامے ہوئے یوں وہ نازنیں
اللہ سمجھے جذب دل بے قرار سے

پوچھیں گے ہم مزاج نسیم بہار کا
آ جائے گی ہوا جو کبھی کوے یار سے

آنکھوں میں پھر رہا ہے کسی کا خرامِ ناز
کیوں مست ہوں نہ آمدِ فصل بہار سے

یہ کیا تھا اُن کے سامنے بے پوچھے کہہ اُٹھا
جس راز کو کبھی نہ کہا راز دار سے

شوخی سے باز آئے وہ کن شوخیوں کے ساتھ
بے چین کر گئے نگہِ شرمسار سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسمل کا اِضطراب تماشا ہوا اُنھیں
بیٹھے ہوئے وہ دیکھ رہے ہیں قرار سے

ہے زیرِ خاک آتشِ اُلفت دبی ہوئی
ہم جل مرے ہیں ضبطِ دمِ شعلہ بار سے

بے تاب ہو کے صبر وسکوں چل کھڑے ہوئے
اللہ کی پناہ دلِ بے قرار سے

بے باد کوے یار نہ ہو اِنبساطِ دل
غنچہ نہیں کھلے جو نسیمِ بہار سے

آیا نہ حشر بھیس میں گر اُس خرام کے
ہم تو کسی طرح نہ اُٹھیں گے مزار سے

دل میں کھٹکتی ہے خلشِ وحشتِ جنوں
کانٹے اُگے ہمارے چمن میں بہار سے

پھونکا فلک نہ آگ لگائی عدو کے گھر
دل بجھ گیا مرا نفسِ شعلہ بار سے

دل سوختوں پہ دل نہ جلا یار کا کبھی
خالی ملا ہمیں یہی پتھر شرار سے

ارمان کہہ رہے ہیں کلیجہ نکل گیا
کیا چل دیے وہ میرے دلِ بے قرار سے

آفت میں پھنس گیا دلِ خود سر کو کیا کہوں
عشق اور وہ بھی ایسے تغافل شعار سے

اب تک بھری ہوئی ہے ہوا کوے یار کی
اٹھتے ہیں گرد باد ہمارے غبار سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرصت کسے نظارۂ فصل بہار کی
آنکھیں لڑی ہوئی ہیں یہاں حسن یار سے

ہم دل جلوں پر اُن کو ترس آ گیا حسنؔ
قسمت چمک گئی نفسِ شعلہ بار سے

کس سے کہتے ہم جوائے جانِ حزیں کہنے کو تھے
اُن کے تیور کہہ رہے تھے وہ 'نہیں' کہنے کو تھے

ذبح ہو کر لوٹنا تیرا قیامت کر گیا
تیری ہمت پر وہ اے دل 'آفریں' کہنے کو تھے

اور سے سنتا تو ایسی تو نہ بنتی جان پر
وصلِ دشمن کی خبر مجھ سے تمہیں کہنے کو تھے

تو نے دل کو تاک کر کیا جلد آنکھیں پھیر لیں
ہم ترے تیر نگہ کو دل نشیں کہنے کو تھے

سب بھلائے دردِ فرقت شادیِ دیدار نے
کس سے پوچھیں کیا ہم اے جانِ حزیں کہنے کو تھے

ڈھونڈھتی تھی ہر طرف تجھ کو نگاہِ منتظر
کچھ ترے بیمار وقتِ واپسیں کہنے کو تھے

قبر پر آیا نہ کوئی فاتحہ کے واسطے
جتنے ہمدم ہم نشیں تھے ہم نشیں کہنے کو تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آرزو بے چین دل میں سو تمناؤں کا جوش
تم بھی ایسے وقت میں مجھ سے نہیں کہنے کو تھے

تیری صورت دیکھ کر ہر ایک کو کہنا پڑا
یہ حسیں ہے اور دنیا میں حسیں کہنے کو تھے

وہ رَگِ جاں سے قریں ہیں پر نظر آتے نہیں
ہم تجھے چشمِ تصور دُور بیں کہنے کو تھے

چل دیا وہ ماہوش، ساقی گیا، ساغر اُٹھے
آج اپنے گھر کو ہم خلدِ بریں کہنے کو تھے

ناصحو سچ ہے قیامت ہے محبت کا عذاب
اُس کو تم کیا کہتے ہو ہم سے ہمیں کہنے کو تھے

گر نہ ہوتا دشمنِ شیطاں صفت گھر میں ترے
کہنے والے اُس کو فردوسِ بریں کہنے کو تھے

توڑ کر عہدِ وفا تم نے زبانیں روک دیں
ورنہ کہنے والے تم کو نازنیں کہنے کو تھے

اُٹھ چلے تم بزم سے اب کیا کہیں کس سے کہیں
ہم بھی کچھ حالِ دلِ اندوہ گیں کہنے کو تھے

وائے قسمت آرزوئے وصل پر دل دے کے بھی
ہم 'نہیں' سننے کو تھے اور تم 'نہیں' کہنے کو تھے

اے حسنؔ کیا آتے بندش میں مضامینِ بلند
تم بھی ان افکار میں ایسی زمیں کہنے کو تھے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب نہ ہو مطلب دل آپ سے حاصل کوئی
کس کو مطلب ہے کہ پھر آپ کو دے دل کوئی

عشق کو حُسن سے نسبت ہے مگر کیسی ذلیل
پسِ ناقہ ہے کوئی زینتِ محمل کوئی

تم نوازو جو کسی کو تو تمہارا احساں
دل ہزاروں میں نہیں حسن کے قابل کوئی

دیکھنے والے تمہیں دیکھ لیا کرتے ہیں
خلوتِ دل میں کوئی بر سرِ محفل کوئی

آج ہم کہتے ہیں جاں بخش جن اندازوں کو
کل اُنھیں میں سے نکل آئے گا قاتل کوئی

ہائے وہ دن کہ مرے عشق پہ تھے کیا کیا ناز
ہم بھی معشوق ہیں ہم پر بھی ہے مائل کوئی

اے شہِ حسن ترا نام سنا آ نکلے
کسی محتاج سے ہوتا نہیں سائل کوئی

ہم کسی کے لیے خلوت میں دعا کرتے ہیں
گالیاں دیتا ہے ہم کو سرِ محفل کوئی

خوب جی بھر کے گلے سے میں لگا لوں تجھ کو
آج حسرت نہ رہے خنجر قاتل کوئی

ہم نشیں کس کی خوشی ہے کہ مصیبت میں پڑے
کیا کروں چھین کے لے جائے اگر دل کوئی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب یہ سمجھے ہیں پڑیں ایسی سمجھ پر پتھر
ایسے جلاّد ستم گر کو نہ دے دل کوئی

اے حسنؔ شدّتِ افکار میں کیوں کر ہو غزل
شعر نکلا نہیں گلدستہ کے قابل کوئی

کیوں جاتے ہو حالِ شبِ فرقت نہ کہیں گے
کہتے تو ہیں یہ دُکھ یہ مصیبت نہ کہیں گے

کیا کہیے جو خود آئنہ ہو جائے غم و عشق
ہم کہتے تھے اس کو کسی صورت نہ کہیں گے

وہ خاک میں ارمان ملائیں گے ہمیشہ
اُس پر یہ غضب وجہِ کدُورت نہ کہیں گے

کچھ اور سنیں گے تو سنائیں گے وہ کچھ اور
کچھ اور کہیں گے غمِ فرقت نہ کہیں گے

دشمن کی عداوت کو جو سمجھے ہیں محبت
کیا میری محبت کو عداوت نہ کہیں گے

تم وہ کہ محبت کو نہ سمجھو گے محبت
ہم یہ کہ عداوت کو عداوت نہ کہیں گے

حسرت کی نگاہوں سے وہاں کھل بھی گیا راز
ہم دل میں کہیں حالِ محبت نہ کہیں گے

کب سامنے آئے گئے کب ہوش خبر کیا
حیرانِ تجلّی اسے رؤیت نہ کہیں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہہ جاتی ہیں اے شیخ جو ساقی کی ادائیں
یارانِ طریقت وہ حقیقت نہ کہیں گے

ارمان تو اب دل ہی میں گھٹ گھٹ کے مٹا کر
ظالم سے نہ پائیں گے اجازت نہ کہیں گے

تو ہی تو ہے اک مال ترا مول ہو کس سے
ہم دونوں جہاں بھی تری قیمت نہ کہیں گے

مرنا نہیں آتا ہمیں بے موت صد افسوس
کیا پوچھتے ہو حالِ طبیعت نہ کہیں گے

تسلیم کہ ہم رُو بروئے داورِ محشر
یہ دُکھ نہ کہیں گے یہ مصیبت نہ کہیں گے

خونِ دلِ مجروح بھی خاموش رہے گا
تو کیا لبِ سوفاء و جراحت نہ کہیں گے

ظاہر ہے غمِ عشقِ بُتاں شکلِ حسن سے
پھر بھی یہ کہے جاتے ہیں حضرت نہ کہیں گے

حشر میں شانِ تجلی کی جو رؤیت ہوگی
دل تڑپ جائیں گے آنکھوں پہ قیامت ہوگی

دمِ دیدار جو محشر میں بھی حیرت ہو گی
چشمِ مشتاق پہ کیا کیا نہ قیامت ہو گی

اب کوئی دم میں نہ ہم ہوں گے نہ حسرت ہوگی
آج پوری تری مانی ہوئی منت ہو گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کس کی آنکھیں ہیں کہ بے پردہ اسے دیکھ سکے
یار کو انجمن حشر بھی خلوت ہو گی

آئنہ دیکھ کے کس ناز سے وہ کہتے ہیں
سچ کہو حورِ بہشتی کی یہ صورت ہو گی

حشر کو رؤیت دیدار مسلّم لیکن
ہم پہ تو ہجر کی راتوں میں قیامت ہو گی

دل گرفتارِ بَلا، جان اسیرِ آفت
آپ کے عشق میں ہو گی جسے راحت ہوگی

دل کے داغوں کا مداوا نہ کروں گا ہر گز
چارہ گر اُن کی امانت میں خیانت ہو گی

نقشِ پا بن کے مٹیں گے ترے پامالِ خرام
لاش اُٹھے گی نہ اُن کی کہیں تربت ہو گی

کیا خبر تھی کہ وہ دل لے کے غضب ڈھائیں گے
نہ ترس دل میں نہ آنکھوں میں مروّت ہو گی

میں تمہیں دیکھ کے سب ہوش و خرد کھو بیٹھا
دیکھو آئینہ نہ دیکھو یہی صورت ہوگی

دے کے دم جان کو ٹھہرائے کہاں تک کوئی
چلتے پھرتے کبھی آ جاؤ عنایت ہو گی

حشر کے دن بھی جو پردہ ہی رہا مدنظر
میری ترسی ہوئی آنکھوں پہ قیامت ہو گی

آپ بیٹھے ہیں تو ناوک کی طرح بیٹھے ہیں
دو قدم اُٹھ کے چلیں گے تو قیامت ہو گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خاک میں ملتے ہوئے آپ نے دیکھا ہے جسے
وہ مرا دل مری خواہش مری حسرت ہو گی

جائے گا ہاتھ سے دل دل سے قرار و طاقت
آپ پہلو میں نہ ہوں گے تو قیامت ہو گی

نازکی چال چلو گنجِ شہیداں میں نہ تم
اُٹھ چلے قبر سے مردے تو قیامت ہو گی

دلِ ناداں یہ محبت ہے ہنسی کھیل نہیں
رنج پر رنج مصیبت پہ مصیبت ہو گی

آپ تو شکل کسی شکل دکھاتے ہی نہیں
میرے بچنے کی بھی آخر کوئی صورت ہو گی

کوئی دم کا مجھے مہمان سنا تو یہ کہا
دیکھ آئیں گے کسی روز جو فرصت ہو گی

حشر برپا ہو تو ہو میں نہ اُٹھوں گا ہرگز
تیری رفتار سے جب تک نہ قیامت ہو گی

یار بے پردہ ملے خواہشِ دل پوری ہو
حشر کو بھی اسی ارمان میں حسرت ہو گی

گر دمِ نزع بھی جلوہ نہ دکھایا اُس نے
حشر تک شوق و تمنا پہ قیامت ہو گی

باہیں ڈالے گی تری تیغ مری گردن میں
آج مقتل میں بڑے لطف کی صحبت ہو گی

زخم کھانے سے حسنؔ کا دلِ زخمی نہ بھرا
چلتے چلتے کوئی دار اور عنایت ہو گی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستم آرا بتِ نا مہرباں ہم سے خفا کیوں ہے
ستم پر لطف کیوں ہے مہربانی پر جفا کیوں ہے

جو عالم آشنا ہے وہ تو پردہ کی ادا کیوں ہے
اگر منظور ہے پردہ تو عالم آشنا کیوں ہے

دمِ وعدہ مجھے اُلجھا رکھا ہے اس تلوّن نے
اداؤں میں ہے شوخی تو نگاہوں میں حیا کیوں ہے

مرے سر رکھتے ہو اِلزام اس کوچہ میں آنے کا
تمہارا نقش پا کوے عدو میں رہنما کیوں ہے

ہوئی بوسہ کی مجرم بے خودی شوقِ شہادت کی
کشیدہ ہم سے اے قاتل تری تیغ اَدا کیوں ہے

جو آنکھوں میں بسا ہے آنکھیں اُس کی منتظر کیوں ہیں
جو دل میں جلوہ فرما ہے دل اُس کو ڈھونڈتا کیوں ہے

یہ کیوں تو ام ہوئے ہیں شادیِ وصل و غمِ فرقت
بت پردہ نشیں آنکھوں میں نظروں سے جدا کیوں ہے

نہ آئے وہ شبِ وعدہ تو اُن کی یاد بھی جائے
مرے سوئے ہوئے طالع کے گھر یہ رَت جگا کیوں ہے

شبِ مہ بھی نہ ہو ظلمت کدہ عشاق کا روشن
تمہارے دور میں اندھیر یہ اے مہ لقا کیوں ہے

معما نَحْنُ اَقْرَبُ کا سمجھ میں آ نہیں سکتا
خدا جانے گلے مل کر کوئی ہم سے جدا کیوں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اگر ہم دیکھ سکتے تھے تو اُس نے کیوں کیا پردہ
اگر دیدار کی طاقت نہیں تو خود نما کیوں ہے

تمہیں میری قسم کیا چاہتی ہے شوخیِ موسم
یہ گلشن کے لیے ہریائے یہ کالی گھٹا کیوں ہے

تعلق عکس و پرتو سے نہیں جب حسنِ یکتا کو
دلوں کو آئنوں کو حکم و تاکید جلا کیوں ہے

کسی کی آنکھ کی پتلی بنے یا دل کا ٹکڑا ہو
ہماری طرح خاک افتادہ اُن کا نقشِ پا کیوں ہے

وفا دشمن گنہ گارِ محبت دوست جب ٹھہرے
اگر ہے دوست دشمن بھی تو دشمن بے خطا کیوں ہے

تمہیں سچے سہی تم سے مجھے الفت نہیں لیکن
مرے دل میں تمنا کیوں ہے لب پر التجا کیوں ہے

دلوں کے آئنوں کو روشنی طبع آفت تھی
انھیں ضد آپڑی ہے ان میں ہم سا دوسرا کیوں ہے

مراذکر اُن کی محفل میں ہے میں دُور اُن کی محفل سے
مری تقدیر میں حرفِ مقدر کا لکھا کیوں ہے

ہمارا عشق دل میں ہے تمہارا حسن پردہ میں
خدا جانے پھر ان دونوں کا چرچا جا بجا کیوں ہے

سزا دیکھو تو کوئی حد نہ پاؤ جورِ بے جا کی
خطا پوچھو تو صرف اتنی کہ تو ہم پر فدا کیوں ہے

اُنھیں ہم جان سمجھیں اُن کو اپنی زندگی جانیں
خدا جانے پھر ایسوں سے تمنائے وفا کیوں ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گئی ہے لامکاں تک کس لیے اُس بزم سے بچ کر
شبِ فرقت رَسا اس درجہ آہِ نارَسا کیوں ہے

نہیں سنتا نہیں سنتا کوئی سنتا ہوا بہرا
الٰہی بے اَثر ٹوٹے ہوئے دل کی صدا کیوں ہے

کہا جب مبتلا تیرا اسیرِ ہجر ہے ظالم
تو فرمایا اسیرِ ہجر میرا مبتلا کیوں ہے

مرے خوں گشتہ ارماں کی سفارش گر نہیں کرتا
تو اُن کے پاؤں پر مچلا ہوا رنگِ حنا کیوں ہے

مگر اُبھرے ہوئے جوبن نے کی ہے گدگدی دل میں
کسی کی نیچی نظریں کیوں ہیں شرمیلی اَدا کیوں ہے

عدو کے وصل کا انکار سچا ہی سہی لیکن
مسی چھوٹی ہوئی مسکی ہوئی اُن کی قبا کیوں ہے

حسنؔ جب دے چکے دل ہی پھر اُن باتوں کی کیا پرواہ
خیالِ غیر کیوں ہے فکر طعنِ اَقربا کیوں ہے

ہم رنج و اَلم سہتے ہیں کیا اپنی خوشی سے
دنیا میں غرض اٹکے کسی کی نہ کسی سے

دل چھین کے لے جائے جو ظالم خفگی سے
کیا قہر ہو ناصح وہ اگر خوش ہو کسی سے

تکلیف سی تکلیف ملی تشنہ لبی سے
توبہ ہے جو اَب توبہ کریں بادہ کشی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فرقت میں مجھے روکتے ہو نالہ کشی سے
ناصح ابھی واقف نہیں تم دل کی لگی سے

دنیا کو بٹا حسن کا صدقہ تو ہمیں کیا
ہم کو تو نکالا ہی ملا تیری گلی سے

وہ بیٹھے ہیں شرمائے گما ہے دلِ عاشق
اس شرم ہی کی آنکھ نہ نیچی ہو کسی سے

ہم نقشِ کفِ پا کی طرح بیٹھے ہیں جم کر
اب اُٹھ کے نہ جائیں گے کہیں تیری گلی سے

مشہور ہیں جنت کی دل آویز بہاریں
پر جی نہیں ہوتا کہ اُٹھیں تیری گلی سے

تم رنج ہمیں دیتے ہو اِک بوسہ کی خاطر
دل ہم نے تمہیں نذر کیا کیسی خوشی سے

آغازِ محبت ہی میں قابو نہیں دل پر
مجبور ہوئے جاتے ہیں کچھ ہم تو ابھی سے

تم چپکے سے اک بوسۂ عارض ہمیں دے دو
کہتے ہیں قسم کھا کے کہیں گے نہ کسی سے

غمگیں دل وجاں کے لیے ہوں آپ کے دشمن
جو چاہیے سرکار کو حاضر ہے خوشی سے

اے چارہ گرو مجھ سے مرا حال نہ پوچھو
اسرار کسی کے نہ کہوں گا میں کسی سے

اللہ رے مغرور یہ نخوت یہ تکبر
تصویر تری بات نہیں کرتی کسی سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں ہاں تمہیں ناکامیِ عاشق نہیں معلوم
معلوم تو جب ہو کہ پڑے کام کسی سے

رونے پہ مرے آپ ہنسو غیروں کو ہنسواؤ
اللہ کرے تم کو بھی اُلفت ہو کسی سے

انسان کو کچھ کھو کے سمجھ آتی ہے سچ ہے
دل لے کے نکلنا ہی نہ تھا تیری گلی سے

وہ لاکھوں سناتے ہیں سرِ بزم حسنؔ کو
اور یہ بھی ہے اِرشاد کہ کہنا نہ کسی سے

وہ آئیں شوق سے مقتل میں امتحاں کے لیے
نہ جی چرائیں گے ہم جانِ ناتواں کے لیے

چنے ہیں پھول عنادِل نے آشیاں کے لیے
صلائے عام ہے آہِ شرر فشاں کے لیے

لب و دَہن ترے عشاق کے ہوئے شیریں
خیال میں بھی جو بوسے لب و دَہاں کے لیے

اُٹھے نہ تیغ نہ خنجر سنبھل سکے جن سے
خدا کی شان وہ آئے ہیں امتحاں کے لیے

اٹھے گی تیغ کٹیں گے سر اس کلائی سے
تم اپنی شکل تو بنواؤ امتحاں کے لیے

اگر اَثر ہو ترے سوزِ آہ میں بلبل
چراغ روغنِ گل کا ہو آشیاں کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تپِ الم نے کیا خشک سب بدن کا لہو
نہ چھوڑی بوند مری چشمِ خوں فشاں کے لیے

نہ قیدِ زُلف میں ہے مرغِ دل نہ سینہ میں
نہ یہ قفس کے لیے ہے نہ آشیاں کے لیے

جو آستین چڑھائی اُتر گیا پہنچا
کہا تھا کس نے کہ تم آؤ امتحاں کے لیے

کسی کے آتے ہی ارمانِ دل مچلتے ہیں
قیامت اٹھتی ہے تعظیم میہماں کے لیے

میں منہ لگا نہ سہی بندۂ کمر ہی سہی
نشان کچھ تو رہے نامِ بے نشاں کے لیے

اُسی پہ گرنے لگے کوند کوند کر بجلی
جو ڈال ہم کو پسند آئے آشیاں کے لیے

یہ آستاں ہے ترا آستاں نہ کیوں کر ہو
فلک زمیں کے لیے عرش آسماں کے لیے

سحر سے پہلے شبِ وصل مرغ بول اُٹھے
یہی گھڑی تھی مؤذن کو بھی اَذاں کے لیے

بیانِ غم جو سنایا تو ہنس کے فرمایا
بیانِ غم ہے فقط حسنِ داستاں کے لیے

بہائے جان و دل اک بوسہ اور وہ بھی قرض
دکان کھولی تھی ہم نے فقط زیاں کے لیے

کسی سے ضبط ہوں اسرارِ عشق کیا معنی
کہ رازداں کی ضرورت ہے رازداں کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رَسا ہوا ہے مرا بختِ نارَسا شاید
کہ پاسبان وہ رکھتے ہیں پاسباں کے لیے

حکایتِ قفس و دام ہم سے سن صیاد
بہار آئی ہے گل چین و باغباں کے لیے

اسی طرح میں حسنؔ دوسری غزل کہیے
کہ دوہرے تحفے روانہ ہوں ارمغاں کے لیے

زمینِ چرخ سے اُتری ترے مکاں کے لیے
منگائی عرش سے کرسی اس آستاں کے لیے

کوئی تو پھر بھی جھلک چشمِ جاں ستاں کے لیے
تڑپ رہی ہے اجل عمرِ جاوداں کے لیے

بنائے جاتے ہیں ناوک کڑی کماں کے لیے
نویدِ عید ہے مرغانِ نیم جاں کے لیے

اُتار دو کوئی تصویر اپنے جلوے کی
مکین چاہیے ایوانِ لامکاں کے لیے

ملک نے اُٹھ کے ترے نقشِ پا کو دی تعظیم
فلک نے جھک کے قدم تیرے آستاں کے لیے

مری فغاں تو اَثر کے لیے ہے مدت سے
کبھی اَثر بھی ہو یا رب مری فغاں کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سبب کی عشق میں حاجت نہ قید ساماں کی
بہانہ چاہیے کیا مرگِ ناگہاں کے لیے

ہماری خاک ہمارا سرِ نیاز بنا
تری گلی کے لیے تیرے آستاں کے لیے

شعاعیں خود ہیں نقاب اُن کے مہرِ عارِض کو
نوید یاس ہے چشمِ ندیدگاں کے لیے

صدا سنے نہ سنے کوئی کچھ ملے نہ ملے
ترا فقیر ہے تیرے ہی آستاں کے لیے

تمہاری تیغ ہے یا موجِ چشمۂ حیواں
کہ موت آئی مزے عمرِ جاوداں کے لیے

تمہارے چاہنے والے ہیں تم سے اتنے خوش
دعائیں مانگتے ہیں مرگِ ناگہاں کے لیے

امید اور یہ ناکامیاں قیامت ہے
دعا کریں گے ہم اب یاسِ جاوداں کے لیے

جگہ ملی ہے کبھی بزمِ ناز میں نہ ملے
مگر ہم آتے ہیں پابوسِ پاسباں کے لیے

مرے بھی پاس مری جاں ہے اک دلِ ناکام
ادھر بھی ایک نظر حسن دل ستاں کے لیے

کلیجہ چاہیے آہِ جگر فشاں کو حسنؔ
کلیجہ چاہیے آہِ جگر فشاں کے لیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لاکھ سمجھایا تصور تجھے اے دل ہے وہی
تو نے سمجھا ہے مسیحا جسے قاتل ہے وہی

رہے جس دل میں تجلیِ جمالِ لیلیٰ
حضرتِ قیس اگر سمجھو تو محمل ہے وہی

دیکھنا چھوڑ دے اُس کو وہ ستم گر جو کہوں
آئنہ جس کو سمجھتے ہو مرا دل ہے وہی

وائے تقدیر کہ تم اُس کو حنا سمجھے ہو
چٹکیوں میں جو ملا جائے مرا دل ہے وہی

لطف کیسا نہیں بیداد بھی اک پہلو پر
اس کلیجہ کو تو دیکھو کہ مرا دل ہے وہی

مل کر اُس شوخ سے بے چین کیا قہر کیا
جس پہ ہم ناز کیا کرتے تھے یہ دل ہے وہی

یوں تو سو دل ہیں ترے حلقۂ گیسو میں اَسیر
جس کے سو ٹکڑے ہر اک بال میں ہوں دل ہے وہی

کیا سمائی ہے تمہیں حضرتِ دل خیر تو ہے
جس کو محبوب کہا کرتے ہو قاتل ہے وہی

ٹھہرے سینہ میں جو دل کب ہے وہ دل پتھر ہے
ہاں جو ہم پہلوے دلدار رہے دل ہے وہی

تم بلا کر حسنؔ نوحہ سرا کو دیکھو
تم ہو گر غیرتِ گل رشکِ عنادِل ہے وہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں جو لطف و کرم تو نہ ہو جفا ہی رہے
اسیرِ زلف سے کچھ سلسلہ لگا ہی رہے

خلل پڑے نہ کہیں اُن کی خوابِ راحت میں
بَلا سے ٹکڑے جو دل نالہ بے صدا ہی رہے

پسِ فنا بھی ملیں خاک میں تمنائیں
وہ خاک ہوں ترے قدموں سے جو لگا ہی رہے

بَلا سے ٹوٹے قیامت ہی جانِ بسمل پر
پر آنکھ میرے ستم گر کی عشوہ زا ہی رہے

کہیں وہ پردۂ دل ہی میں چھپ کر آ جائیں
ہمیں نہ شکل دکھائیں اُنھیں حیا ہی رہے

ترے شہیدوں میں منظور ہے ہمیں شرکت
نہیں جو تیغ تو قاتل کوئی اَدا ہی رہے

قیامت آئے گی کس کو ہے تابِ نظارہ
حجاب عارضِ پُر نور پر پڑا ہی رہے

رقیب سے شبِ وعدہ نہ ہو سکے ملنا
وہ محوِ آئینہ و سُرمہ و حنا ہی رہے

ترا وہ دل کہ کیے تو نے ہم پہ سینکڑوں جَور
جگر یہ اپنا کہ ہم پھر بھی مبتلا ہی رہے

صبا کرم دلِ بلبل میں شوق باقی ہے
ابھی تو پردۂ رُخسارِ گل اُٹھا ہی رہے

حسنؔ تو ہجر میں تڑپا کرے ہزار افسوس
غضب ہے اُن کا رقیبوں میں دل لگا ہی رہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

روشِ ناز سے پامال نہ اے یار ہوئے
خاک ہو کر ترے کوچہ کی بہت خوار ہوئے

دوستی کے یہی معنی ہیں یہی ہوتا ہے
دوست کے دشمن جاں غیر کے تم یار ہوئے

اب وہ تقویٰ ہے کہاں حضرتِ دل کہیے تو
خیر سے آپ بھی اُس بت کے گرفتار ہوئے

سینکڑوں مر گئے قاتل سے نہ پوچھا اتنا
کیا خطا کی تھی جو خنجر کے سزاوار ہوئے

کیا کیا بے اَثری تجھ پہ غضب ٹوٹ پڑے
آہ سب نالے دلِ زار کے بے کار ہوئے

دیکھ کر بزم میں وہ حسن یہ چھائی حیرت
جتنے آئینے تھے سب پشت بہ دیوار ہوئے

میرے لاشے سے کہا اُس نے مخاطب ہو کر
کیا خطا کی جو خفا ہم سے تم اک بار ہوئے

منہ سے تو بولو ہوئی کس سے نرالی چاہت
نقد جاں کس کو دیا کس کے خریدار ہوئے

چل گیا چال وہ عیار قیامت کی حسنؔ
متقی تم سے جو وارفتۂ رفتار ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حسرت بھری نگاہ کو قاتل سے پوچھیے
کیسی چھری چلی تھی یہ بسمل سے پوچھیے

یہ میٹھی میٹھی ناز بھری آپ کی نگاہ
جو لطف دے رہی ہے مرے دل سے پوچھیے

تم کو نہیں جمال سے اپنے کچھ آگہی
اس کو تو میرے آئینۂ دل سے پوچھیے

ہنگامِ ذبح اَبروے قاتل میں جو رہی
کیسی اَدا تھی وہ دلِ بسمل سے پوچھیے

کیا کام کر گئی ہے تمہاری نگاہِ ناز
یہ تو کسی کے ٹوٹے ہوئے دل سے پوچھیے

کیا دل دیا تھا ہم نے اسی دن کے واسطے
اے بسملو لپٹ کے یہ قاتل سے پوچھیے

پہنچی ہے کس کی آہِ شرر بار تا فلک
کیسا یہ داغ ہے مہِ کامل سے پوچھیے

فرقت میں اپنے بے کس و مضطر پر آپ کی
جو جو عنایتیں ہیں مرے دل سے پوچھیے

بے نور قطع راہ حقیقت ہو کیا حسنؔ
رستہ یہ اپنے رہبر کامل سے پوچھیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مریض ہجر کسی کے شفا نہیں پاتے
شفا کی کیا ہو توقع دوا نہیں پاتے

ہمیں کو اک دلِ گم گشتہ کا پتہ نہ ملا
جو ڈھونڈھتے ہیں الٰہی وہ کیا نہیں پاتے

دوا دوش میں خوشامد میں چارہ گر کی ہیں
مرے مرض کو مرے اقربا نہیں پاتے

وہ کیا مرض ہے کہ جس کا علاج ہو نہ سکے
ہمیں جو رَوگ ہے اُس کی دوا نہیں پاتے

جو لوگ چلتے ہیں اغیار کے قدم بقدم
رہِ ہوس میں وہ ہر گز خطا نہیں پاتے

مٹا تھا جس پہ دلِ زار اب اُن آنکھوں میں
وہ پیاری پیاری نشیلی اَدا نہیں پاتے

دکھا ہی دیں گے قیامت میں تجھ کو اے زاہد
کہ مجرمانِ محبت سزا نہیں پاتے

گئے بھی نالے اگر عرش سے اُدھر پھر کیا
کسی کے دل میں تو کم بخت جا نہیں پاتے

حسنؔ ہمیں تو ہوئیں مدتیں اسی دُکھ میں
تم آج اپنے مرض کی دوا نہیں پاتے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر تنتی ہیں برچھیاں نظر کی
ہو خیر خدا دل و جگر کی

تم صبح کو راہ لینا گھر کی
ساعت تو آنے دو سفر کی

ہنس ہنس کے وہ پوچھتے ہیں مجھ سے
کل شب تم نے کہاں بسر کی

یہ بانکی ادائیں جب سے دیکھیں
سُدھ کچھ نہ رہی دل و جگر کی

دل میرا چُرا کے لے گئے وہ
اب دیکھیے شوخیاں نظر کی

اُڑتا ہے مجھ سے وہ پری رُو
یا رب یہ ہوا چلی کدھر کی

آیا ہے وہاں سے غیر بن کر
کیا بات میرے پیام بر کی

حال شبِ غم کا پوچھنا کیا
جس طور سے ہو سکی سحر کی

دم دے کے حسنؔ نے اُن لبوں پر
مر مر کر زندگی بسر کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میرے پہلو میں اگر وہ بتِ رعنا آئے
عید ہو جائے مرادِ دلِ شیدا آئے

کشتۂ حسرتِ دیدار سے بھی پردہ ہے
آپ پر دل کسی کم بخت کا پھر کیا آئے

اب کی اے ساقیِ مے نوش پلا دے ایسی
بھول کر بھی نہ مجھے ہوش پھر اپنا آئے

لے چلیں لاش مری اُس کی گلی میں اَحباب
کیا عجب وہ بھی اگر بہر تماشا آئے

نامِ اغیار میں درباں کو بتاتا ہوں کہ وہ
کہہ دے شاید کبھی دھوکے میں کہ اچھا آئے

خوب تعظیم سے کانٹوں نے لیے سر پہ قدم
جوشِ وحشت میں جو ہم جانبِ صحرا آئے

شر اُٹھانے سے نہ آگاہ ہو وہ عربدہ جو
یا خدا خیر سے اب وہ بھی زمانہ آئے

اے حسنؔ ہم تو سفارش تری کر دیں سو بار
ذکر بھی تو کبھی اُس بزم میں تیرا آئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آنکھوں میں اشک دل میں قلق لب پر آہ ہے
تیرے فراق میں مری حالت تباہ ہے

دامِ بلا ہے یا تری زلفِ سیاہ ہے
تیرِ قضا ہے یا تری ترچھی نگاہ ہے

مجھ سے گناہ گار کو ہے مغفرت کی آس
زاہد مرے کریم کی وہ بارگاہ ہے

رکھیں قدم ادب سے ذرا مے کدہ میں آپ
پیر مغاں کی شیخ یہی خانقاہ ہے

نالے بھٹکتے پھرتے ہیں ملتا نہیں اَثر
شب مری زُلفِ یار سے بڑھ کر سیاہ ہے

آنکھیں دکھائے مہر قیامت اب اور کو
ہم عاصیوں پر اُن کے کرم کی نگاہ ہے

مدت سے تم بھٹکتے ہو جس کی تلاش میں
مے خانہ سے ملی ہوئی زاہد وہ راہ ہے

یا رب ہو دل کی خیر جگر کی سلامتی
اُس کی اَدا غضب ہے قیامت نگاہ ہے

منزل بہت بعید نہ طاقت نہ زادِ راہ
یا ربّ مدد غریب کی حالت تباہ ہے

محشر میں سُرخرو تجھے فرمائیں گے حضور
کچھ غم نہ کر حسنؔ تو اگر رُو سیاہ ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم شاد ہیں جو یار کو ہم سے ملال ہے
صد شکر اُس کے دل میں ہمارا خیال ہے

آنکھیں ترس رہی ہیں طبیعت نڈھال ہے
تیرے فراق میں ہمیں جینا محال ہے

داغی ہے ماہ، مہر کو خوفِ زوال ہے
بے نقص ہے اگر تو تمہارا جمال ہے

غیروں کا رنگ جمتے ہی نقشہ بگڑ گیا
اب میری پٹیوں میں وہ آئیں محال ہے

اَحوالِ کشتگانِ تغافل نہ پوچھیے
وہ خوش نصیب ہیں تمہیں جن سے ملال ہے

دل اُن کو دے کے جان اجل کے سپرد کی
وہ ابتدائے عشق ہے اور یہ مآل ہے

چاہا تمہیں تو جان سے بیزار ہو گئے
مرنے کے بعد اب ہمیں جینا محال ہے

موسیٰ ہیں غش میں طور پہ گرتی ہیں بجلیاں
اے یار کیوں نہ ہو یہ تمہارا جمال ہے

سرمایہ عمر بھر کا جسے اپنا دل کہوں
اے زُلفِ یار تیری گرہ میں وہ مال ہے

رندانِ بزم یار گناہ گار کیوں ہوئے
زاہد اگر شراب جناں میں حلال ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تم میرے دل کے چین مرا دل ہے بے قرار
تم میری جان اور مجھے جینا محال ہے
اُلجھے ہیں ہاتھ تارِ رَگِ جاں میں اے حسنؔ
سودائے زُلفِ یار میں جینا وبال ہے

اب ایسے جگر تھام کے فریاد کریں گے
تم کیا ہو کہ دشمن بھی بہت یاد کریں گے
فرقت میں جو اللہ کو ہم یاد کریں گے
بے چین کرے تم کو وہ فریاد کریں گے
ایسا وہ نہ تھا حضرتِ دل سے نہ تھی اُمید
یہ جَور اُٹھا کر اُسے جلاد کریں گے
کھینچیں گے ہم اس درد سے اک نالۂ دل کش
ناشاد جو رکھتے ہیں وہی شاد کریں گے
اب اس میں بچے یا نہ بچے چرخِ بلا سے
کوئی ہمیں چھیڑے گا تو فریاد کریں گے
دل لے تو لیا کہتے ہو پھر ہنس کے مجھی سے
کیا لے کے ترا ہم دلِ ناشاد کریں گے
اے وحشتِ دل تیرے کہے دیتے ہیں تیور
دیوانہ مجھے پھر یہ پری زاد کریں گے
دنیا میں دم قتل یہ چھوڑیں گے نشانی
ہم خون سے تر دامنِ جلاد کریں گے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو کیا کرے اے آہ وہاں عہد وقسم ہے
بھولے ہوؤں کو ہم نہ کبھی یاد کریں گے

میں گردشِ دَوراں سے ڈروں مجھ کو غرض کیا
مشکل جو پڑے گی وہی اِمداد کریں گے

یہ بت تو کسی کے نہ ہوئے اور نہ ہوں گے
ہم اپنے خدا ہی کو حسنؔ یاد کریں گے

توسنِ ناز پہ پھر کوئی سوار آتا ہے
دیکھیے زیرِ قدم کس کا مزار آتا ہے

اور تسکین نہیں ہوتی کسی صورت سے
دیکھ لیتا ہوں جو تم کو تو قرار آتا ہے

خلشِ درد و غمِ ہجر کا کیوں کر نہ ہو قل
فاتحہ خوانی کو وہ سوے مزار آتا ہے

برچھیاں تانے ہوئے ناز و اَدا ہیں ہمراہ
آج کس شان سے وہ شاہ سوار آتا ہے

سر چڑھا شمع کے پروانہ تو سب نے جانا
یہ وہ منصور ہے جو خود سوے دار آتا ہے

مارِ گیسو کا جسے زہر چڑھا پھر نہ بچا
اُس کے کاٹے کا کسی کو بھی اُتار آتا ہے

دیکھیں کیا اُس گل خنداں سے یہ لایا ہے جواب
نامہ بر آج مرا باغ و بہار آتا ہے

ولولے دل کے گھٹائے غمِ فرقت نے حسنؔ
عشق کا نام لیے اب تو بخار آتا ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کچھ حسینوں کی محبت بھی بُری ہوتی ہے
کچھ یہ بے چین طبیعت بھی بُری ہوتی ہے

جیتے جی میرے نہ آئے تو نہ آئے اب آؤ
کیا شہیدوں کی زیارت بھی بُری ہوتی ہے

قیس کے حال کو سن سن کے جگر پھٹتا ہے
ساتھ کھیلے کی محبت بھی بُری ہوتی ہے

آپ کی ضد نے مجھے اور پلائی حضرت
شیخ جی اتنی نصیحت بھی بُری ہوتی ہے

اُس نے دل مانگا تو اِنکار کا پہلو نہ ملا
خانہ برباد مروّت بھی بُری ہوتی ہے

اُن سے کہہ دو جو ہیں انداز و ادا پر مغرور
نگہِ دیدۂ حسرت بھی بُری ہوتی ہے

کون کہتا ہے کہ آپ آئیں مسیحا بن کر
کیا مریضوں کی عیادت بھی بُری ہوتی ہے

اے حسنؔ آپ کہاں اور کہاں بزمِ شراب
پیر و مرشد بُری صحبت بھی بُری ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرضِ ہجرِ بت میں مر مر کے ❁ جی بچا ہوں خدا خدا کر کے
دیدۂ تر کے پُچھ گئے آنسو ❁ اُن کو دیکھا جو اک نظر بھر کے
جانتے ہیں وہ اک نہ مانیں گے ❁ بات کیوں کھوئیں التجا کر کے
کیا کیا تو نے ڈوب مرا ے مہر ❁ صبح چمکی وہ پاس سے سر کے
ہوں مبارک تمہیں رقیب کہ ہم ❁ اور مہمان ہیں گھڑی بھر کے
مے کدہ تک تو آیئے واعظ ❁ کتنے پیتے ہو جام کوثر کے
ٹھوکریں وہ لگاتے آتے ہیں ❁ کیا ہی اِعزاز ہیں مرے سر کے
دے خدا میری آہ کو وہ اَثر ❁ دل پگھل جائیں جس سے پتھر کے
ہم جب آئے تمہیں نہیں پایا ❁ اے حسنؔ ہو رہے تم اس در کے

آفتِ ہوش و خرد حسنِ خود آرائی ہے
بزمِ محشر بھی اُنھیں گوشۂ تنہائی ہے
صدر میں غیر لب فرش تمنائی ہے
کس سلیقہ کی وہاں انجمن آرائی ہے
حشر بھی انجمن حسن خود آرائی ہے
عام دربار ہے مخلوق تماشائی ہے
کیا کریں ہم جو لبوں پر تری جاں آئی ہے
دلِ بے تاب ہماری کہیں سنوائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہم ہیں اور کنجِ قفس اور وہی تنہائی ہے
ہم صفیروں کو مبارک ہو بہار آئی ہے

موسمِ گل میں قیامت چمن آرائی ہے
کس کے قدموں پہ فدا ہو کے بہار آئی ہے

سب سے پردہ ہو جو پردے ہی کی ٹھہرائی ہے
آخر آئینہ بھی تو چشمِ تماشائی ہے

مدتوں سے اسی دھوکے میں تمنائی ہے
خود نمائی کے لیے شوقِ خود آرائی ہے

دلِ وحشت زدہ مجنون ہے سودائی ہے
خیر وہ کچھ بھی سہی آپ کا شیدائی ہے

اُس نے تو خوب طبیعت مری ترسائی ہے
تجھ سے اُمید کچھ اے جلوۂ ہرجائی ہے

اُن کو نفرت ہے تو وہ کچھ ستم ایسے ایسے
نہیں معلوم طبیعت مری کیوں آئی ہے

اک جھلک دیکھ کے کیا خاک بتاؤں ناصح
کس پر آئی ہے طبیعت مری کیوں آئی ہے

اچھے ہوتے ہیں نہ مرتے ہیں تمہارے بیمار
یہ نئے رنگ نئے ڈھب کی مسیحائی ہے

دلِ مضطر تجھے اب چاہیے اُن کا آنا
سینکڑوں مِنّتیں کی ہیں تو اَجل آئی ہے

زحمتِ ضبطِ غمِ عشق اٹھائی بیکار
میری صورت پہ لکھا ہے کہ تمنائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جانے والے سحرِ وصل کھڑے ہیں تیار
قتل کو ہاتھ اٹھائے ہوئے انگڑائی ہے

طلبِ بادۂ دیدار اور اُن سے اے دل
ہوش کی پی تری شامت تو نہیں آئی ہے

ہنس کے بولے گلۂ عالمِ تنہائی پر
ایک عالم میں اُنھیں شکوۂ تنہائی ہے

موت سے کہہ دو کہ دو چار برس تو دم لے
رقصِ بسمل کا وہ جلاد تماشائی ہے

اپنے کوچے میں مری لاش پڑی رہنے دو
آج مدت میں مجھے چین کی نیند آئی ہے

مرگِ عاشق کی وہ یوں بیٹھے ہوئے سیر کریں
جن کی رفتار میں اعجازِ مسیحائی ہے

وہ مری لاش پہ منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں
ہائے قسمت اُنھیں کس وقت حیا آئی ہے

ہائے نادانیِ دل، وائے گراں جانیِ دل
اُنھیں انکار کی عادت یہ تمنائی ہے

باز آ شور و فغاں سے دلِ بے کس باز آ
ہمیں معلوم ہے جیسی تری سنوائی ہے

ایک ہم ہیں کہ ہمارا کوئی پُرساں ہی نہیں
ایک دشمن ہے کہ معشوق بھی شیدائی ہے

دل گیا، ہوش گئے، عقل گئی، صبر گیا
رنج دینے کو طبیعت مری کیوں آئی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اپنے در پر بھی وہ آنے نہیں دیتا مجھ کو
جس نے رہنے کو مرے دل میں جگہ پائی ہے

تنگ آئے ہیں وہ اب حسن کی دلچسپی سے
ذرّہ ذرّہ اُنھیں آغوشِ تمنائی ہے

ہائے صیاد ستم گار نے کیا ظلم کیا
کہہ دیا مرغِ قفس سے کہ بہار آئی ہے

جان بچتی نظر آتی نہیں بیماروں کی
میرے عیسیٰ اگر ایسی ہی مسیحائی ہے

سخت جانی مری کہتی ہے ترے خنجر سے
کھینچ کر تجھ کو مرے پاس قضا لائی ہے

کیا کہوں دردِ جدائی کی مصیبت اے موت
تیرے آنے سے مری جان میں جان آئی ہے

مجھے یہ سوچ ہے کیوں عقل گئی ناصح کی
اُسے یہ فکر طبیعت مری کیوں آئی ہے

بے ترے دیکھے مجھے چین نہ لینے دے گا
شوقِ دیدار نے آنکھوں کی قسم کھائی ہے

موت آجائے تو جی جاؤں مصیبت کٹ جائے
آپ کیا کہتے ہیں کیوں موت تری آئی ہے

اُن کی تلوار کے سایہ میں پڑا سوتا ہے
کشتۂ ناز کو کیا چین کی نیند آئی ہے

غیر کے گھر اِسی باعث سے گئے تھے شب کو
وصل میں آپ کو اندیشۂ رُسوائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حوریں فردوس سے پیمانے لیے نکلی ہیں
لب پہ کس تشنۂ دیدار کے جان آئی ہے

حسنِ دیدار کا نظارہ ہے نظارہ کناں
اس تماشے کا تماشا بھی تماشائی ہے

نیم جلوہ بھی نہیں ایک جھلک میں گم تھے
ہم سمجھتے تھے ہمیں تابِ شکیبائی ہے

گلۂ جور پہ نادم نہیں وہ وصل کی شب
میں سمجھتا ہوں اُنھیں جس لیے شرم آئی ہے

اس تماشے کا کوئی دیکھنے والا ہوتا
وہ ہیں بے پردہ تو بے ہوش تماشائی ہے

اس قدر قتل کرو تم کہ مسیحا ہو جاؤ
جاں ستانی یہ نہیں مشقِ مسیحائی ہے

کر گئی شوخیِ دیدار کہیں گم مجھ کو
سالہا سال کے بعد اتنی خبر پائی ہے

یا مرا دل مری آنکھیں ہیں جگہ سے خارج
یا یہ مشہور غلط ہے کہ وہ ہرجائی ہے

تم کہو میں تو بُرا کہہ نہیں سکتا دل کو
بہت اچھا ہے کہ اچھوں کا تمنائی ہے

دلِ عاشق میں کبھی، چشمِ تصور میں کبھی
خیر سے آپ کی تصویر بھی ہرجائی ہے

وصل کی آس حسنؔ کو نہ امید دیدار
کس تمنا پہ یہ کم بخت تمنائی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب نظر آتے ہیں زاہد راہ پر آتے ہوئے
تا درِ مے خانہ آ جاتے ہیں سمجھاتے ہوئے

اتنا پوچھا تھا کہاں سے آئے گھبراتے ہوئے
چل دیے کچھ منہ ہی منہ میں مجھ کو فرماتے ہوئے

لو وہ آئے جان عاشق پر غضب ڈھاتے ہوئے
مسکراتے اینڈتے جوبن پر اِتراتے ہوئے

غیر ہوتے ہم تو آتے غیر حالت ہے تو ہو
کیوں نہ گھبرائیں ہمارے پاس وہ آتے ہوئے

دل میں تم آنکھوں میں تم چھپتے ہو پھر کس واسطے
تم کو شرم آتی نہیں عاشق سے شرماتے ہوئے

زُلف ورُخ کے عکس سے دیکھو دل پُر داغ ہیں
فصل گل آتے ہوئے کالی گھٹا چھائی ہے

چھوڑ دیتا تو جو اے صیاد دم بھر کے لیے
دیکھ آتے ہم بھی گلشن میں بہار آتے ہوئے

اس ادا سے جھوٹے وعدے کرتے ہیں یہ خوبرو
کچھ نہیں ہوتا تامل اعتبار آتے ہوئے

توبہ زاہد مے کشی سے توبہ ایسے وقت میں
یہ چمن کھلتے ہوئے یہ سبزے لہراتے ہوئے

جاں بلب ہوں اک نظر کے واسطے آنکھیں نہ پھیر
جانے والے اک نظر پھر دیکھ لے جاتے ہوئے

سوچ تو دل میں مرے داتا ترے باڑے کی خیر
دید کے بھوکے پھریں یوں ٹھوکریں کھاتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان جائے پر نہ جائیں گے تمہارے کوچہ سے
جان جاتی ہے تمہارے کوچہ سے جاتے ہوئے

کیوں ترس آتا نہیں ترسے ہوؤں کے حال پر
اے بت ترسا خدا ناترس ترساتے ہوئے

تیرے صدقے خوب بانٹا تو نے صدقہ حسن کا
کچھ نے پایا رہ گئے کچھ ہاتھ پھیلاتے ہوئے

آمد جاناں کی شادی نے کیا محروم وصل
ہم کو مدت چاہیے اب آپ میں آتے ہوئے

ان کی چشم مست کی گردش سے دیکھ تمام بزم میں
رند کو گرتے ہوئے ساغر کو چکراتے ہوئے

خون کے چشمے بہیں گے زخموں کے پھولیں گے باغ
وہ نظر آتے ہیں مینہ تیروں کا برساتے ہوئے

سر جھکے دل مرغ بسمل آنکھیں خیرہ ہوش گم
بزم میں یہ کون آئے جلوہ فرماتے ہوئے

فتنہ ہائے حشر جھک جھک کر اسے سجدے کریں
جس لحد کو ناز سے وہ جائیں ٹھکراتے ہوئے

پائمالان محبت سب بکھیڑوں سے ہیں پاک
ان کو نہلاتے ہوئے دیکھا نہ کفناتے ہوئے

بزم محشر میں تجلی کی جھلک کافی نہیں
یوں تو رہ جائیں گے لاکھوں دل میں للچاتے ہوئے

حوریں دینے آئی ہیں رنگیں دوپٹوں کا کفن
تم بھی اپنے کشتہ کو دیکھ آؤ کفناتے ہوئے

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْم'' کا نہ ہو ڈر تو کہوں
میں نے دیکھا ہے حسنؔ تم کو جہاں جاتے ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

شمیمیں صبح شرمائی ہوئی آئیں گلستاں سے
نسیمیں رات بس کر آئی تھیں کیا کوے جاناں سے

اگر اے دل مزہ ملتا ہو یوں گُھٹ گُھٹ کے مرنے میں
تو میں کچھ اور اُلجھن بانگ دوں گیسوے پیچاں سے

جو آبِ تیغ کا اقرار کر لے ہم سے وہ قاتل
خضر ہم پیاسے اُٹھ جائیں کنارِ آبِ حیواں سے

بہار آئی ترے سودائیوں کی وحشتیں چمکیں
گلی کوچے ہوئے روشن شرارِ سنگِ طفلاں سے

دمِ آخر ترے حسرت بھرے کے گھر قیامت تھی
گلے مل مل کے روئی بے کسی ایک ایک ارماں سے

نہ حوروں سے تعلق ہے نہ دیوانہ ہوں پریوں کا
نگاہیں ہوگئیں کچھ اور مل کر حُسنِ جاناں سے

عدو ساقی مغنّی سب چھٹیں تو ہم سے ملنا ہو
مری جاں سچ تو ہے تم کیوں اُٹھو بزمِ رقیباں سے

دلِ بے تاب حیرت کا مزہ لینے نہیں دیتا
نکالو اس بلا کو جلوہ گاہِ حسنِ جاناں سے

شبِ وعدہ بندھا کر آسرا یوں بے خبر رہنا
نہیں لاکھوں جگہ بہتر تھی غافل اس تری ہاں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہیں خارِ اَلم تودے کہیں خاکِ تمنا کے
دلِ ویراں مرا کس بات میں کم ہے بیاباں سے

اُنھیں اور مرگِ عاشق کا نہ ہو غم کون کہتا ہے
وہ بیٹھے تو ہیں بالیں پر دکھاوے کو پریشاں سے

میں کس کا بے نوا عاشق تمہارا بے نوا عاشق
مری بے ساز و سامانی ہے کیسے ساز و ساماں سے

ٹھکانا غم زدوں کا غم زدوں کے پاس ہی اچھا
کہاں جائے گی بے کس بے کسی گورِ غریباں سے

غمِ فرقت نے کی ہیں تفرقہ پردازیاں کیا کیا
اُنھیں نفرت ہے مجھ سے، مجھ کو دل سے، دل کو ارماں سے

جو ٹھکرایا ہوا نکلا خرامِ نازِ دلبر کا
وہی فتنہ پسند آیا ہمیں محشر کے ساماں سے

خدا کی شان یوں ارمان اس کا خون کر ڈالیں
وہ دل پالا تھا جس کو ہم نے کیسے کیسے ارماں سے

شرابِ جلوۂ رنگینِ جاناں کی تمنا میں
سبُو غنچے تو گل ساغر لیے نکلے گلستاں سے

نہ کیوں دیوانوں کو ملبوسِ عریانی پسند آئے
نہ لپٹے خار دامن سے نہ ہاتھ الجھے گریباں سے

مری خاطر سے نکلی میان سے تلوار ہاتھ اُٹھا
مرا سر کیوں نہ خم ہو قتل گہ میں بارِ احساں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قیامت سے یہ کھٹکا ہے قیامت ہی کا کھٹکا ہے
قیامت کو اُٹھائے جائیں گے ہم کوے جاناں سے

وہ جنت تھی کہ جس سے جیتے جی آدم نکل آئے
ہمارا تو جنازہ بھی نہ نکلے کوے جاناں سے

تعالی اللہ ترے کوچہ کی رنگینی تعالی اللہ
ہوا خوری کو آتی ہیں نسیمیں باغِ رضواں سے

چمک سے صدقہ پانے شمع آئی تیری محفل میں
مہک سے بھیک لینے پھول نکلے ہیں گلستاں سے

نہ خنجر ہے، نہ وہ جلاد، سناٹا ہے مقتل میں
شہید ناز اب کیا دیکھتا ہے چشمِ حیراں سے

اٹھا ہے جب تمہارے کشتۂ انداز کا لاشہ
نکل آئی ہیں حوریں بال کھولے باغِ رضواں سے

جھکی گردن اُٹھی اُٹھتی جوانی جوش پر آئی
حیا گھونگھٹ کیے شرما کے نکلی چشمِ جاناں سے

بتِ کافر اَدا پردہ سے باہر آنے والا ہے
مسلمانو خبردار اپنے اپنے دین و ایماں سے

ملے ہمدردیوں سے اوج پستوں کو بلندوں پر
کہ آنسو پوچھنے میں دامن اونچا ہو گریباں سے

تمہیں نفرت مجھے اُلجھن غضب میں جانِ دل مضطر
نکالو اس بلا کو باز آیا ایسے ارماں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ شرمائے لجائے سر جھکائے اس طرح بیٹھیں
خدا سمجھے دلِ بے باک تیرے جوشِ ارماں سے

بہار آئی مبارکبادیاں ہیں ہم صفیروں میں
کسی کو کیا غرض حالِ گرفتارانِ زنداں میں

انھیں کے سامنے پھیلا کرے دامن بھکاری کا
نہ اُٹھے بسترا منگتا کا یا رب کوے جاناں سے

یہ خون آلودہ خنجر ہے کہ پھولوں کی چھڑی یا رب
وہ قاتل قتل گہ سے آ رہا ہے یا گلستاں سے

یہ پچھلا دَور ہے ساقی تمنا کیوں رہے باقی
پیالا عمر کا بھر دے مے دیدارِ جاناں سے

الٰہی خونِ بسمل سے ہو رنگیں دامنِ قاتل
وہ یوں مقتل سے نکلے جس طرح گل چیں گلستاں سے

نمازیں سب ادا ہو جائیں گی اس ایک سجدے میں
نیازِ عشق سر اُٹھنے نہ پائے پائے جاناں سے

نہ وہ محفل دلِ عاشق نہ دشمن حسرتِ عاشق
الٰہی پھر نکلتے کیوں نہیں بزمِ حسیناں سے

ہوئی مقبول میرے دشمنوں کے حق میں میں نکلا
دعا تھی میرے دشمن بھی نہ نکلیں بزمِ جاناں سے

اگر رَگ رَگ میں نشتر ہوں تو ہے لطفِ خلش یارب
بدل دے خونِ عاشق لذّتِ بیدادِ مژگاں سے

کہو تو اے حسنؔ کیوں روتے ہو کیسی گزرتی ہے
ہنسی سمجھے تھے دل لے کر نکلنا کوے جاناں سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حشر جس میں وہ کچھ قیامت ہے ❁ شورشِ آرزوے قامت ہے
آبِ خنجر میں کیسی لذت ہے ❁ تشنہ لب ہر لبِ جراحت ہے
وہ چلے جی اُٹھیں تمنائیں ❁ یہ نئی چال کی قیامت ہے
اپنی تصویر تو نہ لے جاؤ ❁ یہ مری زندگی کی صورت ہے
گھڑی ساعت ہے عاشق قامت ❁ ہر گھڑی ساعت قیامت ہے
مل تو جاتی ہے وہ گلے سے کبھی ❁ تیغِ قاتل کا دم غنیمت ہے
ایک عالم سے ہیں وہ پردہ میں ❁ ایک عالم میں اُن کی شہرت ہے
آپ حسرت نکال کر لیں دل ❁ آپ کے دل میں میری حسرت ہے
پردہ اٹھتے ہی طالبِ رؤیت ❁ بن گیا بت مقامِ حیرت ہے
یہ تغافل شعار یہ ظالم ❁ جور فرمائیں تو عنایت ہے
حسن تیرا سنگار کا ہے سنگار ❁ زیب وزینت کو تجھ سے زینت ہے
نازنیں ہیں وہ دل شکن ہو کر ❁ یہ نزاکت نئی نزاکت ہے
تیرے ادنیٰ غلام ہیں غلماں ❁ حورِ فردوس پیشِ خدمت ہے
جور کی مہربانیاں ہم پر ❁ مہر کی غیر پر عنایت ہے
دل سلامت ہے تو ہزاروں غم ❁ غم نہیں دل اگر سلامت ہے
کیوں وہ ہنس مکھ ادھر نگاہ کرے ❁ چشم پُر آب روتی صورت ہے
کیا قیامت ہے حسنِ عالم سوز ❁ بزمِ محشر بھی کنجِ خلوت ہے
وصلِ اغیار کے تمنائی ❁ جاں بلب درد مند فرقت ہے
زاری و عجز عشق کے معشوق ❁ عاشق حسن کبر و نخوت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جب کہا ہے تمہارے نام سے عشق ❁ بولے ہاں نام ہی کی اُلفت ہے
غیر اپنے ہیں بزمِ جاناں میں ❁ غیر اپنے خدا کی قدرت ہے
اُن کے فتنے چرا لیے کس نے ❁ حشر کی جان پر قیامت ہے
نیچی نظروں ہی نے لیا ہے دل ❁ اے حیا سب تری شرارت ہے
حور دیکھے تو روح خوش ہو جائے ❁ ہائے کیا پیاری پیاری صورت ہے
کرو عاشق سے اپنے شرم کرو ❁ جاؤ غیروں میں جائے غیرت ہے
حسن سے جس قدر ہے دل چسپی ❁ عشق میں اُتنی ہی مصیبت ہے
گل رُخوں کے خرامِ رنگیں سے ❁ خاک کا ذرّہ ذرّہ جنت ہے
چھوڑ کر مجھ کو جا نہیں سکتی ❁ کس بلا میں مری مصیبت ہے
وصلِ فرقت سے وصل سے فرقت ❁ غم زدوں کا یہ وصل و فرقت ہے
پھل ہیں تیغوں کے پھول زخموں کے ❁ رنگ پر گلشن شہادت ہے
ناز سے وہ جسے کہیں کم بخت ❁ قابلِ رشک اُس کی قسمت ہے
طعنہ ہائے رقیب و جورِ حبیب ❁ کیسی خوش قسمت اپنی قسمت ہے
اُف قیامت خرامیاں اُن کی ❁ محشرستاں ہماری تربت ہے
دل کے ٹکڑے ہیں تری اُلفت میں ❁ ٹکڑے ٹکڑے میں تری اُلفت ہے
کیوں ہے تکلیفِ چارہ فرمائی ❁ چارہ فرما یہ دردِ فرقت ہے
مرقدِ دل ہے یا مرا سینہ ❁ دل ہے یا آرزو کی تربت ہے
ہم جہاں بیٹھیں کنجِ تنہائی ❁ تم جہاں جاؤ بزمِ عشرت ہے
بیچتا ہوں دل ایک بوسہ پر ❁ مال اچھا ہے تھوڑی قیمت ہے
حشر ہوتا ہے شوقِ رؤیت پر ❁ حشر ہوتا نہیں قیامت ہے
بے حجابی سے حشر برپا کر ❁ منہ چھپانا ترا قیامت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوے الفت میں پاؤں رکھتا ہوں ❁ اے خدا تیرے ہاتھ عزت ہے
اے حسنؔ دل بچا محبت سے ❁ تجھ کو دل کی اگر محبت ہے

شکر پر شکوہ و شکایت ہے ❁ آپ کی بھی عجیب عادت ہے
رات تھوڑی ہے غیر حالت ہے ❁ وہ نہیں سنتے کیا قیامت ہے
پیاری باتیں ہیں اچھی صورت ہے ❁ ہاں نہیں آپ کی قیامت ہے
دل میں غم ہے قلق ہے حسرت ہے ❁ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے
شبِ فرقت پڑی ہے چار پہر ❁ شام ہی سے عجیب حالت ہے
وہ مری مان جائیں گے اے دل ❁ اُن کو ایسی ہی مجھ سے اُلفت ہے
کیا کروں موت پر نہیں قابو ❁ کچھ نہ پوچھو جو دل کی حالت ہے
کیا کہوں جب کہیں وہ دل لے کر ❁ کیا تجھے دل سے میری اُلفت ہے
جس کی صورت سے زندگی ہے مری ❁ میری صورت سے اُس کو نفرت ہے
غیر کے پاس آتے جاتے ہو ❁ جاؤ بھی تم کو کس سے اُلفت ہے
اُن کو رُسوائے عشق سے کیا کام ❁ جس کی ذلت ہے اُس کی ذلت ہے
غم زدوں کی سنی نہیں جاتی ❁ عشق میں یہ بڑی مصیبت ہے
مان لینے کو میں نہیں کہتا ❁ بات سننے میں کیا قباحت ہے
جب کہا حالِ دل سنو تو کہا ❁ ایسی باتوں کی کس کو فرصت ہے
حور کو چاہیں آپ کے عاشق ❁ ایسی ہی تو وہ خوبصورت ہے
صبح نزدیک ہے چلے جانا ❁ اور کچھ دیر کی مصیبت ہے
تم ملو غیر سے تمہیں کیا کام ❁ ہم غریبوں کی ہے جو حالت ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وصلِ دشمن سے تم نہیں واقف ❁ میرے غم میں اُداس صورت ہے
تیرے بس میں زباں نہیں ناصح ❁ میرے بس میں مری طبیعت ہے
حسرتیں سب نکال دیں تم نے ❁ دم نکل جائے بس یہ حسرت ہے
وصلِ دشمن تمہیں مبارک ہو ❁ مجھ سے کہنے کی کیا ضرورت ہے
بے ثمر آہ بے اثر نالے ❁ اب تو دل سے مجھے بھی نفرت ہے
اس خطا پر ہیں مجھ سے رنجیدہ ❁ کہ تجھے ہم سے کیوں محبت ہے
حالتِ غیر پر کرم کب تک ❁ اب تو آؤ کہ غیر حالت ہے
ہاں مجھے اُن سے عشق ہے ناصح ❁ آپ کہیے مری طبیعت ہے
میرے ہو مدعا میں ناکامی ❁ دل کی ہر آرزو میں حسرت ہے
حسرت آتی ہے آرزوؤں پر ❁ آرزو آرزو میں حسرت ہے
اس قدر رنج مرنے والوں سے ❁ ہائے قاتل یہ کیا قیامت ہے
قتل کے وقت بھی نہ پوچھا آہ ❁ کہ ترے دل میں کوئی حسرت ہے

جان دیں کیوں نہ اُس گلی پر ہم
اے حسنؔ جیتے جی کی جنت ہے

موت سے دردِ جدائی کی دوا ہوتی ہے
یوں ہی بیمارِ محبت کو شفا ہوتی ہے
کھنچ کے ملتی ہے تو ملتے ہی جدا ہوتی ہے
تیغ قاتل میں بھی قاتل کی ادا ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تیری تلوار گلے مل کے جدا ہوتی ہے
دیکھ جلاد ملے میں یہ دغا ہوتی ہے

صورتِ آئینہ جب دل میں صفا ہوتی ہے
شکلِ محبوب حسنؔ جلوہ نما ہوتی ہے

پس کے دل پھنکتے ہیں پا بوسِ حنا ہوتی ہے
واہ کیا عزتِ خونِ شہدا ہوتی ہے

چارۂ عشق میں تجویز قضا ہوتی ہے
آہ وہ درد کہ جس کی یہ دوا ہوتی ہے

دل ہی نالاں نہیں فرقت وہ بلا ہوتی ہے
سنگ و آہن بھی جدا ہوں تو صدا ہوتی ہے

جان کا خون کریں کیوں نہ تڑپ کر بسمل
تیغ جلاد گلے مل کے جدا ہوتی ہے

ہر جگہ ہیں مئے اُلفت کی نئی تاثیریں
یہ کہیں زہر کہیں آبِ لقا ہوتی ہے

تم کو اللہ نہ وہ یاس بھری آس دکھائے
دمِ آخر جو اشاروں سے ادا ہوتی ہے

بزمِ دشمن میں کوئی اُن کی شرارت دیکھے
وصل کی رات جن آنکھوں میں حیا ہوتی ہے

دل کے سو ٹکڑے کرے ٹکڑے سے ٹکڑا ہو جدا
پر کہیں تیغِ ادا دل سے جدا ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جرم اُلفت کی سزا ملتی ہے کیسی کیسی
ہجر کی رات ہمیں روزِ جزا ہوتی ہے

رات کو آئیں گے وہ صبح سے بے چین ہوں میں
شام تک دیکھیے حالت مری کیا ہوتی ہے

کس بلا میں ہے گرفتار اسیرِ فرقت
نہ قضا ہوتی ہے پُرساں نہ ادا ہوتی ہے

سر جھکانے دے تہِ تیغِ ادائے قاتل
وقت جاتا ہے نماز اپنی قضا ہوتی ہے

زندگی ہے تو کسی پر نہ مریں گے ہرگز
عشق کے نام سے اب روح فنا ہوتی ہے

گالیاں دیتے ہیں وہ مجھ کو دعائیں سن کر
گالیوں پر بھی مرے لب پہ دعا ہوتی ہے

دم سلامت رہے شمشیر ادا کا قاتل
جانِ عاشق کہیں ممنونِ قضا ہوتی ہے

منہ چھپانے کو وہ عاشق سے حیا کرتے ہیں
منہ چھپائے ہوئے غیروں میں حیا ہوتی ہے

دستِ نازک سے کشاکش میں ہے تلوار کا دم
نہ جدا کرتی ہے سر کو نہ جدا ہوتی ہے

نہ گلے ہوں نہ ستم ہم تم اگر غور کریں
کون کرتا ہے جفا کس پہ جفا ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وحشتِ عشق میں ناصح سے میں اُلجھوں تو معاف
اس مصیبت میں کہیں عقل بجا ہوتی ہے

سر جدا کرتی ہے تلوار مرے قاتل کی
اس پہ یہ قہر کہ پھر خود بھی جدا ہوتی ہے

دیکھ لیتا ہوں جو للچائی ہوئی آنکھوں سے
گھورتی ہے تیری تصویر خفا ہوتی ہے

کیا بَلا ہے دلِ وحشی کہ بچائے کوئی
کیوں پریشان تری زُلف دوتا ہوتی ہے

دل سے دُھل جاتے ہیں اک آن میں برسوں کے گلے
نظرِ لطف بھی کیا جانیے کیا ہوتی ہے

دیکھ سکتے نہیں حسرت ہے مگر دیکھنے کی
کچھ عجب شانِ تجلی کی ادا ہوتی ہے

میری میت پہ وہ منہ ڈھانکے ہوئے بیٹھے ہیں
کوئی پوچھے تو کہ اب کس سے حیا ہوتی ہے

اس تغافل پہ تمنائے کرم حضرتِ دل
دیکھیے اُن کی جفا سے بھی وفا ہوتی ہے

ایک تم ہو کہ وفا پر بھی جفا کرتے ہو
ایک ہم ہیں کہ جفا پر بھی وفا ہوتی ہے

اُٹھتا جوبن ہے حسینوں کے لیے بھی آفت
دل میں ارمان تو آنکھوں میں حیا ہوتی ہے

دلِ عشاق و حنا پستے ہیں دونوں لیکن
یہ مقدر ہے کہ پا بوس حنا ہوتی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہاں یہ سچ ہے کہ نہیں تیغ نہیں اے قاتل
تیرے کشتہ میں مگر جان ہی کیا ہوتی ہے

جان دی شیفتۂ زُلف نے جنجال کٹا
اب پریشان حسنؔ اُن کی بلا ہوتی ہے

جلوے ترے جو رونق بازار ہو گئے
خوبانِ خود فروش خریدار ہو گئے

بے پردہ بزم میں جو وہ رُخسار ہو گئے
آئینے غش میں پشت بدیوار ہو گئے

شکر خدا وہ قتل کو تیار ہو گئے
اُلفت کے جرم ہم کو سزاوار ہو گئے

افسوس دستِ شوق نے پائی نہ دسترس
بانہیں گلے میں ڈالنے کو ہار ہو گئے

تلووں سے راستہ چمن دل کشا بنا
جلوؤں سے آئینہ در و دیوار ہو گئے

آنکھیں ہمیں دکھاؤ کہ آنکھیں نکال لو
اب تو تمہارے طالبِ دیدار ہو گئے

ہیں زندگی سے تنگ مگر بوالہوس نہیں
یہ کیوں کہیں کہ جان سے بیزار ہو گئے

پردے نے اُٹھ کے پردۂ اُلفت اُٹھادیا
ہم بے خبر ہوئے وہ خبردار ہو گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُن سے عدو سے میل نہیں واسطہ نہیں
مجھ سے جبھی تو لڑنے کو تیار ہو گئے

سودائیانِ زُلف کی سنتا نہیں کوئی
کم بخت کس بلا میں گرفتار ہو گئے

یہ عشق کا ستم ہے کہ بے دل بنا دیا
وہ حُسن کا کرم ہے کہ دل دار ہو گئے

پردہ کسی کا حضرتِ دل سے چھپا نہیں
کیا دیکھ کر یہ طالب دیدار ہو گئے

اے دردِ عشق اُٹھ کہ مداوائے دل کریں
پرہیز کرتے کرتے تو بیمار ہو گئے

ہم کو ہے شوقِ دید اُنھیں آرزوے دل
ہم اُن کے وہ ہمارے طلب گار ہو گئے

جو پار اُترے آبرو اپنی ڈبو گئے
ڈوبے جو بحرِ عشق میں وہ پار ہو گئے

صیاد جور پیشہ کی غفلت شعاریاں
ٹھنڈے پھڑک پھڑک کے گرفتار ہو گئے

لکھا جو وصف چہرۂ رنگین یار کا
کاغذ کے تختے تختۂ گلزار ہو گئے

دل جاں بلب جگر میں تپک جان بے قرار
ہم تیرا نام لے کے گناہ گار ہو گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کر رُوح تازہ تربتِ عاشق پہ ڈال کر
باسی ترے گلے کے اگر ہار ہو گئے

کچھ ایسے لوٹ ہوگئے تیری شمیم پر
تیرے گلے کے غنچہ و گل ہار ہو گئے

ٹکڑے اُڑائے دل کے جگر پار کر دیا
ایسے کھنچے وہ ہم سے کہ تلوار ہو گئے

پردہ ہے چشمِ شوق سے اُن کے جمال کا
ہم کس نظر سے طالب دیدار ہو گئے

قسمت میں ٹھوکریں جو لکھی ہوں تو کیا علاج
بیٹھے بٹھائے مائل رفتار ہو گئے

آزادِ عاشقی ہیں گرفتارِ بندِ عقل
آزاد ہو گئے جو گرفتار ہو گئے

چھٹتی نہیں شرابِ محبت کسی طرح
ہم اس کو منہ لگا کے گناہ گار ہو گئے

بوسہ دیا اُنہوں نے تو اب وصل چاہیے
دو دن میں تم تو حضرتِ دل یار ہو گئے

پتھرائیں آنکھیں اُس بتِ کافر کی یاد میں
تارِ نگاہ رشتۂ زُنّار ہو گئے

گلزار ہے بہار یوہیں حسنِ یار سے
جیسے چمن بہار سے گلزار ہو گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افسردہ خاطری کا سبب ہے ترا فراق
مرجھا گئے جو تجھ سے جدا ہار ہو گئے

یہ حُسن خود فروش عجب جنس ہے حسنؔ
وہ بک گئے جو اُس کے خریدار ہو گئے

اجل نزدیک ہے بیمار کے منہ پر بحالی ہے
خدا کا شکر فرقت کی مصیبت کٹنے والی ہے

عجب کیا رحم آ جائے اُنھیں اِس بے زبانی پر
لبِ خاموش تو نے بات تو اچھی نکالی ہے

ملا کر خاک میں ہم کو وہ اَب آتے ہیں تربت پر
الٰہی خیر ہو کیا پھر قیامت آنے والی ہے

خبر ہوتی تو اُس رفتار کی چالوں میں کیوں آتے
کسے معلوم تھا ایسی قیامت ہونے والی ہے

اُسے جب عرصہ گاہِ حشر میں آتے ہوئے دیکھا
پکارا اُٹھ کے محشر نے قیامت آنے والی ہے

دل وصبر وقرار و ہوش ہیں سامانِ رخصت میں
طبیعت آنے والی ہے قیامت آنے والی ہے

کہاں لے جاؤں بعدِ مرگ یارب نالہ کش دل کو
کہ اُس نے دفن ہو کر بھی زمیں سر پر اُٹھالی ہے

یہی کہتے ہیں ہر ہر گام پر رفتار کے فتنے
کہ اب ہوتا ہے محشر اب قیامت اُٹھنے والی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس اُبھرے اُبھرے سینہ پر ہیں دو فتنے مچلنے کو
الٰہی خیر ہو دوہری قیامت اُٹھنے والی ہے

تری آنکھوں کی شوخی سے ہے شرمایا ہوا جوبن
چھپا کر منہ دوپٹہ میں قیامت اُٹھنے والی ہے

کسی کی چشمِ افتاں سے قیامت خاک ہمسر ہو
جو اُس سے گر گئی ہے وہ قیامت نے اُٹھالی ہے

نہ کہتا جانِ دل کہتا اُنھیں تو آ کے کیوں جاتے
کہ دل ہے آنے والا جانِ عاشق جانے والی ہے

وہ پہلوے عدو میں ہیں تو آئینہ میں عکس اُن کا
مرے حسرت بھرے پہلو ترا آغوش خالی ہے

بہاریں جوبنوں پر بادۂ اُلفت بہاروں پر
چلو اے شیخ مے خانہ میں جنت لٹنے والی ہے

رُخِ رنگیں میں آئینے لگے ہیں تابِ جلوہ سے
بہارِ رنگِ رُخ سے آئینہ پھولوں کی ڈالی ہے

ہوائے خلد میں کیوں کر اُٹھے وہ کوے قاتل سے
سر خاکِ شہیداں میں غرورِ پائمالی ہے

نہ کیوں ہو جائے خونِ حسرتِ نظارۂ قاتل
خدا سمجھے چھری سے یہ کہیں دم لینے والی ہے

دلِ بے تاب بے تابی سے باز آ دھیان بٹتا ہے
مری آنکھوں کے آگے اُن کی تصویر خیالی ہے

نہ آئے وہ شبِ وعدہ تو یہ ظالم ہی آ جاتی
اجل بھی جاں بلب کو آج ہی دم دینے والی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دلِ نافہم ذلت جان کر خوش ہو کے کہتا ہے
بھری محفل میں اُس نے غیر کی حسرت نکالی ہے

عدو لپٹائیں بوسے لیں یہ منہ سے کچھ نہیں کہتی
میرے بانکے تری تصویر کیسی بات والی ہے

کلیجہ ضبط سے سلگا، فغاں سے پڑ گئے چھالے
دلِ پُرسوز تو نے کس غضب میں جان ڈالی ہے

نہیں نیرنگیاں معشوق کی عشاق پر مخفی
اگر گل پتّے پتّے ہے تو بلبل ڈالی ڈالی ہے

بنے خلوت بھری محفل اگر تم رونق افزا ہو
نہ ہو تم جلوہ فرما تو بھری محفل بھی خالی ہے

نظارہ روے قاتل کا شہادت جانِ بسمل کی
بڑے ساماں ہوئے مقتل میں جنت لٹنے والی ہے

یہ کہتے ہیں اشارے ابروے قاتل کے مقتل میں
چلو تلوار کے سایہ میں جنت لٹنے والی ہے

گیا دل تو نہ سمجھو تم کہ ہم جنجال سے چھوٹے
حسنؔ اُن کی محبت جان لے کر جانے والی ہے

سببِ وصلِ تصور سے ہے فرقت اُن کی
مری آنکھوں میں بسی رہتی ہے صورت اُن کی

جلوہ جلوہ ہے حجابِ رُخِ روشن سے عیاں
پردہ پردہ میں ہوئی جاتی ہے شہرت اُن کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سخت جانوں پہ کرے رحم نزاکت تیری
تیغ چل جائے تو کٹ جائے مصیبت ان کی

ہم ہیں رنجور کہ دنیا سے پُر ارمان اُٹھے
وہ ہیں مسرور کہ پوری ہوئی حسرت اُن کی

حسن پردے میں نہ ٹھہرے تو وہ بے جرم رہیں
ہم ہوں مجرم نہ چھپے دل میں جو اُلفت اُن کی

نخوتِ حسن و خود آرائی و بے پروائی
وہ کریں جور کسی پر تو عنایت اُن کی

برق جلوہ طلب دید کی آنکھیں پھوٹیں
آنکھ اُٹھا کر بھی اگر دیکھی ہو صورت اُن کی

چشمِ عاشق میں پھریں وہ یہ نہ نکلے دل سے
شرم گیں ان سے کہیں بڑھ کے ہے حسرت اُن کی

اُن کے دیدار کے ارمان کو بھی بھول گیا
مجھے حیرت یہ ہوئی دیکھ کے صورت اُن کی

چھپ کے پردہ میں دکھائے شبِ تاریک فراق
اُف یہ اندھیر کرے چاند سی صورت اُن کی

تمہیں غیروں سے تعلق نہیں بالکل سچ ہے
اسی باعث سے تو ہوتی ہے حمایت اُن کی

عمر روتے ہی کٹی جان پہ کھیلے ہی بنی
ہم ہنسی کھیل سمجھتے تھے محبت اُن کی

ہم خوشی اُن کی کریں جب بھی طبیعت نہ ملے
یوں بھی ہم خوش ہیں خوشی اُن کی طبیعت اُن کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کیا کہیں حالتِ دل تم سے مریضانِ فراق
سانس لینے سے بگڑتی ہے طبیعت اُن کی

قتلِ عشاق میں تاخیر نہ کر اے قاتل
منتظر حور ہے مشتاق ہے جنت اُن کی

گھل گئے حسرتِ دیدار میں مشتاقِ لقا
دیکھتے دیکھتے کیا ہو گئی صورت اُن کی

اے خدا آئینۂ دل کے ہوں لاکھوں ٹکڑے
اور ہر ٹکڑے میں ہو چاندسی صورت اُن کی

ناتوانِ غمِ فرقت کی لحد پر ہو جائیں
دے اجازت جو کبھی ان کو نزاکت اُن کی

خیر ہے حضرتِ دل آپ یہ کیا کرتے ہیں
بندہ پرور یہ محبت ہے محبت اُن کی

جب کہا اُن سے کہ مرتے ہیں مریضانِ فراق
بولے منہ پھیر کے ہم کیا کریں قسمت اُن کی

اے حسنؔ کہتی ہے عشاق کی ناکامیِ بخت
جان کے ساتھ بھی نکلے گی نہ حسرت اُن کی

اے حسنؔ حضرتِ ناطق کو خدا خوش رکھے
قابلِ قدر ہے بے لوث محبت اُن کی

ہمیں کر گئی قتل فرقت کسی کی ❁ پھری شکل خنجر طبیعت کسی کی
کہاں تک کرے ضبط فریاد کوئی ❁ بس اب ہوش میں آئے غفلت کسی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عجب برق جلوہ نے صورت دکھائی ❁ کسی نے بھی دیکھی نہ صورت کسی کی
گوارا نہیں ایک دم کی جدائی ❁ مگر مجھ پہ عاشق ہے فرقت کسی کی
لگائے کوئی ہاتھ کیا تاب و طاقت ❁ بہت زور پر ہے نزاکت کسی کی
یہاں سانس اُکھڑا ہوا بے کسی میں ❁ جمی ہے وہاں بزمِ عشرت کسی کی
نزاکت نے خنجر کو چلنے سے روکا ❁ یہ کٹنے نہ دے گی مصیبت کسی کی
کوئی صورت آئینہ میں دیکھتا ہے ❁ اور آئینہ تکتا ہے صورت کسی کی
مقدر پھرے دن پھریں وہ پھر آئیں ❁ اگر ہو نہ برگشتہ قسمت کسی کی
بنانے لگا پھر کوئی اپنے گیسو ❁ بگڑنے لگی پھر طبیعت کسی کی
نہ آیا نہ آئے گا وعدہ پہ کوئی ❁ نہ نکلی نہ نکلے گی حسرت کسی کی
غضب ہے کہ دل چھین کر کوئی چل دے ❁ کوئی تکتا رہ جائے صورت کسی کی
وہ پردہ اٹھا بے خودی تیرے صدقے ❁ ذرا دیکھ لینے دے صورت کسی کی
پتا بھی نہ پایا یہ کھوئے گئے ہم ❁ رہے رہتی دنیا تک اُلفت کسی کی
غضب ہے کوئی دیکھنے کو کب آیا ❁ کہ دیکھی نہیں جاتی حالت کسی کی
محبت کے پامال کیا سستے چھوٹے ❁ جنازہ کسی کا نہ تربت کسی کی
لہو ہو کے نکلے کہ دم بن کے نکلے ❁ مگر دل سے اب نکلے حسرت کسی کی
غمِ ہجر میں موت سے ہو گی صحبت ❁ سنبھالے سے سنبھلے گی حالت کسی کی
نہیں وصل کی شب یہ دن قتل کا ہے ❁ کرے رحم اب تو نزاکت کسی کی
کبھی ٹیس ہوتی کبھی درد رہتا ❁ نہ ہوتی مگر دل میں اُلفت کسی کی
یہی کہتی ہے حیرتِ چشمِ بسمل ❁ کہ آنکھوں سے اوجھل ہے صورت کسی کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کوئی خواہشِ دید میں جاں بلب ہے ❁ نہیں دیکھتا کوئی حالت کسی کی
نہ سویا نہ سوئے گا پہلو میں کوئی ❁ نہ جاگی نہ جاگے گی قسمت کسی کی
مرے یا جیے کوئی اُن کی بلا سے
حسنؔ کیوں کریں وہ عیادت کسی کی

وہ راتیں کیا ہوئیں وہ دن اللہ کیا ہوئے
مدت گزر گئی ہمیں اُن سے جدا ہوئے

مجرم بنے اسیر ہوئے مبتلا ہوئے
تقدیر کا لکھا تھا کہ تم پر فدا ہوئے

سودائے زلف مول لیا مبتلا ہوئے
ہم خود گرہ کٹا کر اسیرِ بلا ہوئے

جب اُن کے پائے ناز سے مل کر جدا ہوئے
میری طرح سے خاک بسر نقشِ پا ہوئے

بوسہ اگر لیا تو غضب کون سا کیا
کچھ بات بھی تھی جس پہ تم اتنے خفا ہوئے

ایسا ہی رُوٹھنا ہے تو اللہ کی پناہ
اس بات پر خفا ہیں کہ تم کیوں فدا ہوئے

پھر یادِ زُلفِ یار نے کی دل میں گدگدی
اب کوئی مانتا ہے یہ بے مبتلا ہوئے

اچھا کیا جو میں نے عدو کو بُرا کہا
تم کو تو واسطہ نہیں تم کیوں خفا ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پھر اچھی شکل حضرتِ دل کو پسند ہے
یہ اب پھنسے کہیں نہ کہیں اب فدا ہوئے

وقفِ خرامِ ناز یہی خاکسار ہیں
ان کی گلی میں ہم ہوئے یا نقشِ پا ہوئے

مجھ کو تمہارے ظلم پہ بھی پیار آگیا
میں نے جو تم کو پیار کیا تم خفا ہوئے

وہ جلوہ گاہِ ناز سے تشریف لے گئے
کس وقت ہائے ہوش ہمارے بجا ہوئے

دل کو جدا ہوئے تو زمانہ گزر گیا
لیکن وہ میرے دل سے نہ دم بھر جدا ہوئے

صدقے جنابِ عشق کے دل شاد کر دیا
وہ جب خفا ہوئے تو ہمیں سے خفا ہوئے

گر خود نما ہیں آپ تو وجہِ حجاب کیا
منظور تھا حجاب تو کیوں خود نما ہوئے

عالم پسند حسن کی کیا خوب قدر کی
پردہ میں بیٹھنے کے لیے خوش اَدا ہوئے

ترچھی نگاہیں غیر کی جانب غضب ہوا
تیر اُن کے اور ہوش ہمارے بجا ہوئے

جوبن اُبھار پر ہے اُمنگیں بہار پر
اے شوقِ دید صبر وہ اب خود نما ہوئے

کم بخت جان تو نہ گئی جسمِ زار سے
پہلو سے دل، وہ میری بغل سے جدا ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس بات پر خفا ہیں یہ وجہِ عتاب ہے
کیوں تم نے ہم کو پیار کیا کیوں فدا ہوئے

وہ کہتے ہیں جفائیں نہ اُٹھیں تو مر گئے
لیجیے خدا کی شان ہمیں بے وفا ہوئے

اچھا کرم کیا کہ ہمیں ذبح کر گئے
دم بھر میں شکلِ تیغ ملے اور جدا ہوئے

پردہ اٹھا تو گر گئیں آنکھوں پہ بجلیاں
یوں خود نما ہوئے تو وہ کیا خود نما ہوئے

رنگیں مزاج ہیں یہ ترے بسملوں کے دل
زخموں سے باغ تھے جو پسے تو حنا ہوئے

فریاد و اِضطراب ابھی سے جنابِ دل
کے دن ہوئے ہیں آج تمہیں مبتلا ہوئے

تکلیفِ دل دہی وہ اٹھائیں محال ہے
دل کش بنا جمال تو خود دل رُبا ہوئے

دل کی طرح زباں بھی کیا اُن کے بس میں تھی
شکوہ کیا تو شکر کے مضموں ادا ہوئے

کھلتے نہیں نصیب اَسیرانِ عشق کے
قسمت کے پیچ آپ کے بند قبا ہوئے

اتنا بچاؤ بادۂ اُلفت سے اے حسنؔ
دنیا میں آپ ہی تو نئے پارسا ہوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سوے درِ حبیب جو ہم ناتواں چلے ❁ بولی یہ نا رَسائیِ قسمت کہاں چلے
مشتاقِ لطفِ قتل جو ہم خستہ جاں چلے ❁ مقتل سے پیشوائی کو تیر و سناں چلے
اُف اُلفتِ رقیب کہ پہلو بدلنے پر ❁ گھبرا کے پوچھتے ہیں ابھی سے کہاں چلے
پہلو میں آ کے بیٹھے تو بیٹھے وہ شکلِ تیر ❁ اُٹھ کر چلے تو صورتِ تیغِ رَواں چلے
لو وہ تمہارے قول کے سچے جنابِ دل ❁ سنتے ہیں آج غیر کے گھر میہماں چلے
اُن کے قدم سے چھوٹ کے کہتے ہیں نقشِ پا ❁ ہم کو ملا کے خاک میں اب تم کہاں چلے
لے بیٹھے ہاتھ اگر کبھی خنجر اُٹھا لیا ❁ اس نازکی پر آپ پئے امتحاں چلے
امکانِ جذب میں نہیں تقدیر کا علاج ❁ وہ مہربان آئے تھے نا مہرباں چلے
محرومیِ وصال ہے بعد وصال بھی ❁ اُٹھ کر وہ میری خاک سے دامن فشاں چلے
اے بے خودی بتا کہ ارادے کدھر کے ہیں ❁ ہم کیا کہیں اگر کوئی پوچھے کہاں چلے
دردِ فراق دل میں اٹھا تم جہاں اٹھے ❁ صبر و خرد روانہ ہوئے تم جہاں چلے
دیوانگانِ عشق کی تقصیر ہو معاف ❁ ناصح کسی کا ہاتھ کسی کی زباں چلے
یہ فصلِ گل، یہ اَبر، درِ میکدہ قریب ❁ ایسے میں آپ حضرتِ زاہد کہاں چلے
ابرو کی اک اَدا سے ہوں ٹکڑے دل و جگر ❁ تیرا جل سے بڑھ کے یہ ظالم کماں چلے
جاتا ہوا قرار رکا جب ٹھہر گئے ❁ آئے حواس جاتے رہے وہ جہاں چلے
وہ اور تو نہیں جو کریں پاسِ دوستی ❁ میں غیر تو نہیں کہ وہ پوچھیں کہاں چلے
عشق اے دل اور اُس بتِ نا آشنا کا عشق ❁ کم بخت تیرے ہاتھ سے دونوں جہاں چلے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے دن کی بات ہے کہ نکالے گئے تھے آپ ❁ افسوس آج حضرتِ دل پھر وہاں چلے
یوں دل میں چپکے بیٹھنے کا کچھ مزا نہیں ❁ رَگ رَگ میں خون ہو کے یہ دردِ نہاں چلے
تیر اَدا گئے ترے کوچے سے زخمِ دل ❁ اتنا بھی پھوٹے منہ سے نہ نکلا کہاں چلے
کہہ دیکھیے حسنؔ کی عیادت کے واسطے
مجھ کو نہیں یقین کہ وہ بدگماں چلے

نہ اُن کو خبر ہے نہ دل کو خبر ہے
جدائی میں آفت مری جان پر ہے

عیاں ذرّہ ذرّہ سے نورِ قمر ہے
الٰہی یہ کس چاند کی رہ گزر ہے

عجب چیز ظالم کا تیرِ نظر ہے
کلیجہ کا دل ہے تو دل کا جگر ہے

لہو سے مری آنکھ فرقت میں تر ہے
خدا جانے کیا اُن کو مدنظر ہے

میرا حال قصداً وہ بھولے ہوئے ہیں
وہ بھولے نہیں ہیں اُنھیں سب خبر ہے

جگہ مجھ کو ملتی نہیں اُس کے گھر میں
مرے دل میں جس دشمن جاں کا گھر ہے

میں فرقت میں مضطر وہ جاگے ہیں شب بھر
کہیں دردِ دل ہے کہیں دردِ سر ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

معاف اے معالج نہ کر چارہ سازی
کہ دردِ محبت سے تو بے خبر ہے

وہ گھبرا کے بے پردہ نکلے ہیں گھر سے
یہ کس بے اَدب کی کشش کا اَثر ہے

فلک کے ستائے ہوؤں کو ستانا
ستم گر تجھے کچھ خدا کا بھی ڈر ہے

قیامت ہے دل چسپیِ دارِ فانی
سفر کا وطن ہے وطن کا سفر ہے

مجھے حال کہتے ہی نفرت سے روکا
میں سب سن چکا ہوں مجھے سب خبر ہے

ترے ظلم یوں غیر اٹھائے تو جانوں
ستم گر یہ میرے ہی دل کا جگر ہے

کرم کا ستم دشمنِ بے خطا پر
ستم کا کرم مجھ گنہ گار پر ہے

مجھے اُن کی نفرت پر اُن سے محبت
اُنھیں میری اُلفت پہ مجھ سے حذر ہے

خبر کچھ نہیں عشق و اُلفت میں مجھ کو
اگر کچھ خبر ہے تو اتنی خبر ہے

شبِ وعدہ وہ اور تشریف لائیں
خیال آپ کا حضرتِ دل کدھر ہے

مری بے کسی اُس طرف تو ہے یا میں
دلِ بے وفا کیا زمانہ اُدھر ہے

کیا جس نے روگی دیا درد جس نے
مقدر کی خوبی وہی چارہ گر ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ آنکھ آنکھ جس آنکھ میں تیرے جلوے
وہ دل دل ہے جس دل میں تیرا گزر ہے

کہاں تک ہوں طولِ شبِ غم کے قصے
کروں مختصر یوں کہ آٹھوں پہر ہے

جدائی میں کیا حالِ دل پوچھتے ہو
یہ پوچھو کہ میری بھی مجھ کو خبر ہے

لیا میں نے بوسہ تو رُوٹھو نہ مجھ سے
خطا ہو ہی جاتی ہے بندہ بشر ہے

مجھے کیوں وہ پوچھیں گے غیروں کے ہوتے
جگر پھر جگر ہے دگر پھر دگر ہے

تمہاری اَدا پر نہ کیوں جان دوں میں
مری زندگانی اسی موت پر ہے

مرا دل وہ غصہ میں دے تو گئے ہیں
مگر اُن کے دل سے خدا ہی خبر ہے

جو بے پردہ ہو جائے اُن کی تجلی
کرے مہر سجدے قمر تو قمر ہے

یہ پیشِ عدو اُن سے کہنا پیامی
کہیں وعدہ کر آئے تھے کچھ خبر ہے

مرے ہجر کی شب ہے روزِ قیامت
اور اس شب کی شامِ مصیبت سحر ہے

یہ کہتی ہے جوبن سے شوخی کسی کی
چھپیں تیرے دشمن تجھے کس کا ڈر ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ستم کر کے یوں خوش ہے ظالم کہ گویا
بڑی مہربانی مرے حال پر ہے

ہواؤں پہ جوبن گھٹاؤں پہ جوبن
بہاریں امنگوں پہ ساقی کدھر ہے

خدا دے حسنؔ تجھ کو چشمِ بصیرت
یہ دردِ محبت نہیں چارہ گر ہے

برسی پھوہار رنگ کھلے دل نکھر گئے
آئی بہار پھول کھلے جام بھر گئے

دم لینے کے لیے بھی جو دل میں ٹھہر گئے
تیر اُس نگاہِ ناز کے دم لے ہی کر گئے

افسردہ دل قفس کے رِہا ہو کے کیا کریں
جو دن بہار کے تھے خزاں میں گزر گئے

حسنِ ملیح چارۂ مجروح غم ہوا
زخموں میں بھر دیا وہ نمک زخم بھر گئے

وہ بحرِ حسن تم کو مبارک جنابِ دل
بیڑا مرا ڈبو گئے خود پار اُتر گئے

ہر دل فگار لائقِ تیغِ اَدا نہیں
مژدہ اُنھیں جو عشق کے مجرم ٹھہر گئے

ناصح کی بات اب کوئی سمجھے تو کس طرح
ہوش و خرد تو دل سے بھی کچھ پیشتر گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتی ہیں بے خودوں میں کسی کی تجلیاں
دیکھے تو کوئی دیکھنے والے کدھر گئے

اُلفت جنابِ دل لبِ قاتل سے خیر ہے
حضرت یقین جانیے بے موت مر گئے

زاہد شرابِ عشق دکھا دے گی سیرِ عرش
دو گھونٹ بھی جو حلق سے نیچے اُتر گئے

اے تیغِ عشق تو ہے شہیدوں کی زندگی
موت اُن کی ہے جو دیکھتے ہی تجھ کو مر گئے

ان بے قراریوں میں وہ کیا چین پائیں گے
ارمان کس اُمید پہ دل میں ٹھہر گئے

وہ جلوہ گاہ میں ہیں کوئی ہم کو ڈھونڈھ لائے
اللہ جانے آپ سے جا کر کدھر گئے

نام و نشاں مٹا گئے ناکام عشق میں
وہ کام کر گئے کہ بڑا نام کر گئے

دوہرے اَلم ہیں صبحِ شبِ وصل اے حسنؔ
کس کو یقین ہے کہ وہ اپنے ہی گھر گئے

وعدہ کی رات وہ اِدھر آئے اُدھر گئے
ایسا کرم کیا کہ ہمیں ذبح کر گئے

مشتاقِ وصل مر نہیں چکتے کسی طرح
اچھے رہے جو ہجر سے پہلے ہی مر گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مجھ سے تو آپ کہتے ہیں میں کس طرح کہوں
تم جانو گے جو آج سے دشمن کے گھر گئے

میں جانتا تھا میری ہی اُلفت کی حد نہیں
لیکن تمہارے ظلم بھی حد سے گزر گئے

موت اُن کے واسطے ہے نہ وہ موت کے لیے
جو خوش نصیب نام ترا لے کے مر گئے

میں جانتا ہوں دل پہ جو گزری شبِ فراق
دل جانتا ہے مجھ پہ جو صدمے گزر گئے

دیوانہ تھا جو اُن سے میں کرتا سوالِ وصل
بے بات کے تو وہ مجھے بے تاب کر گئے

یا اس برس میں صبحِ شبِ غم بنی نہیں
یا آج طائرانِ سحر خیز مر گئے

صبر و قرار کو بھی ٹھکانا نہیں کہیں
کم بخت دل میں اس قدر ارمان بھر گئے

اُس بد گمان نے یہ کہا میری لاش پر
اللہ رے فریب کوئی جانے مر گئے

مشتاقِ دید دیدۂ پُر خوں پہ رحم کر
دو دن گزر گئے تو مہینے گزر گئے

کم بخت دل کو اب بھی وہی اِعتبار ہے
وعدہ جب اُن کو یاد دلایا مُکر گئے

چمکا دیا فراق کو لطفِ وصال نے
آرام دے کر اور بھی بے چین کر گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پہنچے ہیں بحرِ عشق کی تہ کو غریق ہی
بیڑے اُنھیں کے ڈوب گئے جو اُتر گئے

اپنا ہی ہے قصور ہمیں تم سے دُور ہیں
تم تو ہمارے ساتھ رہے ہم جدھر گئے

عیش و نشاط غیر مبارک رہے تجھے
ظالم بُرے بھلے مرے دن بھی گزر گئے

حسنِ ملیح ایک جھلک وہ بھی کچھ یوں ہی
جی بھر کے زخم دل میں نمک آج بھر گئے

محرومِ وصل کر کے خوشی سی خوشی ہوئی
ناکام کر گئے تو بڑا کام کر گئے

پائی اُنھیں نے زندگیِ جاوداں حسنؔ
جو زندہ دل کہ مرنے سے پہلے ہی مر گئے

جلوہ گہ میں تو مرے دل کو بہلنے دیجیے
پردے اٹھنے دیجیے جلوے نکلنے دیجیے

تیغ لیجے قتل کیجے کام چلنے دیجیے
بے گناہی کو سفارش پر مچلنے دیجیے

حضرتِ دل خود نمائی رنگ پر خود آئے گی
اٹھتی کونپل کا ذرا جوبن نکلنے دیجیے

مجھ کو دیکھا ہے کن انکھیوں سے تو منہ پھیریں نہ آپ
کوئی ساعت اور ان چھریوں کو چلنے دیجیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حضرتِ زاہد نئی جنت دکھالائیں گے رِند
پھول کھلنے دیجیے چشمے اُبلنے دیجیے

ذبح کرنے کے لیے منہ پھیر کر بیٹھیں نہ آپ
دم نکلتے وقت تو حسرت نکلنے دیجیے

قابلِ تعزیر مے کش ہیں جنابِ محتسب
دَور کی تقصیر کیا ہے دَور چلنے دیجیے

دَورِ وجدِ مے کشاں ہے شیخ صاحب آج تو
ٹوپیوں کے ساتھ پگڑی بھی اُچھلنے دیجیے

حضرتِ دل جلوہ گاہِ یار میں یہ بے خودی
یا نکلیے آپ یا حسرت نکلنے دیجیے

آپ تلووں سے اگر آنکھیں مری ملتے نہیں
اپنے تلووں سے مجھی کو آنکھیں ملنے دیجیے

دفعتہً پردہ اُٹھا کر کر گئے بے خود مجھے
میں یہ کہتا ہی رہا رُکیے سنبھلنے دیجیے

نزع میں کیا پوچھنے بیٹھے ہیں سرکار آرزو
آرزو یہ ہے کہ بس اب دم نکلنے دیجیے

رِند مے کش اور ترک مے کشی زاہد چہ خوش
رُت بدلنے دیجیے موسم بدلنے دیجیے

حضرتِ ناصح نہ رکھیے وقت نالہ منہ پر ہاتھ
اب تو اُس کافر کا پتھر دل پگھلنے دیجیے

عاشقِ دل سوختہ نفرت کے قابل ہے تو پھر
شمع کے آگے پتنگوں کو نہ جلنے دیجیے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اَبر ہے، گلزار ہے، مے ہے، خوشی کا دَور ہے
آج تو ڈوبے ہوئے دل کو اُچھلنے دیجیے

حضرتِ دل وہ خدا حافظ ابھی فرمائیں گے
بزمِ دشمن میں ہمیں پہلو بدلنے دیجیے

ناصحِ مشفق، مرا دل، میرے نالے، آپ کون
دل اگر جلتا ہے نالوں سے تو جلنے دیجیے

آج تو خونِ عدو میں رنگیے تیغِ ناز کو
عید کا دن ہے نئے کپڑے بدلنے دیجیے

وصل کی رَٹ کیوں لگی ہے حضرتِ دل ہجر میں
بندہ پرور ایک آفت کو تو ٹلنے دیجیے

دیکھنی ہے خواہشِ دیدار کی ہمت حسنؔ
اُن کو پردہ سے ذرا باہر نکلنے دیجیے

جان سے جاتے رہیں شوق سے مرنے والے
پر نہ آئیں گے کبھی دل میں گزرنے والے

پھونکتی ہے تجھے اب گرمیِ فرقت اے دل
لے خبردار دمِ سرد کے بھرنے والے

نزع کے وقت بھی آیا نہ گھڑی بھر کے لیے
تجھے کیا یاد کریں گے ترے مرنے والے

جانتے یہ تو نہ دیتے اُنھیں ہم دل کا پتا
ایک دم کو ہیں وہ اُس گھر میں ٹھہرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ٹھوکریں بیٹھتے اُٹھتے تو لگاتا ہے لگا
پر نہیں ہم ترے کوچے سے اُبھرنے والے

عشقِ عشاق نہیں جب تو کہاں حسن کی قدر
یہ دعا کیجیے مرتے رہیں مرنے والے

دلِ سودا زدہ ہشیار کیے دیتے ہیں
سنتے ہیں آج وہ گیسو ہیں سنورنے والے

غیر کہتا ہے مرے سامنے اُن سے سرِ بزم
ہم نے دیکھے نہیں نظروں سے اُترنے والے

آبِ خنجر ہی پلا شربتِ دیدار نہ دے
تشنہ لب جاتے ہیں دنیا سے گزرنے والے

آپ مر جایئے فرقت میں مگر حضرتِ دل
وہ ستم گر نہ کہے گا مرے مرنے والے

کیا وہ دیکھیں گے مرے سوزِ جگر کا عالم
گرمیِ برق سے جو لوگ ہیں ڈرنے والے

یہ کرامت ہے مرے ساقیِ دریا دل میں
سو پیالے ہیں وہ اک شیشے سے بھرنے والے

اُن کی باتوں پہ نہ جانا دلِ ناداں ہرگز
خوبرو اپنے کہے سے ہیں مکرنے والے

کیوں ہو بے فکر حسنؔ خیر مناؤ دل کی
آج لائے ہیں نیا رُوپ سنورنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دُور جانا تھا گئے جی سے گزرنے والے
بے قضا مرنے کو کیوں ٹھہرے ٹھہرنے والے

کچھ پتا ہجر کی طوفانیوں کا پھر نہ ملا
کیسے ڈوبے کہ نہیں اب یہ اُبھرنے والے

گوشۂ قبر میں کیا لطف ملا ہے ان کو
منہ اِدھر بھول کے کرتے نہیں مرنے والے

کیسی سنسان سرائے ہیں اُداسی چھائی
کر گئے کوچ کدھر ان میں اُترنے والے

دیر سے چپ ہیں، مرا دل ہے دھڑکتا یارب
سوئے سکھ نیند ہوں یہ بات نہ کرنے والے

روندیے پاؤں سے جب بھی نہیں لیتے کروٹ
کیا ہوئے ہاتھ لگانے پہ بپھرنے والے

جامہ و جسم میں کیوں خاک اٹا رکھی ہے
دھوپ ڈھلتی ہے نہا دھو لیں نکھرنے والے

مردنی چھائی ہے آئینہ پہ شانہ صد چاک
اتنے کیوں بگڑے ہیں بن بن کے سنورنے والے

جانے والوں کو تو جانا تھا گئے اپنی راہ
پاؤں کیوں توڑ کے بیٹھے یہ ٹھہرنے والے

نہ ہوئے خیر خبر کے بھی روادار کبھی
ایسے رُوٹھے مرے اللہ گزرنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نقشِ پا زہر اَجل کے شہدا کا بھی ملا
او ہرن سبزۂ فردوس کے چرنے والے

پتیاں جن کی ہیں یوں خاک پہ پامال وخراب
اے صبا کیا ہوئے وہ پھول نکھرنے والے

اے حسنؔ دیکھ تو کیسا یہ زمانہ پلٹا
چڑھ گئے سر پہ نگاہوں سے اُترنے والے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

{یہ غزل شوکت بخاری کی طرز پر ہے}

چلیں ایسی ہوائیں دامنِ شمشیر قاتل کی
کہ موجیں لے رہی ہیں آج نہریں خونِ بسمل کی

بنی ہے جوشِ حیرت سے عجب گت اہلِ محفل کی
مگر تیری ستاری میں ہے کوڑی چشمِ بسمل کی

بہت تفریح دیتی ہیں ہوائیں آہِ بسمل کی
کھلی جاتی ہیں کلیاں دامنِ شمشیر قاتل کی

زمانے میں کوئی پہچان تو ہو قبرِ بسمل کی
چڑھے چادر مری تربت پہ خونِ حسرتِ دل کی

تمہاری تیغ کی دریا دلی کا کیا کنارا ہے
اسی اک موج سے نکلی ہیں نہریں خونِ بسمل کی

اثر ہو خاک پتھر اُن بتوں پر آہ و نالے کا
خیالِ زُلف نے کھینچی ہیں مشکیں جذبۂ دل کی

جے چھینٹوں سے دامانِ نظر پر صحبتِ رنگیں
بھرے پچکاریاں ہولی میں گردہ رنگِ محفل کی

الٰہی کچھ تو آنسو حسرتِ بسمل کے پچھ جائیں
بندھے آنکھوں پہ پٹی دامنِ شمشیر قاتل کی

حیا آئی ہے اے قاتل نگاہِ حسرتِ آگیں سے
عروسِ تیغ نے اوڑھی ہے چادر خونِ بسمل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اُترتا ہی نہیں شاخِ تمنا سے ثمر کوئی
چڑھی ہیں نخل حسرت پر مگر بیلیں سلاسل کی

جبینِ خطِ غم کی لوح پر زندانِ فرقت میں
بھروں شنجرفِ خونِ دل سے میں بیلیں سلاسل کی

بہت کلیاں تمنا کی بہت اُمید کے غنچے
بھریں گے آج جھولی دامنِ شمشیر قاتل کی

ترے کوچہ سے پھر کر عقل ہے کچھ ایسے چکر میں
کہ اپنے نقشِ پا سے پوچھتا ہوں راہ منزل کی

عجب کیا عقد ہائے غنچہ اُمید کھل جائیں
اگر قلمیں چڑھا دوں نخلِ حسرت پر انا مل کی

تصور گرم جوشی کے ہیں عہد سرمہری میں
جلائے دیتی ہے جاڑوں میں گرمی تیری محفل کی

نگاہیں نیم جانوں کی پڑی ہیں جلوۂ رخ پر
جمے گی آئینہ خانہ میں صحبت رقصِ بسمل کی

بٹھائے دیتی ہیں مایوسیاں دل اہلِ اُلفت کے
ترے کوچے میں ہر ہر گام پر سختی ہے منزل کی

دلِ مجروح پر پیہم لگائے زخم قاتل نے
ہمیں کچھ جانتے ہیں لذتیں تحصیل حاصل کی

اُنھیں جھوٹوں لکھوں مرتا ہے عاشق اور وہ سچ جانیں
عجب تقدیر پلٹی ہے جبین خط باطل کی

زبانِ حالِ بسمل سے سنا افسانۂ حسرت
جھکی پڑتی ہیں آنکھیں جوہر شمشیر قاتل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بھرے گا آج اپنی مانگ میں سیندور وہ گلرو
اُٹھے گی کوچۂ گیسو سے مہندی خونِ بسمل کی

غضب ہے یوں اُلجھ کر رہ گئے ایسے رَسا نالے
پڑی ہیں خانۂ زنداں میں کیا کڑیاں سلاسل کی

رِہائی کیوں نہیں ملتی حسنؔ دریائے فرقت سے
تکی ہیں موج کے دامن میں کیا بیلیں سلاسل کی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

{یہ سہرا شادی کنخدائی برادر بجان برابر مولوی محمد رضا خان سلمہ اللہ تعالیٰ کی تقریب میں کہا گیا}

واہ کیا خوب سجا نوشہ کے سر پر سہرا ❁ ہے مجھے تارِ رگِ جاں کے برابر سہرا
دیکھیں پھولوں کا جو نوشاہ کے سر پر سہرا ❁ بلبلیں گاتی ہوئی آئیں نہ کیوں کر سہرا
گندھنے سے پہلے ہی سب پھول ہنسے دیتے ہیں ❁ آج پھولا نہ سمائے گا مقرر سہرا
چاند سے مکھڑے نے چمکائی ہے اس کی تقدیر ❁ عقد پرویں کو خجل کر دے نہ کیوں کر سہرا
تیرے دیدار کی مشتاق ہے چشم اختر ❁ دیکھ لے سوئے فلک منہ سے ہٹا کر سہرا
جلوہ گر سامنے آئینہ رُخ ہے ہر دم ❁ آج ہے اپنے نصیبے کا سکندر سہرا
ہے اسے عارض رنگیں کی نچھاور لینی ❁ فصل گل لائی ہے پھولوں کا سجا کر سہرا
بارشِ نور برابر ہے ترے چہرے پر ❁ یعنی اک اور بھی ہے سہرے کے اوپر سہرا
سانپ دشمن کے کلیجہ پہ نہ کیوں کر لوٹیں ❁ دیکھ کر باندھے ہوئے نوشہ کے سر پر سہرا
رشتۂ عمر ہو یا رب مرے نوشہ کا دراز ❁ عرض کرتا ہے یہی سر کو جھکا کر سہرا
تیرے اَعدا کو رہے ذلت و زحمت حاصل ❁ فتح و نصرت کا ہمیشہ ہو ترے سر سہرا
تیرے دشمن کو ہو شادی میں بھی جلنا حاصل ❁ چھوڑیں بارود کا بدخواہ کے منہ پر سہرا

اے حسنؔ خوبیِ قسمت سے یہ دن ملتا ہے
کہ کہے اپنے برادر کا برادر سہرا

{تمام شد}

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تواریخ طبع دیوان (ثمرِ فصاحت)

تاریخ جناب منشی شریف خان صاحب آزادؔ مہتمم جلوۂ یار میرٹھ

سنائے کلکِ مقطوع اللّسان کیا
حسنؔ سے شاعر خوش گو کی مدحت

رہا راضی رضاے حق میں تا زیست
رضا ہی کے لقب سے پائی شہرت

اب اس مرحوم کا چھپتا ہے دیواں
زمانے میں ہو خوب اس کی اشاعت

ہے یہ وہ جلوہ گاہِ حسنِ خوباں
کہ ہے ہر ماہ رُو کی اس میں صورت

فصاحت میں جو ہے ہم رنگ مومنؔ
نظر آتی ہے غالبؔ کی بلاغت

کہاں کی فکر سالِ طبعِ آزاد
'چلو دیکھو خیابانِ فصاحت'

۱۳ ھ ۲۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

:- دیگر فارسی :-

زہے فکر حسنؔ صد آفرنیش
کہ ہر شعر ورا جانِ حزین است

کنوں دیوان او آں طبع گردید
چو رونق بخش بزم شائقین است

سر بیتش ادا ابرو کماں را
کہ ہر مصرع خدنگ دل نشین است

بیان ہر دو مصرع فرقِ دل جو
سطورش کاکلانِ نازنین است

بہر نقطیکہ یا بد حسن خوباں
دوائر چشم جانِ ناظرین است

کلام اے دل چنیں شیریں ترش زد
نمایاں صاف کیف انگبین است

چہ اوصاف حسنؔ آزاد گویم
ہمیں خاقانی و بے دل ہمیں است

قلم را بر زبان ایں سال طبعش
'ہمیں دیوان مرات عاشقین است'

۱۰۰ + ۱۸۰۹ــــ۱۹۰۹ء

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ جناب علی احسن میاں صاحب معروف بہ شاہ میاں
المتخلص احسنؔ سجادہ نشیں چھوٹی سرکار مارہرہ شریف

الٰہی حی و قایم ایک تیری ذات ہے ورنہ
یہ کیا موہوم ہستی ہے یہ کیا دنیائے فانی ہے

یہ دنیا جس کی ہستی پر ہمیں غرّہ ہے کیا کیا کچھ
یہ عالم جس میں حاصل ہم کو فخر زندگانی ہے

حقیقت اس کو گویا سیمیا کی سی نمائش ہے
یہاں جو شکل پیدا ہوتی ہے وہ آنی جانی ہے

ابھی یہ بات ہے کل کی کہ تھے زندہ حسنؔ ہم میں
مگر دیکھو تو کیا آج انقلابِ آسمانی ہے

کہ وہ شہرِ خموشاں میں ہیں باتیں رہ گئیں ان کی
انہیں باتوں کو حاصل اب حیاتِ جاودانی ہے

وہ باتیں سر بسر گویا سخن سنجوں کی باتیں ہیں
کہ جن میں عاشقانہ رنگ کی شیریں زبانی ہے

انہیں باتوں سے باتوں بات میں اک بن گیا دیواں
کہ جس کی ہر غزل سرمایہ دار خوش بیانی ہے

یہ غزلیں ہیں کہ باتیں ہیں بہم معشوق و عاشق کی
یہ نظمیں ہیں کہ دریائے مضامیں کی روانی ہے

اسی دیوان کے چھپنے کی یہ تاریخ ہے احسنؔ
حسنؔ سے پاک شاعر کی یہ دیواں اب نشانی ہے

۱۳ ھ ۲۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ جناب منشی محمد حسن صاحب آثر بدایونی تلمیذ حضرت مصنف

گلستان عالم میں آئی بہار ❁ شگفتہ ہوئے پھول چہکے ہزار
بڑھا جوشِ تازہ ہوئے داغِ غم ❁ عنادل کے دل بن گئے لالہ زار
چمن میں وہ پھولوں کا جوشِ نمو ❁ پیادہ بھی سب آج کل ہیں سوار
بڑھی وحشتِ دل گھٹی تابِ ضبط ❁ بنے شہر بُن گھر بنے کوہسار
گھٹا آئی بڑھ کر چمن کی طرف ❁ ہوئے خوابِ مستی میں سب بادہ خوار
جہاں سے یہاں تک کدورت مٹی ❁ کہ صیقل بنا آئینے کو غبار
حسینوں کے عالم کا کیا ہو بیاں ❁ قیامت کا جوبن غضب کا نکھار
خدا ساز رنگ جوانی و حسن ❁ پھر اس پر بناوٹ سجاوٹ سنگھار
جلائیں گے عالم کو یہ شعلہ رو ❁ ہوا کھانے جاتے ہیں ہو کر سوار
جو گھبرا اٹھے گرمیِ حسن سے ❁ ٹہلنے چلے ہیں لب جوئے بار
یہ موسم یہ رنگ زمانہ یہ جوش ❁ نکلتا ہے پردے سے اک گلعذار
عجب دلربا عشوہ گر شوخ و شنگ ❁ پریوش حسیں نوجواں طرح دار
ادا اس کی غارت گرِ عقل و ہوش ❁ نگہ اس کی مستی میں بھی ہوشیار
ادا دلربا دل ادا پر فدا ❁ سخن جاں فزا جاں سخن پر نثار
وہ محبوبِ عالم وہ مقبولِ خلق ❁ نہیں جس کے عشاق کا کچھ شمار
بتاؤں وہ ہے کون کس کا ہے ذکر ❁ کروں میں اب اس بھید کو آشکار

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہ دیوان ہے میرے اُستاد کا ❁ بہت جس کے چھپنے کا تھا انتظار
وہ چھپ کر نکلتا ہے مطبع سے آج ❁ خبردار ہشیار جادو نگار
پڑھیں اس کو دیکھیں اُٹھائیں مزے ❁ اگر جان صدقے تو ہو دل نثار
آثر میرے دل نے کہا بہر سال ❁ دل افزا کلام حسن چار بار
۱۳۲۸ھ ۔۔۔ ۴+۱۳۳

:- دیگر :-

چھپا اے آثر جو کلام حسنؔ ۹۴۱
کھلا ہے زمانہ میں زیبا چمن ۳۸۷
۱۳۲۸ھ

:- دیگر :-

وہ بے عیب با پایہ دیوان ہے ۲۱۲
کسی کو نہیں اس میں جائے سخن ۱۱۱۶
۱۳۲۸ھ
مصنف جناب حسنؔ سا ادیب ۵۱۲
فصیحِ جہاں اُستاد زمن ۸۱۶
۱۳۲۸ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وہی ہے بجا جو کہ فرما دیا ۴۰۷
سند کی ہے یہ شاعری اہل فن ۹۲۱
۱۳۲۸ھ

زباں صاف و شیریں ہے اچھا بیاں ۸۹۵
کلام حسنؔ ہے کلام حسن ۴۳۳
۱۳۲۸ھ

-: دیگر :-

کس طرف سے آج نکلا مجلس آرا ماہتاب
۱۳۲۸ھ

واہ رے روئے شاہد معنی کی اٹھی ہے نقاب
۱۳۲۸ھ

شاہد طناز دلبر بے عدیل و بے مثال
۱۳۲۸ھ

ہاں ہے لاثانی ادا ہاں اس کی باتیں لاجواب
۱۳۲۸ھ

خوش ادا بھی کون کہیے جس کو دیوان حسنؔ
۱۳۲۸ھ

واہ جی اچھا لکھا جو ہے جہاں میں انتخاب
۱۳۲۸ھ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس کے کچھ اوصاف روشن گن سکیں ممکن نہیں

۱۳۲۸ھ

ہیں نوادر اس میں بے حد خوبیاں ہیں بے حساب

۱۳۲۸ھ

او آثر استاد کا دیواں چھپا کہہ یا وہاب
زندگی دنیا میں ہو دایم زمانہ فیض یاب

۱۳۲۸ھ

تاریخ جناب نور محمد صاحب انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی تلمیذ حضرت مولانا حکیم نظامی صاحب مدظلہ السامی

واہ کیا اچھا چھپا دیوانِ مولانا حسن
یہ فصاحت یہ بلاغت یہ لطافت دیکھنا

پردۂ الفاظ میں ہے شاہد معنی نہاں
ہے مجازی میں عیاں رنگ حقیقت دیکھنا

ہاتف غیبی نے یہ تاریخ اے انور کہی
حُسنِ ابیاتِ حسن ہے اک قیامت دیکھنا

۲۷ ھ ۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

-: دیگر :-

چست بندش صاف معنی شوخ مضموں نیک فکر
کیوں نہ ہو پھر خوبیوں میں ایک دیوان حسنؔ

مصرعۂ تاریخ انورؔ طبع دیواں کا لکھو
چھپ کے دیوانِ حسنؔ کیا کیا بڑھا حسن سخن

۱۳ ھ ۲۷

تاریخ جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجملؔ چشتی نظامی فخری جلال پوری نزیل بمبئی

بھرا ہے حسن دیوانِ حسنؔ میں
غضب کی ہر غزل میں سادگی ہے

متانت میں قیامت کی ہے شوخی
زباں پاکیزہ بندش چلبلی ہے

ہے دوہرا لطف اندازِ بیاں میں
بلاغت میں فصاحت وہ بھری ہے

مجازی رنگ میں رمزِ حقیقت
کمالِ ظاہری و باطنی ہے

وہ دیکھیں شاہدِ معنی کا جلوہ
جنہیں چشمِ بصیرت حق نے دی ہے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں ظاہر میں تو شعرِ عاشقانہ
مگر باطن میں مطلب اور ہی ہے

تجمّل ایک نامی مہرباں کی
پئے تاریخ فرمائش ہوئی ہے

سکوت اچھا نہیں ہے بے تأمل
مناسب مجھ کو کہہ دینا یہی ہے

مضامیں ہیں امیر نامور کے
زباں اس میں جنابِ داغ کی ہے

۲۷ ھ ۱۳

تاریخ جناب منشی سید تہور علی صاحب تہور تلمیذ مصنف

بولے سب دیواں حسن کا دیکھ کر
بے بہا ہے یہ حسن کی یادگار
یہ تہور نے کہے ہیں سالِ طبع
خوش ادا ہے یہ حسن کی یادگار

۲۶ ھ ۱۳

تاریخ جناب فضائل نصاب مولوی قاضی حافظ حاجی محمد خلیل الدین صاحب حافظ رئیس پیلی بھیت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کلامِ مجازِ جنابِ حسنؔ
وحید زمانہ فرید زمن
چھپا جب تو حافظؔ نے مصرع کہا
چھپا عاشقانہ ترانہ حسنؔ
۱۳ ھ ۲۷

تاریخ جناب سید محمود علی صاحب عاشقؔ و حمدؔ بریلوی تلمیذ مصنف

چلبلے شعر پھڑکتی تقریر
جیسے معشوق کوئی شوخ و شریر
طبع دیوانِ حسنؔ کے ہیں یہ سال
کھنچ گئی حُسن کی دل کش تصویر
۱۳ ھ ۲۶

:- دیگر :-

واہ تصنیف حسنؔ کیا بات ہے
تُو نے صورت شاعری کی کھینچ دی
حسنِ بندش کی صفا وہ دل کشا
بند ہو جس طرح شیشے میں پری
اس کے ہر ہر بیت میں اک بات ہے
اس کی ہر ہر بات ہے شوخی بھری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جان دیں کیوں کر نہ اس پر اہلِ عشق
ہے ادا اس کی نکیلی چلبلی

حرف حرف اس کا ہے اک تلوارِ تیز
لفظ لفظ اس کا ہے اک چلتی چُھری

شاعروں کا دل نہ ہو کیوں کر فدا
شاعروں کی ہے اسی سے زندگی

ہر مسلسل شعر زلفِ حور ہے
ہر غزل میں حسنِ مضموں سے پُری

فقرے فقرے سے فصاحت ہے عیاں
جملے جملے میں بلاغت ہے بھری

نقطہ نقطہ گوہرِ شہوار ہے
کلمہ کلمہ ہے جواہر کی لڑی

کہنے کو یہ فیض سب ہیں داغؔ کے
پر طبیعت ہی غضب کی پائی تھی

خود نما ہونے کو ہے حسنِ سخن
اور تم نے حمدؔ اتنی دیر کی

پردۂ تاریخ اٹھا کر کہہ بھی دو
طبع کے دو سال ہیں سن لیں سبھی

''دیکھیں واقف کار چشمِ شوق سے''
''ہے یہ مرآتِ جمالِ شاعری''

۲۶ ھ ۱۳

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

:- دیگر :-

میرے اُستاد کا وہ دیواں ہے ❁ ہے ہر اک شعر جس کا برجستہ
دونوں مصرع ہر ایک شعر میں ہیں ❁ شکل ابروئے یار پیوستہ
بندشیں ہیں کہ دامن گل سے ❁ آرزوئے ہزار وابستہ
ہیں مضامیں شگفتہ و تازہ ❁ ہر غزل حسن کا ہے گلدستہ
طبع دیواں کے سال کہہ دو حمؔد ❁ شمع بزم کلامِ شائستہ

۱۳ ھ ۲۶

:- دیگر :-

واہ دیوانِ حسنؔ ہے کہ صنم خانہ ہے
چرچے اُلفت ہی کے ہیں حسن ہی کی باتیں ہیں

ناز و انداز و تکبر کے کرشمے ہیں کہیں
منتیں ہیں کسی جانب سے مداراتیں ہیں

دلِ مشتاق کو حاصل ہے کہیں روزِ وصال
جانِ عشاق پہ فرقت کی کہیں راتیں ہیں

جتنے اشعار ہیں دیوانِ حسنؔ میں اے حمؔد
حسن کو عشق کی سب نذریں ہیں سوغاتیں ہیں

ہے سنِ طبع ہر اک بیت کے اوصاف میں یہ
چاہنے والوں کی معشوقوں سے دو باتیں ہیں

۱۳ ھ ۲۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

:- دیگر :-

سنا ہے چھپتا ہے اب وہ دیواں زمانہ جس کا تھا دل سے خواہاں
جو حسن و الفت کی ہے دل و جاں یہی وہ تصنیف ہے حسنؔ کی

یہی وہ دلکش سخن ہے اے دل کہ جس کو سنتے ہی اہل محفل
تڑپ رہے ہیں مثالِ بسمل خبر نہیں کچھ بھی تن بدن کی

کلام ہے یہ کہ سحر و افسوں غضب کے جادو بھرے ہیں مضموں
کہ ساری محفل ہے مست و مفتوں عجیب حالت ہے انجمن کی

کہیں ہیں سیدھی نظر کے نقشے کہیں ہیں ترچھی نظر کے شکوے
کہیں مرقع ہے سادگی کا کہیں ہے تصویر بانکپن کی

کہیں نزاکت کے ماجرے ہیں کہیں تبسم کے تذکرے ہیں
چمکتی توصیف ہے کمر کی مہکتی تعریف ہے دہن کی

کرے گا مدحت کوئی کہاں تک کہ اوجِ مضموں ہے لامکاں تک
بلندیِ شعر عرش پر ہے زمیں فلک پر ہے اس سخن کی

ہزار دل سے فدا ہے بلبل نثار ہے لاکھ جان سے گل
''ثمرفصاحت'' کا حمدؔ کیا ہے کلی ہے گویا دلِ چمن کی

کریں نہ کیوں کر نثار اس پر شمیمیں عطر بہار لا کر
بہاریں لاکھوں ہیں ایک گل میں بسی ہیں روحیں چمن چمن کی

گل مضامیں کی روح کھنچ کر نثار ہونے نہ آئے کیوں کر
وہ پیاری پیاری وہ بھینی بھینی سہانی دل کش ہے بو دلہن کی

ہوں ایسے تاریخ کے گل تر کہ جس کی نکہت ہو روح پرور
نئی نویلی بنی سجیلی ہے نوجواں یہ دلہن سخن کی

۱۳ ھ ۲۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

:- دیگر :-

کلام حسنؔ چھپ رہا ہے یہ سن کر
خدا کی قسم حمدؔ میں ہو گیا خوش
حسینؔ اور حسنینؔ و فاروقؔ الٰہی!
رہیں دونوں عالم میں تینوں سدا خوش
انہیں نے کیا طبع مطبوع دیواں
انہیں نے دل اہلِ سخن کا کیا خوش
ادا باپ کا حق کیا ہے انہیں نے
مرادیں ملیں سب رہیں دائماً خوش
کہے طبع دیوان کے یہ سال میں نے
چھپی یادگارِ حسنؔ دل ہوا خوش
۱۳ھ ۲۶

تاریخ جناب منشی دوارکا پرشاد صاحب حلمؔ بریلوی یکے از
خاندان اخبار نویساں عہد شاہی تلمیذ حضرت حسنؔ بریلوی

چھپ گیا دیواں مرے اُستاد کا
آج دنیا میں ہے لاثانی یہ نظم
ایک عالم کو مسخر کر لیا
دل کش و دل چسپ ہے کیسی یہ نظم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہر جگہ ہر سمت شہرہ ہو گیا
ہو گئی آفاق میں نامی یہ نظم
بندشیں اچھی ہیں اچھی ہے زباں
الغرض ہر طرح ہے اچھی یہ نظم
خوب نظارہ کریں اہل سخن
ہے جمالِ شاہد معنی یہ نظم
دیتا ہے آنکھوں کو فرحت یہ کلام
بخشتی ہے دل کو بشاشی یہ نظم
عیسوی میں حکم کہہ دو سال طبع
نادر و بے مثل ہے کیا ہی یہ نظم
۱۹ ء ۰۹

-: دیگر :-

واقعی انمول یہ دیوان ہے
اس کے آگے لعل و گوہر چیز کیا
کوئی ہجری میں جو پوچھے سالِ طبع
حکم کہہ دو ارمغان ہے بے بہا
۱۳۲۷ھ

-: دیگر :-

پھیلی ہر ایک سمت ضیا اس کلام کی
خورشید کی طرح یہ سخن ہے جہاں فروز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سمبت میں طبع ہونے کی تاریخ دل پسند
کہہ دو یہ حکم خوب چھپی نظم جاں فروز
۱۹۶۵ بکرمی

تاریخ جناب سید محمد طاہر علی صاحب طاہرؔ از کمپ فتح گڑھ ضلع فرخ آباد

چھپا فضل الٰہی سے دہ دیوانِ حسنؔ طاہرؔ
کہ جس کی ہند میں کیا گلشنِ عالم میں شہرت ہے
ہوئی جب فکر تاریخ مسیحی کی تو برجستہ
عنادل نے کہا کہہ دیجئے باغِ متانت ہے
۱۹ ء ۰۹

:- دیگر :-

جب مدوّن ہوا کلام حسنؔ
کہہ دیا سب نے انتخاب ہے یہ
حرفِ منقوط میں ہیں ہجری سنہ
روکش باغ و لاجواب ہے یہ
۱۳۲۷ ھ

تاریخ جناب حکیم سید مسعود غوث صاحب فیضؔ تلمیذ مصنف مرحوم

للہ الحمد آج وہ دیواں چھپا ہے بے مثال
طرز ہے جس کی جدا مضموں نئے بندش عجب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

فکر تھی اے فیضؔ ہم کو اس کے سالِ طبع کی
دی ندا ہاتف نے کہہ دے ایک دُرِ منتخب

۱۳۲۷ھ

تاریخ جناب منشی برجموہن کشور، فیروز بریلوی تلمیذ حضرت مصنف

سخن سنجوں کو مژدۂ جاں فزا ہو
جناب حسنؔ کا چھپا آج دیواں

یہ وہ نظم ہے جس کا چرچا ہے گھر گھر
یہ وہ ہے بیاں جس کے سب ہیں ثناخواں

غزلیات سب پُر ضیا پُر صفا ہیں
ہے مطلع ہر اک مطلع مہر تاباں

ڈھلا ہے ہر اک شعر سانچے میں اس کا
ہے مقطعوں سے شانِ بلاغت نمایاں

اگر صاد ہے غیرت روے دلبر
تو عین اس کا ہے رشکِ چشم حسیناں

حروف و نقاط اس قدر خوش نما ہیں
رہے دیکھ کر عقل انسان حیراں

ہے اس بے بہا نظم کا نقطہ نقطہ
عوض حاصل ہفت اقلیم ارزاں

صفت ہو جو اس کی وہ ہے اس کے لائق
جو ہو قدر اس کی وہ ہے اس کے شایاں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہے طبع کا سال فیروز اس کی
حسن نے کیا نظم کیا خوب دیواں
۰۹ ء ۱۹

:- دیگر :-

چھپا جناب حسن کا جو لاجواب کلام
ہر ایک کہہ اٹھا بے ساختہ سبحان اللہ
اگر ہے سالِ اشاعت کی فکر لکھ فیروز
کہی ہے خوب جنابِ حسن نے نظم یہ واہ
۰۹ ء ۱۹

تاریخ جناب منشی ہدایت یار خان صاحب قیس بریلوی تلمیذ حضرت حسن

جوہرِ فکرِ حسن واہ تیرا کیا کہنا
دُرِ مضموں ہیں کہ ہیں لعل جڑے مینے میں
شعر ہیں یا یہ کوئی درد بھرے نالے ہیں
دل پھڑک جاتے ہیں سن سن کے انہیں سینے میں
طبع دیوانِ حسن کے یہ لکھو سال اے قیس
عشق عشاق کھلا حسن کے آئینے میں
۲۶ ھ ۱۳

تاریخ ابوالخیال جناب نواب ناظم علی خان صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہجرؔ شاہجہانپوری شاگرد فصیح الملک حضرت داغؔ

واہ کیا دلکش ہے دیوانِ حسنؔ
کون سا دیوان ہے اس کا جواب
ہجرؔ تم لکھ دو برائے سال طبع
ہے کلام بے نظیر و لاجواب
۱۳ ھ ۲۷

-: دیگر :-

کیا شان ہے کیا آن ہے دیوان حسنؔ کی
کیوں ایک زمانے کی نہ ہو آنکھ کا تارا
اشعار وہ اشعار کہ دل لوٹ ہے جن پر
بندش بھی قیامت کی ہے پھر رنگ بھی پیارا
تاریخ اگر آپ سے پوچھے کوئی اے ہجرؔ
کہہ دیجیے۔ گلدستۂ اشعارِ دل آرا
۱۳ ھ ۲۷

-: دیگر :-

سنتے ہیں آج طبع کلام حسنؔ ہوا
یہ وہ خبر ہے جس سے ہے خوش ہر جوان و پیر
تاریخ طبع کی جو ہوئی فکر مجھ کو ہجرؔ
دل نے کہا۔ کلام دل آویز و بے نظیر
۱۳ ھ ۲۷

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

-: دیگر :- درصنعت صوری ومعنوی

مطبوع چو شد دیوانِ حسنؔ گفت اہل سخن گفت اہل سخن
دل خوش کن دلبر فرحت آگیں نسخہ زیب طبع شدہ
تاریخ برائے سال مسیحی گفت دل من حضرت ہجرؔ
در سال ہزارو نہ صدو نہ ایں نسخہ زیب طبع شدہ

۰۹ ء ۱۹

تاریخ از عاصی رب الاحد بندہ اعجاز احمد مرادآبادی

کاتب دیوان شاگرد حضرت مصنف مرحوم مغفور

ایسی شہرت ہے طبع دیواں کی ❁ جیسے ماہ سخن کی رویت ہے
اوجِ فکر حسنؔ کا کیا کہنا ❁ عرش سے بھی بلند ہمت ہے
جس کا ہر شعر دل پکڑتا ہے ❁ کیا فصاحت ہے کیا بلاغت ہے
بندشیں ایسی صاف ہیں جیسے ❁ دور آئینہ سے کدورت ہے
خوبیِ حسنِ شعر کہتی ہے ❁ کوئی معشوق خوبصورت ہے
ایک عالم ہے عاشق و شیدا ❁ اک زمانے کو اس کی چاہت ہے
اس کی تاریخ حضرتِ قیصرؔ ❁ ''تابش جلوۂ فصاحت ہے''

۲۶ ھ ۱۳

تمام شد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تواریخ وفات حضرت مصنف مرحوم

تاریخ جناب علی احسن میاں صاحب معروف بہ شاہ میاں المتخلص احسنؔ
سجادہ نشیں سرکار خوردمارہرہ شریف تلمیذ فصیح الملک حضرت داغ مرحوم

خان حسن رضا کہ بحسن لیاقتش
مطبوع خاص و عام شدہ شاہد سخن

مقبول دہر چوں نشود ہر کلام او
تخیل پاک طبع نکو فکرتش حسن

ایوا کہ رفت تاج ز فرقِ عروس نظم
واحسرتا کہ فوت شد آں تاجدار فن

ہر گہ بگوشم ایں خبر غم اثر رسید
چشمم بریخت اشک و بزد نالہ قلب من

آں نیک نام بامن بدنام داشتہ
ربط و خلوص و انس دلی سر وہم علن

آں پاک زاد یافت شرف اے زہے شرف
از حج و از زیارتِ قبر شہ زمن

یا غافر الذنوب بود رحمت براد
بہر چہار یار دہم از بہر پنجتن

بعد از دعاے مغفرت احسنؔ بسال نقل
گو ''زینت بہشت بود حاجی حسنؔ''

۱۳ ھ ۲۶

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ جناب محمد انور صاحب انورؔ مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی
تلمیذ حضرت مولانا حکیم نظامی صاحب مدظلہ السامی

کر گئی پرواز روح بلبل باغ سخن
اڑ گیا رنگِ چمن حسنِ سخن جاتا رہا
عیسوی سن میں کہی انورؔ نے تاریخ وفات
مل کے ہمراہِ حسنؔ حُسنِ سخن جاتا رہا
۱۹۰۸ء

-: دیگر :-

گئے عدم کو جہاں سے حسن رضا صاحب
خبر تمام یہ سن سن کے برہم آج ہوئے
کہو یہ مصرعِ تاریخِ رحلت اے انورؔ
حسنؔ رضائے الٰہی سے بیدم آج ہوئے
۲۶ ھ ۱۳

-: دیگر :-

نہ کیوں ہو ایک زمانہ کو آپ کا ماتم
وحید عصر جناب حسن رضا خاں تھے
جو فکر عیسوی تاریخ ہے تو اے انورؔ
"کہو حسنؔ کو طفیلِ حسن خدا بخشے"
۰۸ ء ۱۹

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاریخ جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل
چشتی نظامی فخری جلالپوری نزیل بمبئی

حسنؔ بود مداح خیرالوریٰ
حسنؔ بود سرتاج اہل سخن

حسنؔ بود شیدائے اصحاب پاک
حسنؔ بود دلدادۂ پنجتن

حسنؔ بود یک صوفی زندہ دل
حسنؔ بود یک ماہر علم و فن

حسنؔ رفت سوئے بہشت بریں
حسنؔ کرد رحلت ز دار محن

بگو بہر سال اے تجمل حسین
حسنؔ نامور یافت قربِ حسن

۱۳ھ ۱۶

تاریخ جناب دوارکا پرشاد صاحب حلم بریلوی یکے از
خاندان اخبار نویساں عہد شاہی، تلمیذ حضرت حسن بریلوی

چھوڑ کر گلشن دنیا کو حسنؔ
ہوئے فردوس میں جا کر آباد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

یوں لکھا حلمؔ نے سالِ رحلت
'خلد میں پہنچے جنابِ اُستاذ'
۲۶ ھ ۱۳

تاریخ جناب برجموہن کشور فیروزؔ بریلوی تلمیذ حضرت مصنف مرحوم مغفور

سیر دنیا سے ہو گئے جب سیر ❁ گئے استاد سوئے دارِ بقا
نیّر چرخِ نظم تھے استاد ❁ اُن سے تھی ملک شاعری میں ضیا
کیا ہی تھا ان کا پاک و صاف کلام ❁ روزمرّہ تھا کس قدر اچھا
جو لکھی نثر بے نظیر لکھی ❁ جو کہا شعر لاجواب کہا
نعت لکھنے میں تھے اگر کامل ❁ تو مجازی میں آپ تھے یکتا
تھی توجہ تلامذہ پر خاص ❁ تھیں عنایات باپ سے بھی سوا
ہوئی یک لخت فرقت استاد ❁ فلک پیر نے یہ رنج دیا
اب نہیں کوئی قدر دانِ سخن ❁ اب نہیں لطفِ شاعری اصلاً
سالِ رحلت بآہ لکھ فیروزؔ ❁ آج افسوس کی حسنؔ نے قضا

۶ جمع ۱۳۲۰ــــ۱۳۲۶ھ

تمت بالخیر

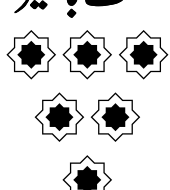

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari